ماہنامہ انجمن نصرت کا عکاس رسالہ

فتاویٰ منظر اسلام نمبر

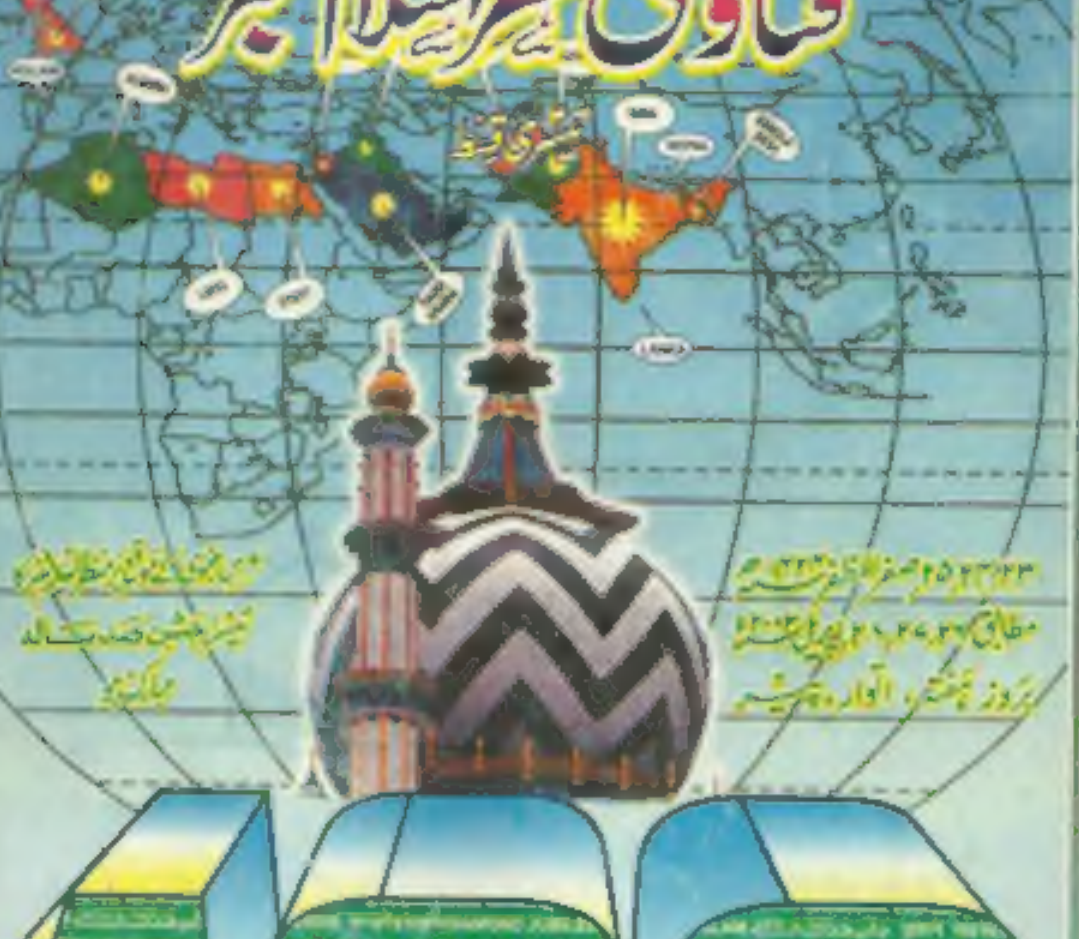

1904

2004

۷۸۶

۹۲

بفضلہ تعالیٰ حجۃ الاسلام حضرت علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ والرضوان

بظل ارشاد: مفتی اعظم ہند حضرت علامہ شاہ محمد احمد مصطفیٰ رضا خانصاحب علیہ الرحمۃ والرضوان

ماہنامہ

اعلیٰحضرت

بریلی شریف کا

شمارہ نمبر ۳ تا ۵
جلد نمبر ۳۲

ماہ: مارچ، اپریل، مئی
سنہ ۲۰۰۳ء

صد سالہ فتاویٰ منظر اسلام نمبر

مدیر اعلیٰ: شہزادۂ ریحانِ ملت پیر طریقت حضرت علامہ
الحاج سبحان رضا خاں سبحانی میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مدیر: حضرت علامہ قاری	مدیر معاون: حضرت مولانا	مشیر: حضرت الحاج قاری	مرتب: حضرت مولانا
عبدالرحمٰن رضا خاں قادری	اعجاز انجم مصطفیٰ بیسلپوری	محمد تسلیم رضا خاں قادری	محمد النور علی رضوی بہرائچی

باہتمام: پیر زادۂ اعلیٰحضرت الحاج مولانا شاہ محمد سبحان رضا خاں صاحب قادری سجادہ نشین اعلیٰحضرت و ممبران مجلس منتظمہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی شریف

اترپردیش (انڈیا)

کمپوزنگ: محمد اسرافیل رضوی رضا کمپیوٹر سینٹر مسجد جی جی ہاسپٹل روڈ بریلی شریف

فہرست

☆دل کی آواز	حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خاں سبحانی میاں ۵
☆قواعد وضوابط منظر اسلام	ادارہ ۹
☆چشمۂ دارالافتائے بریلی	۱۵
☆کتاب الایمان	۵۴
☆احکام عیدگاہ	۵۵
☆مقدور الشعر	۵۵
☆کتاب الجنائز	۵۶
☆کتاب الطہارۃ	۵۷
☆کتاب الصلوٰۃ	۵۹
☆کتاب الامامۃ	۱۰۲
☆باب الجمعۃ والعیدین	۱۱۳
☆احکام مسجد	۱۲۹
☆کتاب النکاح	۱۳۵
☆کتاب الطلاق	۱۴۲
☆کتاب الاستبراء	۱۷۰
☆باب البر والجہاد	۱۷۲
☆باب الحدود	۱۷۳
☆باب الفرائض	۱۷۶
☆کتاب الوقف	۱۸۷

فہرست

☆ باب الصدقہ ---- ۱۹۲
☆ کتاب الصوم ---- ۱۹۳
☆ زکوٰۃ عشر صدقہ ---- ۱۹۴
☆ کتاب الحج ---- ۱۹۷
☆ کتاب البیع ---- ۲۰۰
☆ باب الاوقات ---- ۲۰۳
☆ رویت ہلال ---- ۲۰۴
☆ کتاب الحظر ---- ۲۰۹
☆ کتاب الرضاع ---- ۲۱۰
☆ کتاب الذبح ---- ۲۱۰
☆ کتاب الحظر والاباحت ---- ۲۲۶
☆ یادگار اعلیٰ حضرت (نظم) ---- حسنی نیر ---- ۲۵۴
☆ جشن صد سالہ سوانحے ---- قاری امانت رسول نوری ---- ۲۵۶
☆ اخبار روداد ---- مولانا حسن رضا خاں (اسلانڈ (کن)) ---- ۲۶۰
☆ منظر اسلام کا تجزیاتی مطالعہ ---- مولانا شہشاد حسین رضوی ---- ۲۸۰
☆ بانی منظر اسلام اور قربانی رہائے دکن ---- ابرار حسین ---- ۲۹۰
☆ منظر اسلام کا قیام ---- مولانا یسین رضوی ---- ۲۹۷
☆ آج جدید دیکھنے اور کا سماں ہے ---- نازاں فیضی آبادی ---- ۳۱۲
☆ امام احمد رضا حیات اور کارنامے ---- طیب علی رضا انصاری ---- ۳۱۹
☆ منظر اسلام کے مختصر روابط ---- مولانا شبیم کمالی ---- ۳۲۸
☆ مفتی اعظم رضا ---- علامہ نسیم بستوی ---- ۳۳۰

فہرست

☆امام احمد رضا اور محبت سادات	ڈاکٹر محمد پرویز نوری صدیقی	۳۴۷
☆مجدد الاسلام اور منظر اسلام	مختار فاروقی	۳۵۰
☆نظم	مولانا علی احمد سیوانی	۳۵۵
☆اہم مشورے		۳۵۶
☆عرس نوری	قاری عبدالرحمن خاں قادری بریلوی	۳۵۸

مشاورتی بورڈ

حضرت علامہ مفتی عبد الواجد صاحب مالیندلہ

حضرت علامہ مفتی مظفر احمد داناگنجوی

حضرت علامہ مفتی محمد فاروق نوری صاحب بریلوی

حضرت مولانا ازہر القادری صاحب لندن

حضرت مولانا علی احمد صاحب سیوان

حضرت مولانا کلیم ہزاروی صاحب ترچناپلی

حضرت مفتی احمد رضوی انگلینڈ

جناب عبد الجبار صاحب رحمانی پاکستان

جناب رانا محمد ریاض صاحب پاکستان

جناب راجہ کمل نواز رضوی صاحب انگلینڈ

ڈاکٹر سید محمود حسین جنتی

تزئین کار و کمپوزنگ

محمد ظہور الاسلام نوری دیناجپوری

منظر اسلام کمپیوٹر سینٹر بریلی شریف

دل کی آواز

از قلم:- صاحب سجادہ آستانہ عالیہ رضویہ مہتمم جامعہ رضویہ منظر اسلام حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ

محمد سبحان رضا خان سبحانی میاں بریلی شریف

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرات! فضل تعالیٰ وکرم حبیب الٰہی وطفیل غوث ورضا، ماہنامہ اعلیٰحضرت کے منظر اسلام نمبر کی تیسری قسط آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس وقت میری خوشیوں، مسرتوں اور فرحتوں کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا اس لئے کہ میں اپنے بزرگوں کے فیضان وکرم سے اپنے مقصود ومدعا میں کامیاب ہوگیا ہوں۔ مسلسل شب بیداری اور مہینوں کی کاوش کے بعد یہ منظر اسلام نمبر قسط سوئم آپ تک پہونچانے میں مجھے کامیابی ہوئی جس کی از حد خوشی ہے۔

اس سے قبل منظر اسلام نمبر کی دو جلدیں آپ نے ملاحظہ کیں ارباب علم ودانش اور صاحبان علم وحکمت نے مطالعہ کیا اور اپنے عظیم خطوط کے ذریعہ فقیر کی حوصلہ افزائی کی۔ اس کے لئے اپنے احباب کا از تہہ دل شکر گزار ہوں۔ ہندو بیرون ہند کے تمام علمی وادبی حلقوں سے مسلسل خطوط آتے رہے۔ اور منظر اسلام نمبر کے عمدہ، معلوماتی مضامین کی تعریف کرتے رہے۔ اس نمبر کو بھی معلومات اور علمی ذخائر سے پر کرنے کی بھرپور سعی کی گئی ہے۔ کچھ نوادرات اور دستاویزی تحریرات بھی اس میں شامل ہیں جو یقیناً آپ کی پسندیدگی کا باعث ہوگی۔

گزارش ہے کہ ماضی کی طرح اس کا مطالعہ کرکے آپ اپنے فکری اور گراں قدر تاثرات سے ضرور مطلع فرمائیں۔

جامعہ منظر اسلام کا "تیسرا جشن صد سالہ" انعقاد پذیر ہے۔ آئندہ سال چوتھا اور آخری "جشن صد سالہ" ہوگا۔ آپ سبھی حضرات سے گزارش ہے کہ آخری جشن صد سالہ کے موقع پر منظر اسلام نمبر کے لئے اپنے قیمتی فکری، علمی اور معلوماتی مضامین ضرور ارسال کریں۔

گذشتہ دو مواقع پر جشن صد سالہ منظر اسلام نہایت کامیاب رہا۔ ہندو بیرون ہند سے کثیر علماء و مشائخ اور دانشوران وارباب قلم نے شرکت فرمائی۔ آئندہ سال اس سے بھی اعلیٰ انداز میں جشن صد سالہ منعقد کرنے کا ارادہ ہے۔ کیونکہ وہ آخری جشن ہوگا۔

عرس رضوی میں جشن منظر اسلام کیوں شامل کیا گیا

بعض احباب نے مشورہ دیا کہ چونکہ عرس رضوی بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا عرس مبارک ہے اور منظر اسلام بھی اعلیٰ حضرت کا قائم کردہ اور آپ کی مبارک یادگار ہے۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ "جشن صد سالہ" کو بھی اعلیٰ حضرت کے عرس مبارک میں ضم کر دیا جائے تاکہ زائرین "عرس رضوی" منظر اسلام کے جشن صد سالہ کی بہاریں بھی ملاحظہ کر سکیں۔ قارئین و مستفیدین منظر اسلام اس ہوشربا گرانی کے وقت دور دراز سے سال میں دو بار جشن صد سالہ میں شرکت کی زحمت سے بچ سکیں۔ فقیر نے احباب کا مشورہ تسلیم کیا اور عرس رضوی میں "جشن صد سالہ" کو ضم کر دیا۔ ساتھ ہی ساتھ "عرس حامدی" کے موقع پر بھی "جشن صد سالہ" منایا جاتا ہے۔ چونکہ عرس حامدی ہی میں منظر اسلام کے فارغین کی دستار بندی ہوتی ہے۔ اس طرح سال میں دو بار جشن صد سالہ کے انعقاد کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

منظر اسلام نے قوم وملت کو بہت کچھ عطا کیا۔

منظر اسلام نے آنکھوں کی زد پر علم مصطفوی کی شمع روشن کی۔

منظر اسلام نے اپنی خدمات جلیلہ سے عقیدگی کے زور کو توڑا۔

منظر اسلام نے علمی چراغوں سے دنیا میں حق وصداقت کا اجالا پھیلایا۔

منظر اسلام نے اہل عشق وایمان کے عقائد حقہ کی لاج رکھی۔

منظر اسلام نے باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے قرزندان اسلام کو علمی اسلحہ بافراہم کئے۔

منظر اسلام نے پوری دنیائے سنیت کو مدارس اسلامیہ عطا کئے۔

منظر اسلام نے قوم وملت کو ایسے ایسے جلیل القدر علماء ومفکرین عطا کئے جنکی صلاحیت وعلمی استعداد کا لوہا پانچوں کے

ساتھ ساتھ غیروں نے بھی مانا۔

منظر اسلام علم کا ایک ایسا بحر بیکراں ہے جس سے ہزاروں ندیاں، نہریں، اور نالے بہ گئے۔ مگر اس بحر بیکراں میں کوئی کمی نہیں آئی۔

منظر اسلام ایک ایسا "شجر ثمر دار" ہے کہ جس سے ہر آنے والے نے اپنے ظرف کے مطابق استفادہ کیا۔ کسی نے اس کے قریب آکر صرف اس کے سایے سے فائدہ اٹھایا اور اس کے نیچے آرام کیا تو کسی نے آرام بھی کیا اور اس کے علمی پھلوں سے اپنا خالی دامن بھر بھی لیا۔

منظر اسلام ایک ایسا علمی آفتاب ہے کہ جس کی روشنی بلا امتیاز سب کے لئے عام ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی اس کی علمی شعاعوں سے اجتناب کرے اور دانستہ طور پر اس سے استفادہ نہ کرے۔

منظر اسلام کا فیضان ہر سو عام ہے
اعلیٰ حضرت کی بدولت اس کا اونچا نام ہے

منظر اسلام کی مومنانہ خدمات کا اندازہ "منظر اسلام نمبر" کی جلدوں کے مطالعہ سے بخوبی اور بآسانی لگایا جا سکتا ہے۔ منظر اسلام کا احسان نہ صرف ہندوستان پر ہے بلکہ تمام دنیائے سنیت پر ہے۔ اس لئے کہ آج دنیائے سنیت میں جہاں جہاں دینی مدارس قائم ہیں یا جہاں جہاں علمائے اسلام دینی خدمات انجام دے رہے ہیں وہ بالواسطہ منظر اسلام ہی کے تلامذہ ہیں۔

بتا رہے آج علم کا جو ساز دوستو
یہ بھی اسی حبر کی ہے آواز دوستو

لہذا فقیر قادری کی تمام اہلسنت سے گذارش ہے کہ وہ اس قریبی رشتہ و تعلق کو مدنظر رکھتے ہوئے "منظر اسلام" کو اپنے دل میں بسائے رکھیں۔

منظر اسلام کے جشن میں شامل ہوتے رہیں، اور خطوط وغیرہ کے ذریعہ حوصلہ افزائی کرتے رہیں۔ منظر اسلام کے تعلق سے اپنے خیالات و تاثرات کا اظہار کرتے رہیں۔ اپنی آراء تحریری طور پر ہمیں بھیجتے رہیں۔

عرس رضوی میں "جشن صد سالہ" کے تعلق سے ہم نے کئی مناسب اور موزوں اضافے بھی کئے ہیں۔

سیمینار منظر اسلام

۲۴ صفر المظفر کو قل شریف حضور ریحان ملت قدس سرہ کے بعد یہ سیمینار منعقد ہوتا ہے۔ اسلامیہ انٹر کالج ہی کے گراؤنڈ میں عرس رضوی کے اسٹیج پر دن میں یہ سیمینار چلتا ہے۔ جس میں ملک وملت کے نامور قلم کار تشریف فرما ہوتے ہیں اور وہ اپنے گراں قدر مقالہ جات سے محظوظ فرماتے ہیں۔

اعزاز نوازی

۲۴ صفر المظفر کو شب میں حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے قل شریف کے بعد یہ عظیم پروگرام ہوتا ہے۔ اکابر علماء ومشائخ اور دینی شخصیات سے منسوب ایوارڈ طے شدہ پروگرام کے تحت تقسیم کئے جاتے ہیں۔ معزز علماء ومشائخ وسجادگان اپنے مقدس ہاتھوں سے یہ ایوارڈ یافتگان کو عطا فرماتے ہیں۔ سحر تک یہ پروگرام جاری رہتا ہے۔ یافتگان کے اسماء عرس رضوی کے پوسٹر میں مشتہر ہوتے ہیں۔

رسم پرچم کشائی

۲۴ صفر المظفر کو عرس رضوی میں یہ اضافہ بھی "جشن صد سالہ" کے موقع پر کیا گیا ہے۔ بریلی شریف کے محلہ اعظم نگر "سلہری مسجد" سے "جلوس پرچم کشائی" جاری ہوتا ہے اور رضا نگر خانقاہ عالیہ رضویہ پر اس کا اختتام ہوتا ہے۔ خانقاہ عالیہ رضویہ سے بعد نماز عصر فقیر قادری کی قیادت میں یہ جلوس اسلامیہ گراؤنڈ کی طرف رواں ہوتا ہے۔ اس جلوس میں درجنوں علمائے کرام اور بیرونی زائرین حضرات نیز منظر اسلام کے اساتذہ شریک ہوتے ہیں۔ اسلامیہ انٹر کالج "باب مفتی اعظم" سے متصل ایک مختصر پروگرام ہوتا ہے بعدہ "باب مفتی اعظم" پر پرچم لہرایا جاتا ہے یہ منظر قابل دید ہوتا ہے۔ ☆☆☆

قواعد وضوابط

دارالعلوم منظر اسلام بریلی

در عہد حجۃ الاسلام (ترمیم شدہ)

(۱) اس مدرسہ کا نام مدرسہ اہلسنت وجماعت دارالعلوم منظر اسلام بریلی رہے گا۔

(۲) یہ مدرسہ زیر سرپرستی حضرت حجۃ الاسلام مولانا مولوی شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب زیب سجادہ رضویہ دامت برکاتہم رہے گا۔

(۳) اس مدرسہ کی ایک مجلس انتظامیہ ہوگی جس کے سبع عہدہ داران پندرہ رکن ہوں گے۔

(۴) مجلس انتظامیہ کا کورم ایک تہائی ہوگا۔ اگر کوئی مجلس انتظامیہ کورم نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوگی تو التوا شدہ کورم کی قید نہ ہوگی۔

(۵) مجلس انتظامیہ انہیں قواعد پر عمل کرے گی۔ جن کو وقتاً فوقتاً عمل بنائے گی۔

(۶) مجلس انتظامیہ کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی مدرسہ اہلسنت کا الحاق کرے یا قطع تعلق کرے۔

(۷) ہر معاملہ اراکین مجلس انتظامیہ کی کثرت رائے پر طے ہوگا۔

(۸) اگر کوئی رکن فوت ہو جائے یا متواتر دو جلسوں میں باوجود بریلی رہنے کے غیر حاضر رہے یا کوئی رکن مستعفی ہو جائے تو ایسی صورت میں مجلس انتظامیہ اس رکن کا نام خارج کر کے جدید رکن کو منتخب کرے گی۔

(۹) مجلس انتظامیہ کے اجلاس وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ہوتے رہیں گے لیکن سال میں چھ اجلاس ضرور ہوں گے۔

(۱۰) مجلس انتظامیہ کے حسب ذیل عہدہ دار ہوں گے اور یہ مجلس انتظامیہ کے اراکین میں سے منتخب ہوں گے۔

(الف) صدر

(د) نائب مہتمم

(۱۰) مجلس انتظامیہ کے اختیارات حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) عہدہ داروں کا انتخاب۔

(الف) مدرسہ کی مالیات کی نگرانی و حفاظت کرنا۔

(ج) نظام مدرسہ کی نگرانی کرنا۔

(د) مدرس کو رخصت دینا یا نہ دینا۔

(ج) مجلس انتظامیہ کے جلسے میں تجویز پیش کرنا۔

(ک) کتب متعلقہ کی تقسیم یکمی ہونی کتاب حاضر نصاب مقررہ کی طالب علم یا مدرس کو دینا۔

(ل) رہائش خورد و نوش طلباء کا انتظام کرنا۔

(م) دفتری نگرانی و حسابات کی تکمیل کرنا۔

(ن) اپنے اختیارات سے زیادہ سے زیادہ پچیس روپے ضرورت کے وقت خرچ کرنا۔ نیز بعد میں تصدیق سے منظوری حاصل کرنا۔

(س) مدارس میں مدرسین کو اتفاقیہ رخصت تین یوم تک کی دینا۔ تین یوم سے زیادہ رخصت پر مہتمم صاحب کی خدمت میں روانہ کرنا۔

(ع) مدرسہ کی جو آمدنی ہو اس کو خازن سے پاس جمع کرنا

(ف) مدرسہ کا کل روپیہ پے دستخطوں سے وصول کرنا۔

(ص) مدرسہ کے تمام درجات کے لیے رجسٹر حاضری علیحدہ تیار کرنا۔ مدرسین مدارس میں کی حاضری سے دو گھنٹے بعد رجسٹر حاضری رکھنا جس میں مدرسین و طلباء اپنے آمد و رفت کے اوقات تحریر کے دستخط کریں

(ق) درصورت مدرسہ ہونے حوالی مستمرات مستمرات اس بستی سے باہر ہوں تو۔

(ر) خازن کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(ش) مدرسہ کا کل روپیہ بینک آف بڑودہ میں جمع کرنا۔

(ب) وقت ضرورت مہتمم کو روپیہ دینا۔

(ج) مبلغ پچاس روپیہ سے زیادہ اپنی تحویل میں نہ رکھنا۔

(د) سال بجٹ تیاری میں مہتمم کو مشورہ دینا۔

(۲۰) مدرسہ میں ایک صدر مدرس ہوگا۔ جس کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) مدرسہ کے تمام درجات کے رجسٹر حاضری علیحدہ کی تکمیل کی نگرانی کرنا

(ب) مدرسین کی حاضری کا رجسٹر دیکھنا۔ اور وقت مقررہ آمد سے ۱۵ منٹ بعد اپنے دستخط کرکے وقت کو درج کرنا۔

(ج) مدرسین طلبہ و مدرسین مدرسہ کی حاضری کی رپورٹ مستقل

(د) ایک مدرسہ کا وقت پر قائم ہونا ہے۔

(ہ) [illegible] تقسیم اوقات [illegible] پابند کرنا

(و) [illegible] ہدایت کرنا [illegible]

(ز) طلبہ کی قابلیت کی جانچ کرکے صحیح درجات میں داخل کرنا۔

(۲۱) مدرسین کے فرائض حسب ذیل ہوں گے۔

(الف) صدر مدرس کے ہدایات کی پابندی کرنا۔

(ب) اپنے متعلقہ طلبہ کا قاعدہ رکھنا۔

(ج) اوقات میں [illegible] حاضری رجسٹر پر صدر مدرس کو رپورٹ کرنا۔

(د) اپنے متعلق طلبہ کو [illegible] صدر مدرس کو پیش کرنا۔

(ہ) [illegible] متعلقہ کی نگرانی کرنا۔

(و) [illegible] متعلقہ سے حاضر مدرسہ اوقات میں کسی کو باہر نہ جانے دینا۔

(ز) طلبہ درجہ متعلقہ کی نگرانی کرنا۔

(ح) اپنی رخصت کی درخواست توسط صدر مدرس دفتر میں بھیجنا۔

(ط) طلبہ کی رخصت پر اپنی تصدیق کرکے صدر مدرس کو بھیجنا۔

(۲۲) جلسہ میں جو روپیہ جمع ہوجائے گا وہ خزانچی اپنے دستخط سے بحیثیت عارضی مدرسہ جمع کرے گا۔

(۲۳) مدرسہ کے ختم مجلس انتظامیہ حساب و کتاب کی جائے گی۔

(۲۴) مدرسہ کی رودادیں شائع ہوا کرے گی۔

(۲۵) سال شروع ہونے سے پیشتر کل حساب (بجٹ) آمد و خرچ کے، سطے مجلس انتظامیہ میں پیش ہوں گے۔

(۲۶) وہ اخراجات جو کہ بجٹ میں منظور نہ ہوئے ہوں وقت ضرورت مجلس انتظامیہ میں پیش

[illegible] فرض رہے گا کہ وہ درس کا علم ہیں۔

[illegible]

مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳[illegible]

[illegible]

ارشادات عالیہ

☆ نماز دین کا ستون۔

[illegible]

[illegible]

[illegible] دارالافتاء [illegible]

۱۳۵۲ھ

[illegible] دارالافتاء [illegible] کی [illegible] سنہ

[illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[

کرنے کا حدیثوں میں حکم ہے اور اس پر شہیدوں کے ثواب کا وعدہ ہے اس سے ثابت ہوا کہ یہ
بات مردود ہے اس وقت مردود کہا جائے گا جب اس کے خلاف دلیل ہو اور جو بات حدیث
پر ہو گی۔ (۸) علامہ پر ہے یا نہیں کہ بات مردود کرنے کا یہ وقت اس پر ثابت ہو سکتا ہے
پہلے عالم تھے آپ کا عمل ہونے کا وقت مردود کہنے کی بات ہوئی [illegible] حوالے
اس کی تفصیل پڑھ لے [illegible] ایسے ہیں کہ اس کے بارے [illegible]
دونوں مسئلوں کا جداجدا جواب مفصل شامل ہو جائے۔

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جواب سوال اول [illegible] ثریا میں ۵۲ [illegible] نہیں ہے [illegible]
نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ [illegible] مسجد میں [illegible]
ہوتی اور ایسی ہی [illegible] مسجد میں [illegible]
مسجد کے [illegible]

جواب سوال دوئم [illegible] مسجد کے [illegible]
ہونا مروی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ [illegible] جو بیس پیسہ سے مسجد میں [illegible]
میں بیس پیسہ سے اور [illegible] حضور اقدس ﷺ [illegible]
عظیم کے چھوٹے [illegible]

جواب سوال سوم [illegible] قاضی خاں [illegible]

جواب سوال چہارم [illegible] حدیث وفقہ کے خلاف رواج پر [illegible] سچا ہے۔

جواب سوال پنجم [illegible] ہے کہ جو بات سنت ﷺ، صحابہ و راشدین رضی اللہ عنہم کے خلاف ہو وہی بدعت کی بات ہے۔ اسی سے پہچانا جائے کہ کونسا عمل خلاف سنت و حدیث و فقہ ہے۔

جواب سوال ششم مکہ معظمہ میں یہ [illegible] ہوتی ہے رسول ﷺ کے زمانہ قدس میں مسجد حرم شریف مطاف ہی تک تھی مسلک مقبول فتاوی صفحہ ۲۸۰ المطاف هو ما كان في زمنه ﷺ مسجدا ثم حاشیہ مطاف پر [illegible] مسجد جب بڑھائی گئی تو پہلے جو حصہ اس میں مطاف کے مقابل تھا بدستور مستثنی رہے گی۔ وہ مسجد اگر بڑھائی گئی اور زیادہ بڑھ جائے گا جیسے زمانہ شریف میں [illegible] کنواں بنانا نہ گزا جائز نہیں۔ فتاوی تو صحیح حال [illegible] فتاوی جائیگا پس ۳۰ [illegible] والله اعلم في المسجد لا يكون شيء منه مصلى حتى يكون لا يصلى فيه حتى لا يكون في المسجد [illegible] مکہ معظمہ میں [illegible] ہوتی ہے مدینہ طیبہ سے میں مدینہ [illegible] پہنچتے ہیں [illegible] جو میں یہ [illegible] ہے مسجد سے متصل ہو [illegible] ہے اسے سوال یہ ہے کہ یہ مسجد قدیم سے ہے یا بعد میں بنی ہو قدیم سے تو مثل مینار و [illegible] ہے جیسا کہ مدینہ میں گزرا اور اسی طرح سے [illegible] ہے کہ اس مینار پر ہو یا مسجد کے باہر مسجد کے اندر ہو اس کی [illegible] ہے اور اگر حادث ہے تو اس پر [illegible] ہے کہ وہ مسجد میں ایک حدیث [illegible] جس سے معلوم قطع ہوں کس شریعت میں جائز ہے [illegible] رسول ﷺ فرماتے ہیں من قطع صفا قطعه الله جو صف کو قطع [illegible] سے اللہ قطع [illegible] وہابی [illegible] صحیح [illegible] علماء نے تصریح فرمائی کہ مسجد میں پڑ [illegible] ہے کہ [illegible] جگہ گھیرے گا کہ یہ مسجد سے [illegible] جگہ گھیرتا ہے اور نمازی صفیں قطع کرتا ہے۔ بلکہ [illegible] طور پر بنا [illegible] جس سے مسجد میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] طور پر ہے تو

ہے ثبوت میں پیش کیا یہ صرف ہے اس میں بعض مواد میں سے بحث کی حاجت نہیں مگر جو سوال پیش کر
ں کا حل کیا جمعہ کو جو کہ خصوصی خطبہ پڑھتے اور یہ ہوتے جاتے ہیں جب وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا نام
لیتے ہے یا رسول اللہ یا علی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے جاتے ہیں جب وہ صحابہ کا نام لیتے ہے یا رسول اللہ کہتے ہیں اور یہ سب
باتیں ثابت ہے یہ صحیح حدیث اور تمام محدثین اس پر متفق ہیں کہ خطبہ کے وقت ہونا منع ہے بخاری و مسلم اور
ص ۸۵۹ ، ما یستحب لمن یخطب یوم الجمعہ ان یجلس حین یصعد المنبر وبعدہ فیکبر ویحمد اللہ تعالیٰ،
جو یہ ہوں خطبہ کے وقت بھی نہ کرنا چاہیے جاتے ہیں یہ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ جس نے
کو جس وقت سے تعبیر کیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ممانعت کے بعد خطبہ کے وقت کا یہ حکم ہے
کرنے والوں پر یہ حکم دیا گیا ہے کہ اس طرح کی بہت سی حدیثیں بھی ہیں دیکھو فتح القدیر جلد اول
ص ۲۹۳ ، ۲۹۲ ، ۲۹۱ ، ۲۹۰ ، ۲۸۹ ، ۲۸۸ ، ۲۸۷ ، ۲۸۶ ، ۲۸۵ ، ۲۸۴ ، ۲۸۳ ، ۲۸۲ ، ۲۸۱ ، ۲۸۰ ، ۲۷۹ ، ۲۷۸ ، ۲۷۷ ، ۲۷۶ ، ۲۷۵ ، ۲۷۴ ، ۲۷۳ ، ۲۷۲ ، ۲۷۱ ، ۲۷۰ ، ۲۶۹ ، ۲۶۸ ، ۲۶۷ ، ۲۶۶ ، ۲۶۵ ، ۲۶۴ ، ۲۶۳ ، ۲۶۲ ، ۲۶۱ ، ۲۶۰ ، ۲۵۹ ، ۲۵۸ ، ۲۵۷ ، ۲۵۶ ، ۲۵۵ ، ۲۵۴ ، ۲۵۳ ، ۲۵۲ ، ۲۵۱ ، ۲۵۰ ، ۲۴۹ ، ۲۴۸ ، ۲۴۷ ، ۲۴۶ ، ۲۴۵ ، ۲۴۴ ، ۲۴۳ ، ۲۴۲ ، ۲۴۱ ، ۲۴۰ ، ۲۳۹ ، ۲۳۸ ، ۲۳۷ ، ۲۳۶ ، ۲۳۵ ، ۲۳۴ ، ۲۳۳ ، ۲۳۲ ، ۲۳۱ ، ۲۳۰ ، ۲۲۹ ، ۲۲۸ ، ۲۲۷ ، ۲۲۶ ، ۲۲۵ ، ۲۲۴ ، ۲۲۳ ، ۲۲۲ ، ۲۲۱ ، ۲۲۰ ، ۲۱۹ ، ۲۱۸ ، ۲۱۷ ، ۲۱۶ ، ۲۱۵ ، ۲۱۴ ، ۲۱۳ ، ۲۱۲ ، ۲۱۱ ، ۲۱۰ ، ۲۰۹ ، ۲۰۸ ، ۲۰۷ ، ۲۰۶ ، ۲۰۵ ، ۲۰۴ ، ۲۰۳ ، ۲۰۲ ، ۲۰۱ ، ۲۰۰ ، ۱۹۹ ، ۱۹۸ ، ۱۹۷ ، ۱۹۶ ، ۱۹۵ ، ۱۹۴ ، ۱۹۳ ، ۱۹۲ ، ۱۹۱ ، ۱۹۰ ، ۱۸۹ ، ۱۸۸ ، ۱۸۷ ، ۱۸۶ ، ۱۸۵ ، ۱۸۴ ، ۱۸۳ ، ۱۸۲ ، ۱۸۱ ، ۱۸۰ ، ۱۷۹ ، ۱۷۸ ، ۱۷۷ ، ۱۷۶ ، ۱۷۵ ، ۱۷۴ ، ۱۷۳ ، ۱۷۲ ، ۱۷۱ ، ۱۷۰ ، ۱۶۹ ، ۱۶۸ ، ۱۶۷ ، ۱۶۶ ، ۱۶۵ ، ۱۶۴ ، ۱۶۳ ، ۱۶۲ ، ۱۶۱ ، ۱۶۰ ، ۱۵۹ ، ۱۵۸ ، ۱۵۷ ، ۱۵۶ ، ۱۵۵ ، ۱۵۴ ، ۱۵۳ ، ۱۵۲ ، ۱۵۱ ، ۱۵۰ ، ۱۴۹ ، ۱۴۸ ، ۱۴۷ ، ۱۴۶ ، ۱۴۵ ، ۱۴۴ ، ۱۴۳ ، ۱۴۲ ، ۱۴۱ ، ۱۴۰ ، ۱۳۹ ، ۱۳۸ ، ۱۳۷ ، ۱۳۶ ، ۱۳۵ ، ۱۳۴ ، ۱۳۳ ، ۱۳۲ ، ۱۳۱ ، ۱۳۰ ، ۱۲۹ ، ۱۲۸ ، ۱۲۷ ، ۱۲۶ ، ۱۲۵ ، ۱۲۴ ، ۱۲۳ ، ۱۲۲ ، ۱۲۱ ، ۱۲۰ ، ۱۱۹ ، ۱۱۸ ، ۱۱۷ ، ۱۱۶ ، ۱۱۵ ، ۱۱۴ ، ۱۱۳ ، ۱۱۲ ، ۱۱۱ ، ۱۱۰ ، ۱۰۹ ، ۱۰۸ ، ۱۰۷ ، ۱۰۶ ، ۱۰۵ ، ۱۰۴ ، ۱۰۳ ، ۱۰۲ ، ۱۰۱ ، ۱۰۰ ، ۹۹ ، ۹۸ ، ۹۷ ، ۹۶ ، ۹۵ ، ۹۴ ، ۹۳ ، ۹۲ ، ۹۱ ، ۹۰ ، ۸۹ ، ۸۸ ، ۸۷ ، ۸۶ ، ۸۵ ، ۸۴ ، ۸۳ ، ۸۲ ، ۸۱ ، ۸۰ ، ۷۹ ، ۷۸ ، ۷۷ ، ۷۶ ، ۷۵ ، ۷۴ ، ۷۳ ، ۷۲ ، ۷۱ ، ۷۰ ، ۶۹ ، ۶۸ ، ۶۷ ، ۶۶ ، ۶۵ ، ۶۴ ، ۶۳ ، ۶۲ ، ۶۱ ، ۶۰ ، ۵۹ ، ۵۸ ، ۵۷ ، ۵۶ ، ۵۵ ، ۵۴ ، ۵۳ ، ۵۲ ، ۵۱ ، ۵۰ ، ۴۹ ، ۴۸ ، ۴۷ ، ۴۶ ، ۴۵ ، ۴۴ ، ۴۳ ، ۴۲ ، ۴۱ ، ۴۰ ، ۳۹ ، ۳۸ ، ۳۷ ، ۳۶ ، ۳۵ ، ۳۴ ، ۳۳ ، ۳۲ ، ۳۱ ، ۳۰ ، ۲۹ ، ۲۸ ، ۲۷ ، ۲۶ ، ۲۵ ، ۲۴ ، ۲۳ ، ۲۲ ، ۲۱ ، ۲۰ ، ۱۹ ، ۱۸ ، ۱۷ ، ۱۶ ، ۱۵ ، ۱۴ ، ۱۳ ، ۱۲ ، ۱۱ ، ۱۰ ، ۹ ، ۸ ، ۷ ، ۶ ، ۵ ، ۴ ، ۳ ، ۲ ، ۱ ، ۰ ، ۰ ، ۰

[illegible]

جواب سوال ہشتم [illegible]

جواب سوال نہم [illegible]

جواب سوال دہم [illegible]

[illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں [

[illegible]

(۳) [illegible] پر چھ [illegible] سب [illegible]

(۴) [illegible] فتوے [illegible] علیہ الصلاۃ والتسلیم کی سنت کریمہ کا اتباع [illegible]

نمبر اول فہرست مساجد احیائے سنت منہ اسلامی حصراف ساعیان سنت

	نشان مسجد	نام اشاعت کنندۂ سنت
(۱)	محلہ جہاں خان شہر سے	حافظ مولوی [illegible] صاحب
(۲)	جامع مسجد	سید [illegible] صاحب امام مسجد جامع
(۳)	محلہ بہاری پور صدر	سید محمد حسن صاحب عرف سید مجدد شاہ صاحب
(۴)	مسجد بی بی صاحبہ بہاری پور	مولوی [illegible] صاحب شیخ علی حسین صاحب
(۵)	مسجد سرائی منڈی	شیخ ولی بخش صاحب مولوی [illegible] صاحب

(۶)	مسجد [illegible]	حافظ محمد شفیق صاحب
(۷)	مسجد شاہ آباد کھرنی والی	محمد حسن بیگ صاحب و عبدالغنی صاحب قادری
(۸)	مسجد جوڑ متصل مکان صاحبان	شیخ عمر دین صاحب
(۹)	مسجد حیدریہ محلہ مروی بیرتانکی	منشی حفظ الرحمٰن صاحب
(۱۰)	مسجد [illegible]	سید محمود جان صاحب و وزارت اللہ صاحب
(۱۱)	مسجد [illegible]	مولوی محمد اللہ صاحب امام مسجد
(۱۲)	مسجد نالہ متصل مکان [illegible]	حافظ طفیل صاحب
(۱۳)	مسجد نالہ ملوک پور	حافظ جان سید سعادت علی صاحب
(۱۴)	مسجد [illegible]	مولوی محمد [illegible] صاحب
(۱۵)	مسجد حضرت شاہ دانا صاحب	ایضاً
(۱۶)	مسجد [illegible]	سید ممتاز علی صاحب امام مسجد مذکور
(۱۷)	مسجد [illegible]	حافظ صاحب امام مسجد
(۱۸)	مسجد [illegible]	حافظ غلام قادر صاحب و سید نثار علی صاحب
(۱۹)	مسجد [illegible]	سید ممتاز علی صاحب امام مسجد اسٹیشن
(۲۰)	مسجد مولوی شمس احمد صاحب	ایضاً
(۲۱)	مسجد [illegible]	ایضاً
(۲۲)	مسجد [illegible]	منشی [illegible] صاحب محرر مدرسہ اسلامیہ
(۲۳)	مسجد [illegible]	مولوی حافظ [illegible] صاحب

مسجد [illegible] ضلع [illegible] امام مسجد عبدالغفور صاحب

یہ [illegible] کی رہنمائی [illegible] کارروائی [illegible]

میں جس کو وقف ہے اسے کیسے ہوتی ہے؟

الجواب صحیح یہ ہے کہ وہ وقف ہو گئی اور اس سے روکنا جائز نہیں جس نے روکا وہ مصرف الی کرکے وقف کرنے والے کی طرف لوٹ جائے گی۔ (۱) مسجد (۲) پانی کا کنواں (۳) پل عورت (۴) [illegible] (۵) [illegible] (۶) [illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible] (۱۰) [illegible] (۱۱) [illegible] (۱۲) [illegible] (۱۳) [illegible] (۱۴) [illegible] (۱۵) [illegible] (۱۶) [illegible]

مسئلہ نمبر ۲۶۴ ریاض محلہ مدینہ پورہ کی مسجد معرفت محمد اسحاق صاحب متولی مسجد ہذا

ایک محلہ میں مسجدیں ہیں [illegible] ان میں سے ایک [illegible] مسجدوں سے [illegible] مسجد [illegible] ہے [illegible] مسجد [illegible] ہے [illegible] مسجد [illegible] ہ

(۲) [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

میں ہے تصدق ... لعلۃ لہ تصدق ... لیح مسجد ... ہے ... وقف ... حت ... ں ... م
رہنا چونہ ... مسجد ... ہ ... ں ... ے گا ... واللہ ...

مسئلہ نمبر ۲۲۶ ... عبدالصمد ... ں ... بیع ... ہے ...

یہ ... ں ... ں ... ے ... ں ... ے ... ں ... ے

بلکہ افضل ہے اور اس کے جواز پر اجماع ہوچکا ہے کہ چھوٹے بچوں میں عمل جائز ہے اور صرف دیکھنے سے ہی پتہ چل جاتا ہے۔ بعد والے حصہ میں سے قولہ المراھق کالبالغ لذکر کالذکر والانثی کالانثی فلیس فی البالغ لان المراھق فی حکمہ یخرج فیما یخرج فیہ البالغ عادۃ فکل یکمل فیما یکمل فیہ قولہ ومن لم یراھق کمن فی ثوب واحد حرم علیہ الکل قال الشارح یعنی وان لم یکمل بہ الصبی الصغیر ثوب واحد والصبیۃ ثوبین الخ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب ابو الحسنات محمد عبد الحفیظ عفی عنہ

نمبر ۲۰۱ مسئلہ از بریلی محلہ جناب بابو بخش صاحب

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے مسمی بکر سے اپنا مکان دو ہزار روپیہ میں اس شرط پر بیع کرلیا کہ جب بکر زید کو اس کی رقم واپس کردے گا تو زید بکر کا مکان واپس کردے گا۔ اب بکر زید کو رقم دینا چاہتا ہے لیکن زید مکان واپس نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میں نے تو مکان خرید لیا ہے اب بکر کو کچھ نہیں ملے گا۔ بینوا توجروا

الجواب بیع میں یہ شرط کہ جب بائع ثمن واپس کردے گا تو مبیع واپس ہوجائے گی فاسد ہے اور بیع جائز ہے جب بکر ثمن واپس کردے تو زید مبیع واپس کرنے کا مجاز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد المذنب محمد عبد الحفیظ عفی عنہ

نمبر ۲۰۲ مسئلہ از قصبہ سورجھلا محلہ محمد سلیمان ڈار مسئلہ محمد مجید صاحب زید مجدہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے متوفیہ ہندہ سے بقید حیات زوجیت اپنا مکان خرید لیا اور اب شوہر زید سے حق زوجیت کے بدلہ میں مہر موجل طلب کرتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ حالت مذکورہ میں مہر موجل کس شرع کے مطابق مستحق ہے یا نہیں؟

الجواب مہر موجل وہ حق ہے جو عقد نکاح کی وجہ سے عورت کو ملتا ہے جب وہ مبیعہ آجائے تو

سے پہلے عورت مطالبہ نہیں کرسکتی اور اس کے بعد شوہر سے تاخیر سے ادا پر مجبور نہیں ہوسکتا ہاں اگر کوئی
مطابق مؤجل کی اور کوئی میعاد نہیں ہوئی تو عرف پر ہے اور اب عرف عام موت یا طلاق تک تاخیر ہے تو اس سے
پہلے عورت مطالبہ نہیں کرسکتی جامع رموز میں المهر المعجل والمؤجل ان بينا ذلك للمبين وحيث لا
على ما بين او لا فللمتعارف والله تعالى اعلم

نمبر ۲۰۳ مسئلہ از مہ محمد خیر محمد ورہ وہ مسئولہ ۱۰ ماہ محمد حسین صاحب ید ہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ پہلے سے تیس چالیس مونی میں اب [illegible] ان کی عادت میں
پڑھنا کیسا ہے۔ بینوا توجروا

الجواب مکروہ تحریمی ہے جبکہ صف اول سے دو تین چار یا تین چار ہو اور اس طرح پڑھی جائے
اس کا پھیر پڑھنا واجب ہے۔ فتاویٰ میں ہے یکره ایضا ان یقوم کل الصف بعد ما
تقافى فيه لو شمر على ما مر فلو يكره ويصلى انه كف بعد ما شرع في
في الصلاة بعد ما شمر وقد رجح في الصلاة وشرع في الصلاة وهو كذلك
اما لو شمر في الصلاة كذلك اما لو شمر في الصلاة بعد انه عمل كثير
یہ کراہت اس صورت میں ہے کہ تیس پہلے سے چالیس ہوں تھی ہے ما مر شمر ان اور اس میں تیس چالیس ہو جائیں تو
فاسد ہو جائے گی کہ وہ عمل کثیر ہے۔ فتاویٰ میں ہے فلو کشمر کمه وليس ي كه لو سحل في
الصلاة وهو مشمر كمه وليه والله تعالى علم

نمبر ۲۰۴ مسئلہ از بریلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کو امام مسجد نے اپنے [illegible] خلت مسجد کا خدمت
متعلق مسجد کے بطریق ملازمت مقرر کیا۔ خدمت میں کسی مدعی نے معترض ہو کر [illegible] کوئی
شخص دار اس ملازمت میں دارث اس راضی نہ ہوں گے [illegible] خدمت ملا چاہئے حاصل کردہ مسلمان

جو پہلے وقت ... جماعت میں حاضر ہوتے ہیں ان کو پسند نہیں وہ امام ہونے کے لائق ہیں ... ان کی ... ہے یا نہیں؟

الجواب ... جماعت میں ... کراہت نہیں ... اعتقاد نہم ... حبر الاب لابنہ لایقیہ لمسافیہ من بعد حکم المشائخ و عصاہ ... لوظائف الی غیر مستحقہ الخ ... ہوتی ہے تو یہ پہلے ہی ... قوم ... جب مسلمان ان سے ... پیچھے ... پڑھتے ہیں تو ... ہوگی ... ور ... ہوں ... جب کہ مسلمان ان سے ... ہیں ... ہیں ... ہیں

حدیث رسول کی غاصب کی مدد کرنا اور گناہ کے کام میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ، لاتعاونوا علی الاثم والعدوان ۔واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۲۰۵ مسئلہ یوں کا رہنے والا، واقع رہے کہ محمد

حاصل معلوم ہوا ہے کہ کتاب سے کوئی فتویٰ یا رسالہ

جائے پس وہ فتویٰ یا رسالہ بیل

درغرب قرار پاسکتا ہے یا کہ

باطل ہوگا اپنے قول محقق سے

الجواب ہندوستان

اللہ تعالیٰ واعلم انہ

اعلیٰ حضرت عظیم

عبدالحی خاں صاحب

الاسلام میں

نمبر ۲۰۶ مسئلہ زید کا پانی

جو مسجد سونے روپیہ کی سوال میں

الجواب اس میں نماز پڑھنا درست ہوگی اس کا خرچہ دیگر مساجد کا فی الدر المختار الربا یملک بالبیع وفی رد المحتار تحقیقہ الربا یملک العوض فیہ بالقبض وفی اثر الحبث الفساد الملک اما یعمل فیما لا یتعین لا فیما لا یتعین اھ ملتقطا

(۲) ماں اگر صغیر کو پرورش

(۳) بچی کی نسبت میں اگر ماں نکاح

الجواب ان اللہ صادق یحب الصدق ۔ سچائی سے ۔ علم سے ۔ حق ۔ صحیح کریں اور کی کی رعایت یا خوف مذمت ۔ والسلام مع الاکرام جیتوا وتوجروا۔

مسئلہ نمبر ۲۰۷ کی پر متصل میاں صاحب تحصیل شاہ

مسئلہ نمبر ۲۰۸ (مولوی صاحب)

الجواب ... قول میں ... کی گواہی قبول نہیں ... قاضی ... قف میں جب دو مردوں کی گواہی قبول ہو تو ... کی گواہی بھی قبول ہوگی ... صحیح المذہب ... قاضی ... قف ... جعفر المذہبی ... الاجانب ... سئل عن علی ... الوصیہ یحضر ... نصب ... نظر حسبہ ... من یصلح ... قف ... قاضی ... ام الاجانب ... بینہم صدیق ... قطعہ ... لایحمل ... من الاجانب ... جدہ ... لو ... الواقف ... واھل بیتہ ... من یصلح ... لک الخ ... جب قاضی کے ... واقف کے عادل ... قبول ہوتے ہیں تو اسی کا اتباع کیا جائیگا۔

... یہ ... لمعونہ ... حالہ ... سبق ... ارض ... بحیرہ ... میں ... لان ... نصب ... بعض ... علی ... شرط ... الواقف ... المنصوص ... بعض ... المسلمین ... فعمل ... علی ... ان ... جو ... قبول ... ہیں ... قبول ... ہوں ... قبول ... ہیں ... بعض ... المسلمین ... عمل ... نصب ... بعض ... شکایۃ ... المسلمین ... حتی ... یثبت ... عندہ ... الخ ... ط

مسئلہ ۲۰۸ ... ہیں ... ان ... میں ... کہ ... قبول ... ہیں ... ایک ... مقدمہ ... میں ... شہادت ... دی ... مدت ... سے ... مدت ... ہیں ... قبول ... مدت ... ان ... الفاظ ... سے ... بیان ... کی ... مدت ... ہے ... جیسا ... کہ ... اہل ... عدالت ... جانتے ... ہیں ... کہ ... جب ... وہ ... کسی ... مدت ... کو ... بیان ... کرتے ... ہیں ... تو ... کوئی ... طرح ... دیتے ... ہیں ... کہ ... قبول ... سے ... یا ... مدت ... ہوتا ... ہے ... ایسی ... جگہ ... میں ... حاکم ... کا ... یہ ... کہنا ... کہ ... بعض ... گواہوں ... نے ... تین ... مدت ... دیا ... اور ... بعض ... نے ... ان ... شہادت ... سے ... جو ... حصر ... مدت ... کو ... بعد ... ان ... کی ... شہادت ... ناقص ... ہے ... بلکہ ... جو ... جس ... میں ... کم ... کا ... قصد ... پایا ... جائے ... عدالتی ... اور ... حق ... قبول ... ہے ... پس ... ان ... مدعی ... کو ... ثابت ... کرنا ... حکم ... دینا ... جب ... قبول ... یا ... یقین ... حاصل ... کر ... لیں ... گواہوں ... نے ... اپنی ... شہادت ... میں ... جن ... کے ... نام ... لئے ... ہیں ... مگر ... ان ... مدعیت ... ان ... سے ... کوئی ... سوال ... نہ ... کیا ... گیا ... سوال ... سے ... فریقین ... کو ... جو ... صرف ... کچھ ... ہی ... تھے ... شناخت ... کرایا ... گیا ... اور ... مدعیت ... بھی

عادیے اور شاخت بھی دیتے ہیں صورت میں عام لوگوں سے شہادت کا مطالبہ کرنا
ولدیت بحالت غائب ہونے مشہود علیہ پر شرعی کے ثبوت کے لئے مشہود علیہ کے
اور شہادت نامہ میں تحریر کا اصلی اور حق تعلی
پر واجب تھا یا نہیں؟

الجواب سے شک گوی میں کہ شہادت
میں سے ایک ہی مرد ہے مگر متعین نہیں کہ
ہے وکیل کا ارادہ کہ
ارادہ سماع فعلہ لا یسمع بعدہ وکیل کا
علی خلاف ما لیس شہادۃ کے فی
اسی عبارت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ
(۲) اس مرقومہ میں کہ
مشہود علیہ معین ہو جاتا تو
تہمت ہوتی یا نہیں ہوتی ہے

جھوٹ گیا ہو۔

درمختار میں ہے فی المعجز التعریف لا بکثیر الحروف حتی لو عرف نسبہ فقط ونسبہ
وحسبہ کفی حتی جمع الفصلین ومستقط منہ مسیر الحاصل ان المعتبر ہنا
ہو حصول المعرفۃ وہو یدع لاشتراک ہکذا فی الفصول العمادیۃ
ردالمحتار میں ہے قال فی الفتح وعلی ابی یوسف وہو وجہ الشافعی لا یحل بہ لعموم النسبۃ
الخیر ۃ اولہیبۃ فترک شیئ من شرط الشہادۃ وفیہ بنا لہ تشہد ہکذا وکذا
بشرط کونہ فی غیر موضع التہمۃ ہذا فیہ فلا یحل کذا فی الفصل الحادی

بالتصحیح وہ باتصدہ اللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۰۹ پاکستان میں موجود بعض مسلمان

یہ ہے کہ ان کی سوچ ہے کہ ان کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ جب ان کا وقت سب اسباب میں ان کا تصرف ختم ہو جائے گا اس کے بعد وہ جائیداد وصیت میں دے دیں گے جائز ہوگی یا نہیں؟

الجواب ... اس کا جواب واضح ہے کہ اس طرح کی وصیت سے ورثاء میں کچھ حق نہیں رہتا کیا ہے کہ ان کا حق متعلق ہو جاتا ہے مرنے کے بعد ترکہ میں سے اور مرنے سے پہلے ورثاء کا کوئی حق نہیں ہوتا اس لئے اس طرح کی وصیت سے ورثاء کا کوئی حق متعلق نہیں ہوتا اس لئے اس طرح کی وصیت سے ورثاء کا کوئی حق متعلق نہیں ہوتا

مسئلہ نمبر ۲۱۰ رجسٹرڈ مسلمہ شوخاتون

یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کی بیوی ہے جس کی عمر قریب ساٹھ سال کے ہے اور وہ صاحب حیثیت ہے اور اس کا بیٹا ہے اور دیگر مسلمان کی طرح حج فرض کر سکتی ہے یا نہیں۔ اگر کسی حالت میں حج کر لے تو یہ شمار ہوگا اور حج فرض ہو گیا یا نہیں۔ اگر کسی سے پوچھ کر دوبارہ بھی بیت اللہ جانے سے حج کر لے تو حج ہو گیا یا نہیں۔ اس صورت میں دوسری صورت میں حج فرض ہو سکے تو کوئی اور

صورت عند الشرع پیدا کر کے آپ بات کریں۔

الجواب [illegible] صورت ہی ہے کہ کسی سے کان [illegible] کرا لیں [illegible] بھی میں [illegible] بار آجاوے [illegible] دیگر نکاح سے جدا ہو جائے۔ مگر یہ ضرور ہے [illegible] [illegible] [illegible]

گزرا ہے تو حبیب اللہ نے کہا کہ میں نے تجھ کو بھی اس کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے
میں اس کو طلاق دے دیتا ہوں کیا فرماتے ہیں؟

الجواب اس صورت میں (یہ تجھ کو بھی اس کے ساتھ کھاتے دیکھا ہے) حبیب اللہ نے اپنی عورت کو طلاق
دے دی تو اس کی عورت پر طلاق واقع ہوگئی جب تک عدت نہ گزرے اس سے نکاح نہ کرسکتا تھا۔ ۔۔۔ تو
۔۔۔ طلاق دینے کے بعد اس نے کہا کہ میں نے تو جھوٹ طلاق دی تھی صحیح واقعہ یہ ہے کہ
۔۔۔ بیع کے وقت حبیب اللہ کو یہ بات معلوم ہوئی تھی اس وقت اس کو
۔۔۔ عورت سے نکاح کرلیا تھا۔ ۔۔۔ فی الخط
۔۔۔ عورت سے نکاح نہ کرسکتا تھا۔ ۔۔۔ فقط واللہ تعالیٰ
۔۔۔ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۲ ۔۔۔ از مقام ۔۔۔ محمد شفیع صاحب

چند مسلمان مل کر ایک مسجد بناتے ہیں اس کی تعمیر کے بعد اس مسجد کا متولی کوئی نہیں ہوتا
۔۔۔ ہوتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں
۔۔۔ کوئی متولی نہیں ملتا ہے اور جماعت بھی ہوتی ہے اور اس مسجد کے متولی کے لئے کوشش بھی کرتے ہیں

الجواب ۔۔۔ اس صورت میں یہ مسجد مسجد ضرار ہے اس میں جماعت نہ ہونا چاہئے۔ قال اللہ تعالیٰ
۔۔۔ مسجد ۔۔۔ من اول یوم احق ان تقوم فیہ الآیۃ۔ اس مسجد ضرار کو شہید کرنے کے لئے
۔۔۔ شہید کرنا ضرور ہے۔ قال اللہ تعالیٰ لا تقم فیہ ابدا۔ وقال اللہ تعالیٰ ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ
۔۔۔ واللہ اعلم۔ حررہ العبد محمد کفایت اللہ عفی عنہ۔ صحیح۔ احمد سعید

[illegible]

الجواب [illegible]

اللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جس شخص کی نماز میں شک ہو کہ نماز پوری ہوئی یا نہیں تو کیا حکم ہے؟

الجواب [illegible]

اللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کسی شخص نے صبح کے وقت [illegible]

الجواب [illegible] لصبح ، العصر ، المغرب لكراهة النفل بالجمعة في المغرب لخ عدم خلاف ان [illegible] حاشیہ میں ہے کہ عشاء کی بعد صبح و عصر لخ و اللہ تعالیٰ علم

مسئلہ نمبر ۲۱۴ [illegible] صاحب

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] کہ [illegible] ہوتی ہے [illegible] [illegible] [illegible]

مسئلہ نمبر ۲۲۵ [illegible]

[illegible] اس مسئلہ میں کہ زید نے موافق رسم [illegible] پیدا ہوں [illegible] دختر سے بوقت عقد [illegible] تھے ہندی رسم جاری ہیں چھ [illegible] مدلول واقع ہے [illegible] سب کا بیان [illegible] چاہتا ہے اس میں [illegible]

الجواب [illegible] رسم کا حال [illegible] تک اس [illegible] مذکور ہوئیں تو [illegible] مرد جو سب سے زیادہ [illegible] ہے لکھ [illegible] اصلا وھو المختار للفتوی لفساد الزمان [illegible] وھی رضی لولی بعیر لکفء مع علمہ بہ کما [illegible] جب بھی نکاح باطل ہوگا چاہے [illegible] اس کے عصبہ کو ہے جسکا [illegible] قریب تر عصبہ ہوگا اس کی اجازت پر موقوف رہے گا [illegible]

[illegible]

مسئلہ نمبر ۲۲۶ [illegible]

[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مسئلہ نمبر ۲۲۷ از [illegible] مرسلہ محمد اسماعیل صاحب

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عقیقہ کرنا کیسا ہے موافق مذہب حنفیہ۔

الجواب عقیقہ سنت ہے، جیسا کہ متعدد احادیث سے ثابت ہے اور اکثر فقہاء اس کی کراہت کے بھی قائل ہوئے مگر بہت کمتر ہیں اس کے استحباب پر جمہور ہیں اور اسی پر عمل ہے اور وہ حدیث جس میں آیا ہے لا یحب اللہ العقوق [illegible]

[illegible]

[illegible] الله تعالى عليه وسلم قل للمسلمين عليه [illegible] الله تعالى عليه [illegible] في السرح [illegible] شك لم يعمل وعلى [illegible] في عليه الصلوة والسلام [illegible] عو [illegible] وسلم [illegible] حسن وسنه عليه [illegible] رسول الله [illegible]

مسئلہ نمبر ۲۲۸ از جونپور مسئولہ علی احمد صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] رخصت میں [illegible] بندکردیا اس صورت میں کیا حکم ہے؟

الجواب [illegible] کوئی لفظ ایسا کہا جس سے عورت [illegible] میرے حق سے آزاد ہے تو ہوی جاتی ہیں [illegible] کذا في غنيه السراجي والله تعالى اعلم

مسئلہ نمبر ۲۲۹ از لاہور

الجواب

لطهور السرق قال الفرس في تفسيره كثر منه في عشرة وكره منه مقصه
سئلا (اتبع فشبهه بمصحف اقرب من شبهه فيه لكتب والله تعالى علم
مسئلہ نمبر ۹۷ جس پر پیسوں یا کاروبار چلتا ہو اس پر صدقہ فطر واجب ہے
مارے جس پر دھان یا دیہ چاول ہو اس سے صدقہ فطر کی قیمت
سے کم ہو تو صدقہ فطر جس پر دھان اور دیہ چاول ہو اس سے صدقہ فطر ادا کیا جائے گا۔

الجواب جس محل سے اور قیمت اس سے کم محل سے دھان یا چاول جب ان کی قیمت نصف صاع گیہوں کی
قیمت سے کم ہے اس سے صدقہ فطر ادا کیا جائے جب ان کی قیمت صدقہ فطر میں لینے والے
لدفيو ومن لم يرد لم يرهم ومن لم لدفيو لدفع بحث وصر بمحبت
(يجوز الان لشيخ الله تعالى علم
مسئلہ نمبر ۹۸ جس پر پانچ سو سے پانچ ہزار روپیہ کی مالیت کے
پانچ بیل ہوں اس پر بیل کی وجہ سے کوئی زکوٰۃ نہیں ہے یا نہیں
واجب ہے۔

الجواب جس پر ایسے مال میں مثلاً جس سے معاش کا کام چلتا ہو
[illegible] واجب ہے اور اس پر کوئی
[illegible] واجب ہے
[illegible] والله تعالى علم
مسئلہ نمبر ۹۹ ظہرت [illegible] قسم پر جو کھیتوں سے [illegible]
[illegible] کے وقت [illegible]

الجواب [illegible] ۱۰۰ [illegible]

مسئلہ نمبر ۱۰۰ [illegible]

الجواب [illegible]

یا صرف جدید دانہ پر جزاء لازم ہوگا

الجواب [illegible]

کتبہ عبید النبی نواب مرزا عفی عنہ
بجاہ النبی المصطفیٰ ﷺ

سوال: کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ امام کا محراب میں کھڑا ہونا [illegible] محراب پیچھے ہی یا رہنے دو میں جو حدیث میں آیا ہے کہ امام محراب میں کھڑا ہو اس سے یہی دوسری جگہ پر محراب کا طریق نہیں ہوتا [illegible] ہیں وہ محراب نہیں کہتے بلکہ محراب کہتے ہیں جو مسجد کی [illegible] ہوتا ہے کہ جو جگہ [illegible] ہو یا پتھر یا لکڑی کی ہو [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

انه قال کرہ للامام ان یعلم بین لسانه وبین ... ومقتدیوں کا ... ہو
یوں کہ امام کے ساتھ اس کا درجہ میں مقتدیوں کی دو صف سے ... کرے ... بحصصہ ... امام مکبر
جمع الرمز میں ہے ... سکر فی صلوٰۃ ... فی وسطہ ... مثلاً کہ فرجہ ...
والبعبہ میں ہے لا ینبغی لہ ... (انہ یسہ ...) ... میں ... پہنچے
اختلاف المکان مع بعد ... فشبہ الاختلاف بوجہ ... کان من بقاع المسجد لکن ... مکان ... ولا یخفی ... ویو ...
تنزیہی ہیں (انہ بخلاف مثل الامام ... واللہ تعالیٰ اعلم

(مجدد اعلیٰ حضرت مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ العزیز)

مسئلہ نمبر ۲۷ از ... کوٹلی ... مورخہ ... شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ... سے ... کہا ... میں
نے اسے چھوڑ دیا کرنے کے بعد چل میں طلاق میں تجھ کو تیج ... ہوں ... میں تیج ...
جاؤ ... ہوں ... اس کو اپنے ... طلاق ... اپنے مکان میں ... یوں ... طلاق
آ ... اپنے مکان پر مجھ سے ... تو میرے ساتھ ... سے ... کہا ... مجھ ... کا اور ... ق
میرے ساتھ نکاح ... میں رضامند ... (الجواب ... ہے ... جس ... عورت مجھ سے رضامند ... سے ... نکاح ... یا
پندرہ دن کے بعد ... کرے ... عدت ... اپنی ... کے ... سے ... عدت ... ہے
میں اس سب سے ... مقرر کی ... میں ... ایسا نہیں ... کتے ... ہیں ... شریف ... ملے ... ہیں
کو ... دیں گے ... اس ... مسئلہ میں ... کیا ... ہے ... تحریر ...

الجواب ... بی بی ... طلاق ... ہے ... کہا ... مجھ ... عورت ... جب تک شوہر
بی بی کو طلاق ... ہے ... مر ... جائے اور طلاق ... موت ... بعد عورت عدت ... ہے ... عورت کا کسی اور سے
نکاح ... حرام ... مطلق ... ہے ... واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۱۱۲۸ از بریلی

[illegible] الجواب صورت مذکورہ میں [illegible] مانع نکاح نہ ہو مثل بھاوج کا اپنی بی بی کی حقیقی [illegible] یعنی خاوند کو نکاح کرتا ہے یا [illegible] روکیں میں [illegible] (التعریف) واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ نمبر ۲۹ چہ [illegible]

یا [illegible] جماعت کے ساتھ شامل ہو جائے یا نہ

الجواب [illegible] شامل جماعت ہونے کا حق تو پڑھنے ہی سے شامل [illegible] پڑھنے سے شامل ہو جاتے تو حیض والی عورتیں پڑھنے سے شامل [illegible] یا [illegible] پڑھ سکتے [illegible] ایک دفعہ سے تو دو یا تین یا زیادہ [illegible] پڑھنا مکروہ ہے اور مکروہ کا چھوڑنا جماعت سے [illegible] متقدم علی فعل [illegible] فی سنۃ [illegible] فی سنۃ ولا [illegible] الصلاۃ فی البیوت

والصحیح ان کل للمسجد مکروہ ضعیف، لاختلاف الصدر علی ان یکون فیہ
داکان للمسجد مکروہ ضعیف، لاعلم فی حدیث کرہ فی المحیط فیکون لایکرہ ضعیف
محالف العموم وقیل یکرہ لانہ یکون واحد فی حدیث یکرہ فیہ
فالافضل ان لایفعل فی المسجد وفیہ فی الدرایہ بہ ویکرہ لحدیث فلت وعلم
انکراھہ لوجہ للاذی الذی یکون عادہ

درمختار میں ہے وذاکرت قولہ کعتی سنۃ الشفع بسبع یکرہ ان یصلی رکعۃ
رکعۃ فی ظاھر المذھب وقیل لشیخ اعتادہ المصنف وشارح الی ان
للبحر لکن صعفہ فی النہر لاشتراکہ

درمختار میں ہے لکنہ قد یقال فی فتح سبحانہ وتعالی ھذا الحدیث لایصلح
بسنہ الصعف علی قول محقق بحلافہ بصر محمد علی مدیر فصلہ اھ قلت
بسنہ الصعف کما صححہ فی النہر لاشتراکہ قد فی شرح منیہ شرح بصم للبحر
وحاشیۃ للرملی فی شرحہ منیہ عن المحقق فی النہر ای وحوم
بہ الشافعی مواقیت الصلاۃ ومحتصر واللہ تعالی علم

مسئلہ نمبر ۱۳۰ مرسلہ جناب مولوی صاحب

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے کہا ہے کہ میں نے
۳۳۰ تین سو تیس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھی ہے اور بعض لوگ اس کو
پڑھی درست جانتے ہیں مسلمانوں سے پوچھتا ہے کہ کیا
ہیں؟

الجواب اس کی حالت مخفی نہیں ہے اگر واقعی ایسا ہے تو
رعایت سے اور اس بنا پر سے محبت اور مسلمانوں سے

[illegible] فقال الله تعالى فلا تقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين [illegible] لا يستقيم بمشرك مگر پڑھاوے گا تو نکاح صحیح ہو یا [illegible] ہوگا یا نہیں ہوگا تو نہیں۔ اور دوسری حالت میں ثابت نہ ہو بلکہ کسی [illegible] چند مسلمانوں سے پوچھ لو اور عمل کرو تو ایک قسم کی محبت ہوگی اس بناء پر کہ مولوی کو پسند [illegible] تو ان کو [illegible] مسلمانوں سے [illegible] رہا چونکہ یہ [illegible] مسلمانوں سے ہے وہ شرعی [illegible]

[illegible] یہ [illegible] دوم [illegible] ہیں اور [illegible] ہیں [illegible] شرح [illegible] طبع [illegible] وغیرہ میں ہے لان فی تقدیمه [illegible] عنه

مسئلہ نمبر ۱۳۱ [illegible] ہیں [illegible] مسئلہ میں [illegible] پچھلی [illegible] میں [illegible] سے بہتر دوسرا [illegible] ہو سکتا ہے یا نہیں اگر ہو سکتا ہے تو اس صورت میں [illegible] ہے یا [illegible] ہے [illegible] مستحب ہے [illegible] ہو تو [illegible]

الجواب [illegible] فصل [illegible] سب سے [illegible] مسائل [illegible] ہوتا ہے تو اس صورت میں [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] کے [illegible] تو اسکے پیچھے [illegible] ہوگی [illegible] مستحب [illegible] ویکره تنزیها خلف [illegible] وفاسق واعمی لان [illegible] غیر [illegible] عنه لقوله فقهاؤنا [illegible] کراہت [illegible] الاعمی فی [illegible] وغیرہ [illegible] لایکون [illegible] القوم فان کان [illegible] فهو اولی والله تعالی اعلم

مسئلہ نمبر ۱۳۲ [illegible] شیخ حبیب الدین صاحب

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] سکتے ہیں یا نہیں؟ [illegible] سکتے ہیں یا نہیں؟ [illegible]

الجواب [illegible] کے بعد وہ عورت پاک ہو جاتی ہے [illegible] زندگی تک [illegible]

تنویر میں ہے یسقط وجوب غسل حیض ونفاس [illegible]

کتاب الایمان

مسئولہ محمد فاروق صاحب

[illegible] حدیث ہو جاتا ہے [illegible] کے ذریعہ [illegible] کا پابند ہوں گا [illegible]

الجواب [illegible] مرتد ہو جاتا ہے [illegible] مرتد عورت کا نکاح کسی سے نہیں ہو سکتا [illegible] قتل کرنے کا وعدہ کیا ہے تو اس پر تو بہ تجدید ایمان لازم ہے [illegible]

کتبہ سید محمد افضل حسین مظفر

[illegible]

احکام عید گاہ

مسئولہ شرف الدین

[illegible] عید گاہ [illegible] چاروں طرف قبرستان ہے اور عید گاہ میں تین سیڑھیوں کی جماعت ہوتی ہے جب گنجائش نہیں ہوتی اس لئے عید گاہ کی مشرقی طرف سات [illegible] عید گاہ کی طرف اس پار دو ہاتھ کے [illegible] کہ اس سے [illegible] ہوں گے [illegible] سے زیادہ ہو گا کسی کے [illegible] ایک جواب دریافت طلب یہ [illegible] عید گاہ [illegible]

الجواب [illegible] واقف نہ ہوں تو [illegible] عید گاہ [illegible] عید گاہ [illegible] حضرت [illegible] ملاحظہ کیجئے اس میں دلائل مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین مظفرہ

[illegible] منظر اسلام [illegible] بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مفقود الخبر

مسئولہ عبدالرحمٰن

[illegible] عظمت حسین کی شادی عبدالرحمٰن کی لڑکی [illegible] چار سال قبل [illegible] شادی کے ایک ماہ بعد سے مسلسل [illegible] میں سال گزر گئے لیکن معتبر ذرائع سے [illegible] پتہ چلا کہ عظمت حسین نے [illegible] اپنے گھر میں [illegible] اجازت دیدی

صاف لکھا ہوا ہے کہ تمہارے اس نے اس میں [illegible] چلے جاتے ہیں کہ ان کو علوم ہوتا ہے [illegible] میرے شوہر کا قلب پھیل [illegible] رہی اب [illegible] ہوگی یا نہیں۔

الجواب [illegible] سیدنا امام [illegible]

حررہ محمد کمل حسین عفی عنہ

[illegible]

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

کتاب الجنائز

[illegible]

الجواب [illegible]

حررہ محمد کمل حسین عفی عنہ

[illegible]

کتاب الطہارۃ

[illegible]

(۱) ناپاکی کی پیپ میں جانے سے جانور کا پیپ نجس ہوتی ہے اب پاک ہو سکتی ہے۔

(۲) ناپاک سے [illegible] دونوں صورت سے پاک ہوگا یا نجس ہوتا رہے گا۔ زیادہ تفصیل سے ہونا

حدیث شریف سے [illegible]

[illegible] سے پاک ہو جاتی ہے کہ [illegible] اور پہلی بار مٹی سے مل کر دھوئیں

حدیث شریف میں [illegible] لکلب فی اناء احدکم فلیغسلہ سبع مرات متفق علیہ

وفی روایۃ مسلم فلیرقہ ثم یغسلہ سبع مرات وفی لفظ لہ اولاھن بالتراب

وفی روایۃ [illegible] ان فی ان میں پہلی بار مٹی سے ملنا کسی بات کی روایت میں ہے کہ کسی بات کی [illegible]

[illegible] سے پاک ہو جاتا ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) [illegible] ہو جاتا ہے [illegible] نجاست میں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] محمد [illegible] بریلی شریف

[illegible] ۱۳۹۳ھ

گزارش

ماہنامہ "اعلیٰ حضرت" خود بھی پڑھیں اور احباب کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

مضمون نگار حضرات مضمون صاف صاف تحریر میں بھیجیں۔ (ادارہ)

کتاب الصلوٰۃ

مسئولہ قریب حسین خان روہلی ٹولہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین حسب ذیل سوالات میں

(۱) مدرسین حدیث شریف کے حلقہ کو ختم کرنے کے بعد جب کسی نے سورۃ یٰسین یا کلمہ طیبہ یا قل ہو اللہ شریف

(۲) جس دن سے بخاری شریف شروع ہوئی ہے شروع معرب وعشاء میں کتنے بجے تک ہوسکتا ہے؟

(۳) جمعہ کے بعد عصر تک ہوسکتا ہے؟

(۴) عصر میں خطبہ کی وجہ سے جماعت کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پڑھے ہوئے

دن کی نماز میں نماز کی کمی کو پورا کرنے کے لئے پڑھے ہوئے

الجواب حدیث شریف کے حلقہ میں شرکت کرنے والوں کے لئے مقدار

کرسکتے ہیں جب تک وقت مکروہ نہ ہو جائے کی وجہ سے نماز قضا ہونے کی صورت میں

واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ظہر معرب عشاء تک جتنا وقت ہے اس میں

خلاف ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جمعہ کا حکم اس مسئلہ میں وہی ہے جو ظہر معرب وعشاء کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) خطبہ کی اذان میں کمی کے لئے پڑھی جانے والی نماز میں

سید محمد فضل حسین غفرلہ

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

بارگاہ رب العزت میں نائب ہوں اے
نور محمد حیدرآباد

الجواب

مفتی سید محمد محسن حسینی عفی عنہ

مفتی محمد سراج الدین ہدایتی شریف

۱۳ شعبان ۱۳۹۲ھ

[illegible] مسجد [illegible] جہاں [illegible] مناسب طریقے سے [illegible] قصبہ [illegible] ہوں [illegible] مسجد [illegible] ہوتے [illegible] مسجد [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ جب تک یہاں کے مسلمان متفق ہو [illegible] مسجد [illegible] پسند کرتے ہیں [illegible] مسجد [illegible] یہ [illegible] مسجد [illegible] مسجد [illegible] مسجد

[illegible]

[illegible] حضرت جناب [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [

[illegible]

خدمت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دامت برکاتہم

[illegible] کی خدمت میں [illegible] ہیں کہ [illegible] عیدین [illegible] پڑھی جاتی ہیں [illegible] کی [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

یا نہیں۔

(۴) مذکورہ بالا مسئلہ سے متعلق کتاب و سنت کی روشنی میں کیا حکم ہے؟

الجواب [illegible] ایسے امام کو مسجد سے نکال دینا چاہئے اور اس کو معزول کرا دیں اور اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں [illegible] اس کے بعد بھی اس کے پیچھے پڑھ لیں تو نماز ہو جائے گی ہاں اگر امام مذکور توبہ کر لے تو اس کی اقتدا میں نماز پڑھ سکتے ہیں واللہ اعلم

(۲) امام مسجد کو چھوڑ کر دوسری مسجد میں جانے کی بابت کیا حکم ہے؟

(۳) جو نماز پڑھنے والوں کو جماعت کا ثواب ملے گا یا امام کا؟ [illegible] واللہ اعلم

(۴) [illegible] ہے واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

۲۲ ربیع الثانی ۸۳ھ

مسئولہ عبدالحق صاحب موضع [illegible]

سوال زید نے عیدین کی نماز پڑھی تو اس میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں [illegible] دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحیٰ پڑھی اور تکبیریں رکوع سے پہلے کہیں یا بعد میں؟ بینوا توجروا

الجواب صورت مسئولہ میں زید نے عیدین کی نماز پڑھی تو اس میں سورہ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ والشمس پڑھی اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ والضحیٰ پڑھی اور تکبیریں رکوع سے پہلے کہیں [illegible] تک پڑھ کر رکوع کیا اور رکوع پورا پڑھ کر نماز پوری کی۔ اب اس صورت میں نماز ہوئی یا نہیں۔ زید بتائے کہ نماز ہوئی یا نہیں اور اگر نہیں ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ نماز نہیں ہوئی

الجواب

ہو بتائے گا گناہ کس کا ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ سید محمد افضل حسین عفی عنہ

دارالافتاء مظہر اسلام مرکز سوداگران بریلی شریف

۲۲ صفر ۱۴۳۱ھ

مسئولہ عبدالرزاق

پوچھتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نابالغ کا نکاح کر گیا تھا لیکن اس نے تعلق ہونے کی شرعی ثبوت نہیں ہے اب زید کے بالغ ہونے کے بعد اس کا نکاح درست ہے یا نہیں اگر زید صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے تو اس کا نکاح پڑھانا کیسا ہے اور قرآن پاک کی پڑھنے کی صورت میں زید کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں

الجواب: سے ثبوت شرعی نابالغ کا نکاح ہوا ہے اس کے بالغ ہونے کے بعد اس کا نکاح درست ہے پیچھے نماز بلاریب جائز اور درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین عفی عنہ

دارالافتاء مظہر اسلام مرکز سوداگران بریلی شریف

۲۳ صفر ۱۴۳۱ھ

عرض خدمت یہ ہے کہ یہ فتویٰ مفتی صاحب نے اس کا نکاح ہوا ہے اس کے بالغ ہونے کے بعد اس کا نکاح درست ہے پیچھے نماز بلاریب جائز اور درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

بدون شادی عمر کے ساتھ ہوگئی ہیں چند دن بعد لڑکا بالغ ہوا لڑکا پاگل ہے اور لڑکی عمر کی ہیں اور لڑکی عمر کی ہیں پاگل ہیں کا کیا حکم ہے۔ چند دن تک ان کے ساتھ رہی عمر کی ہیں اور لڑکی عمر کی ہیں کا پہلے سے پاگل ہیں عمر کی ہیں پاگل ہیں کی حالت میں رہ بھی ہے اور طلاق دیدی ہے اور لڑکی عمر کی ہیں چند دن عمر کی ہیں واقف ہوگئیں اب عمر کی ہیں شادی کرنا چاہتی ہیں کیا لڑکی عمر کی ہیں کا نکاح ہوا ہے یا نہیں

[illegible]

الجواب [illegible] جب عمر دو قمری سال سے کم تھی تو اس سے نکاح میں تھی تو [illegible] اس کا نکاح [illegible] اور دو سال پورے ہونے پر [illegible] اس کا نکاح [illegible] اور اگر دو سال میں تھا تو یہ نکاح فاسد ہو بعد علم کے متارکہ [illegible] اور اگر دو سال پورے ہونے پر

کہ لقد قال نے مجھے سوربناے ... بھی ... سے ... ید ... سے ... ی مد ...
ہے ... ری ہے ... ہے ... ہے ...

ہوتا آرہا ہے اب ریڈیو کی وجہ سے کہ پہلی بستی میں مدرجمعہ قائم ہوں۔ لہٰذا اس کے رسول کا یہ حکم ہے قرآن حدیث سے مدلل جواب ارسال فرمائیں بینوا توجروا فقط آپ کا خیر اندیش عبد المنان مظفر پور (بہار)

الجواب صورت مسئولہ میں جدید جمعہ قائم کرنے کی جازت نہیں تحقیق کے لئے واقعہ کا مطبوعہ فتویٰ ملاحظہ ہو۔

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

مفتی بمنظر اسلام محمد سوداگران بریلی شریف

۳ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ ہماری مسجد میں ایک امام صاحب تقریباً سوا سو برس سے آرہے ہیں۔ یہ امام صاحب سے پہلے دوسرے گاؤں کی مسجد میں تھے وہ گاؤں ہی دونوں میں بھی بڑا تھا۔ یہ امام صاحب ریڈیو سنا کرتے تھے لیکن ریڈیو کھلا نہیں کل میں رکھتا ہے قرآن مجید ناظرہ پڑھا ہوا ہے۔ ظہر کی نماز میں جب امام صاحب قرأت سے فارغ ہوتے تو اقامت کہی جاتی اور جب مسلمان علی الصلوٰۃ قائم علی الفلاح کہتے ہوتے اور جب ہمارے امام سلام پھیرتے تو اقامت سے رخ پھیر کر دعا مانگتے تھے دونوں اوقات کو ختم کر دیتے ہیں مسجد سے امام صاحب مشورہ کرتے ہیں دوسرے پہلے مسجد سے مدرسہ کے برابر ہوتی تھی دونوں نے رائے دی اور کہا کہ مسجد میں اذان پر اضافہ کرو دے۔ خلاف سنت ہے اور ہمارے جنازہ میں ہم سلام پھیر کر ہاتھ چھوڑ دیا کرتے تھے اور ایسا ہی بڑے بزرگوں سے ہوتا چلا آیا تھا لیکن امام صاحب مدرسہ نے کہا کہ ایسا کرنا بدعت ہے چوتھی تکبیر سے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے ہاتھوں کو چھوڑ دینا چاہئے اور کہتے ہیں بھی دکھائیں اور کہا کہ تم لوگ جیسا کرتے ہو یہ کتاب میں نہیں ہے اور محرم کی مجلس میں میلاد پڑھے جاتے ہیں لیکن مجلس کے شروع میں سلام وقیام نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ مجلس ذکر شہادت میں محرم کے مہینے میں سلام وقیام جائز نہیں ہے یہ تو تعزیہ کی مجلس میں پیدائش کے وقت ہوتا ہے اور جب امام صاحب مذکور محرم کے مہینے میں ذکر شہادت بیان کرتے ہیں تو بعد سلام وقیام بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ لوگ بھی کسی مستند کتاب سے یہ ثابت کر دیں کہ اس میں

یصلون علی النبی ... الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا رسول اللہ

خاکسار اے مستعمل ضلع مراد آباد

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ مذکور کے اقوال واتعال درست ہیں بلاشبہ اقامت جب مؤذن حی علی الفلاح پر پہونچے تو مقتدی و امام کا کھڑا ہونا مستحب ہے تنویر وغیرہ میں ہے وقیام الامام والمقتدی عند قوله حی علی الفلاح مذکور کے درست کہ بلاشبہ ہمارے مذہب میں داخل مسجد ہونا اس کا دوسری جگہ سے خانہ میں ہے ویستحب ان یقوم علی المدخل او خارج المسجد ولا یقوم فی المسجد ادب مستحب یہ ہے کہ مؤذن دروازہ پر یا خارج مسجد پر دہنی جانب کھڑا ہو مسجد میں نہ کھڑا ہو فتح القدیر باب الجمعہ میں ہے ھو مکروہ للمؤذن فی المسجد وفی حدودہ لکراھۃ الاذان فی المسجد اذان المؤذن کا مسجد کے اندر یا حدود مسجد میں کہ اذان مسجد میں مکروہ ہے تفصیل کے لیے فتاویٰ رضویہ جلد سوم مصنف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ دیکھئے فتاویٰ بزازیہ جلد چہارم کتاب الصلوٰۃ میں ہے اذا اقام بعد السلام من الصلوٰۃ المکتوبۃ قبل ان یقوم الامام او تکلم او تنحنح او عطس او قام فی مکانہ او تطوع فی مکانہ فعلیہ ان یعید الاقامۃ اگر مؤذن نے سلام سے پہلے اقامت کہی یا امام کے سلام کے بعد کہی مگر امام نے کلام کیا یا کھانسا یا چھینکا یا اپنی جگہ کھڑا ہوا یا اپنی جگہ نفل پڑھنے لگا تو مؤذن پر اقامت کا اعادہ لازم ہے۔ بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ دیکھئے۔ بلاشبہ حضور نبی رحمت ﷺ پر درود بھیجنا بڑے ثواب کا کام ہے جو کسی وقت نہیں اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم بندوں کو مطلق دیا ہے لہٰذا یہ کہنا کہ محرم میں درود شریف کے بعد سلام و قیام جائز نہیں یہ محض جہالت ہے ہمیں سے یہ بات شریعت مطہرہ پر افترا ہے تو۔ رمضان کے سوا اور دیگر اوقات میں اذان کے بعد صلوٰۃ و سلام بے شک جائز و مستحسن ہے۔ جس فعل کا اللہ تبارک و تعالیٰ مطلق حکم دیتا ہے اور اپنے ملائکہ کا فعل بتاتا ہے اسے ناجائز و بدعت کہنا بیوقوفی کا کام ہے اور باقی گمراہ ہوں گے تو ہیں بھی گمراہ ہوگا ان کی گمراہی اس سے بلکل بے ادب سے سوا اپنے سے بھی پسند نہیں کرتا اس سے ان لا اعبادك منهم المخلصين بندہ تھا جتنی میرے مخلص بندوں کو نہ بہکا سکا۔ یہ اللہ عزوجل پر جھوٹ کی تہمت رکھتے ہیں، بعد حمد و صلوٰۃ جلسہ دونوں خطبہ ضرور مستحب ہے۔ ساڑھے پانچ سو برس سے زائد ہوئے بلاد اسلام حرمین شریفین اور مصر و شام و عراق میں جاری ہے زید بے قید کے عقائد کی تحقیق کی جائے زید مذکور کا یہ اعتراض بھی ہے جا ہے کہ شمال کو قطب ہے اور جنوب کو لنکا ہے الخ کسی بھی طرف منہ کرکے دعا مانگنا جائز ہے کسی طرح اس نے یہ غلط کہا کہ اقامت ہرگز ہرگز نہیں کی جا سکتی الخ امام مذکور کا جواب صحیح واجب ہے زید بے قید بہت بیباک مطلق العنان ہے خود جائز کو ناجائز گردانتا ہے اور اپنی تہمت علماء کے سر دھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے اس کے شریعت مطہرہ پر افترا سے توبہ

تیں اس کی وجہ سے توبہ رمے جب تک توبہ نہ کرے اس سے میں جوں سے امامت ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر محمد رضا خاں ازہری غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے مفتیان شرع متین مسائل ذیل میں

(۱) اپنی بیوی کو پہلے ماموں زاد بھائی کے سامنے بے پردہ رکھا اور سفر سے پردگی کے ساتھ تنہا کرنا جبکہ سو بھی سینکڑوں میں کا ہو جس میں کئی سو سے گزر جاتے ہیں رست ہے یا نہیں؟ (۲) اور یہی امامت بھی کریں تو ان کی امامت جائز و درست ہے یا نہیں بینوا توجروا جواب جلد رجلد تحریر فرمائیں۔ فقط احقر عباد الرؤف

الجواب (۱) یہ ناجائز حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) واجب ہے ان کو توبہ کرنی لعنہ اللہ تعالیٰ علیہ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۴ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

جناب قائم مقام صدر مدرس صوبہ مہتمم دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد آداب استدعا و تعظیم مسئولہ التماس یہ ہے کہ مقام ناپنل ایک پہاڑی علاقہ کا مرکز ہے۔ جہاں کی آبادی اہل اسلام پر مشتمل ہے اور قرب و جوار کے دیہات کا مجمع نظر اسی مقام پر ہے جامع مسجد ۲ میل فاصلہ پر دور ہے راستہ اس خطرناک ہے موسم گرما میں نا عبور کرنا سخت دشوار ہے اس لئے مد نظر وجوہ بالا کے پیش نگاہ ان جملہ مسلمانان نے جامع مسجد شریف تعمیر کرنی ہے اس جگہ مختلف طائفہ کے لوگ رہتے ہیں دوکانیں بھی ہیں تمام آمد و رفت بھی ہے عام مجمع کی ہے بوجہ دور فاصلہ پر جامع مسجد شریف ہونے کے معذور ہیں اور بسا اوقات اس نعمت عظمیٰ سے محروم رہتے ہیں اس

مسلمانوں کی درخواست وگزارش حضور کی خدمت میں پیش ہے توقع ہے کہ وہ اس دعوت میں ضرور قدم رنجہ فرمائیں گے اور اپنے ارشادات عالیہ سے مستفید فرمائیں گے چنانچہ چند لوگ مسلمانوں کی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں وہ بھی دعوت دینے کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور اس تذکرے میں انہی تذکرے کے سلسلہ میں کسی نے مسئلہ کے شرعی احکام کے متعلق کچھ سوالات کئے ہیں التماس ہے کہ اس مقام پر جمعہ کی ادائیگی کا قوی محل ہے یا نہیں اس کے شرعی فتویٰ سے مطلع فرمائیں ورنہ خدمت میں واپسی کی اجازت عطا فرمائیں۔

احقر ابوالحسن جموں کشمیر

الجواب بعون الملک الوھاب جمعہ کی صحت کے لئے مصر شرط ہے یعنی وہ آبادی جس میں متعدد محلے اور بازار ہوں اور دور دور تک پھیلی ہو جس کے متعلق دیہات کے جاتے ہوں اور وہاں کی عام مقدمات فیصل کرنے پر مقرر ہو جس کی حشمت وشوکت اس قابل ہو کہ مقدمہ کا حاکم حکم دے سکے۔ جہاں یہ تعریف صادق نہ ہو وہاں شہر سے باہر ہو یا شہر کے اندر ہو محلہ میں ہو یا مکانوں میں دیہات سے ہو یا کنارہ میں جمعہ صحیح نہیں ہوتا اس پر اس حکم کی تعمیل فرض ہے جو جمعہ پڑھنے سے ساقط ہوگا مگر جہاں پہلے سے جمعہ قائم ہے وہاں ہوگا جائے گا کہ جو جمعہ سقط نہ کا نام لیتے ہیں اس سے کسی دلیل میں سے یہ نہ جائے گا کہ جہاں جمعہ ظہر کی نیت سے وہ چار رکعت کی جماعت سے پڑھیں اور جہاں قائم نہیں وہاں یا جمعہ قائم کرنے کی اجازت نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر احمد رضا خاں عفی عنہ

صحیح جواب

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

۱۵ محرم الحرام ۱۳۱۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

زید، عمرو بکر سفر میں تھے راستہ میں بوقت غروب آفتاب ایک بستی کے نزدیک پہونچے کہ یکایک زور دار بارش شروع ہوگئی نماز مغرب کا وقت ہوا اور بارش میں کچھ کمی ہوئی تو بستی مذکور میں داخل ہوئے جہاں ایک مکان مشہور فاحشہ عورت تھا و چند مکانات کافر ومشرک کے تھے زید نے کہا کہ نماز مغرب کافر کے مکان پر پڑھ لی جائے۔ بکر نے کہا کسی کافر ومشرک سے بہتر مسلمان ہے، اگرچہ فاحشہ ہے بہتر اس کے مکان پر ہی نماز پڑھنا بہتر ہے۔ عمرو نے کہا آگے چار میل کی دوری پر

دوری ہے وہاں چل کر نماز ادا کرتے ہیں تو یہ دیکھ کر کہ یہاں سے چار میل کی مسافت طے کرنے میں عشاء کا وقت آجائے گا مغرب ہی میں نماز قصر ہو جائے گی یہ مسافت کا سامنا ہے اور تمام پانی کی پانی ہے۔ اور راستہ بھر خشک بھی تھا تو وہ بارش سے بالکل تر ہو گیا اب راستہ میں بھی نماز کی جگہ نہیں ہے اور مغرب قضا ہو جائے گی بتلاؤ ان دونوں جگہوں میں سے کافر نے یہاں یا مسلمان فاحشہ کے یہاں نماز پڑھنے سے بہتر کیا ہے کہ کھلے کافر اور مشرک فاحشہ پیشہ ور گراں وہاں میں سے کسی مسجد ہوا کر وقف نہ ہوں تو ان مسجد میں نماز پڑھنا قطعی ناجائز ہے۔ چہ جائیکہ ان کے مکان پر نماز پڑھی جائے یہ نماز درست نہیں۔ نماز قضا ہوگی دہرائیں گے مگر ان دونوں میں سے کسی کے یہاں بھی نماز نہیں پڑھیں گے زمانے شریعت مطہرہ بتا رہا ہے کون حق پر ہے شق دوم شق اول جو جناب عنایت فرمایا ہے۔

الجواب مشرک نے مکان پر بھی نماز پڑھی جا رہی ہے۔ یونہی فاحشہ کے مکان پر بھی جب کہ جگہ طاہر و پاک ہو اس بنا پر نماز ناجائز نہیں ہے حدیث شریف میں ہے (رصلی کنیسۃ منسحدا (المغیرۃ (حدیث) اس حدیث سے تمام راستے ہیں نماز سے مسجد ہے یعنی نماز جائز ہے۔ مگر وہ چند مقامات جن کا استثناء فرمایا گیا ہے اور وجہ استثناء یہ ہے کہ کل راستہ شیطان کا وادی ہے فتاوی عالمگیری میں فرمایا وہ مکروہ الصلاۃ فی تسع مواطن فی قوارع الطریق و معاطن (الی الخ یعنی نو جگہوں میں نماز پڑھنی مکروہ ہے عام راستہ، مویشی خانہ خصوصاً اونٹ باندھنے کی جگہ، کوڑا ڈالنے کی جگہ، مذبح، پاخانہ کی چھت، غسل خانہ، حمام، مقبرہ اور کعبہ معظمہ کی چھت۔ کعبہ کی چھت پر نماز تعظیم کے خلاف ہے پھر ظاہر ہے کہ کراہیت سے مراد کراہیت تنزیہ ہے مکروہ ہے تو نماز قضا کر دینے سے ان جگہوں پر نماز پڑھنی بھی بہتر ہے اب ظاہر ہو گیا کہ مشرک یا فاحشہ کے مکان پر نماز پڑھ لینے سے ایسی ممانعت نہیں کہ نماز ترک کر دی جائے اور وہاں نہ پڑھی جائے رہی یہ بات ہے کہ مشرک یا فاحشہ کا حکم وقف اس کا حکم یہ ہے کہ مشرک وقف کا اہل نہیں اور فاحشہ سب علماء سے وقف کرے تو درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

عبدالخلیل ارکنی

بخدمت جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش خدمت اینکہ آپ کے ماہنامہ اعلیٰ حضرت کے پرچہ ۱۱ ستمبر میں صفحہ ۳۰ جس مسئلہ کی تحقیق کی تھی کہ امام کے وقت کھڑے ہوں اللہ سے اقامت سے فراغت ہونے تک امام کے ساتھ ہی ہے تحریر کی ہے مقتدی بھی یہی مسئلہ دریافت کرتے ہیں کہ بندے اقامت سے فراغت ہونے تک مقتدیوں کی صف درست کیں ہوتی ہے اور صف درست نہ ہوتی ہے اور امام صاحب تکبیر ختم ہوتے ہی تکبیر تحریمہ باندھتے ہیں اس پر آپ کا جواب قرآن و حدیث سے دیں تاکہ اختلاف دور ہو فقط والسلام۔

الجواب حکم وہی ہے جو آپ نے ماہنامہ اعلیٰ حضرت میں ملاحظہ کیا۔ اور یہ تفصیل ارکان ہوتو ہمارے مہربان کو بھی ذہن میں رکھ کر مدنظر رکھیں رہی یہ بات کہ صف کی درستگی پر بعد اقامت کی جاتی ہے حدیث شریف سے ثابت ہے اور تمام صحاح ستہ میں مروی ہے امام ابن شیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفیں تیر کی طرح سیدھی کرتے یہاں تک کہ جیسا فرمایا کہ ہم سمجھے کہ آپ ہمارے اندر سے ہو اور قرار تکبیر تحریمہ باندھتے کہ ایک شخص کا سینہ سے سینہ نکلا دیکھا فرمایا اے خدا کے بندو صفیں برابر کرو ورنہ تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ اقامت کے بعد صف درست کرنا بھی سنت ہوں ہے پھر یہ اس عہد پاک کی بات تھی جب مسجدوں میں اتنی وچٹائیاں نہ تھیں اور ابتدائے اسلام تھا حضور ﷺ نے ابتداء تعلیم فرمائی پھر ترک فرمایا پھر جہاں فرمایا کہ صفوں کے درست کرنے کے لئے کوئی زیادہ وقت درکار نہیں ہے جہاں صفیں درست نہ ہوں وہاں ہر امام کا فرض ہے کہ صف درست ہو جائے پھر تکبیر تحریمہ باندھے حضور ﷺ کا حجرہ مبارک جانب قبلہ تھا حضرت بلال بھی مؤذن تھے عند اقامت شروع کرتے اس کے بعد حضور ﷺ تشریف لاتے اس لئے ارشاد فرمایا لاتقوموا حتی ترونی یعنی صفوں میں نہ کھڑے ہو یہاں تک کہ مجھے تشریف لاتے نہ دیکھ لو۔ بلکہ بعض احادیث سے ثابت ہے کہ اقامت کے بعد ہی صحابہ کرام صف درست فرماتے مسلم شریف میں ہے اقیمت الصلاۃ فقام فعدل الصفوف قبل ان یخرج الی النبی ﷺ الحدیث یعنی نماز قائم کی جاتی تھی ہم کھڑے ہوتے اور اس سے پہلے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائیں

ہم صفوں کو برابر کرتے تھے اس سے صاف ظاہر ہے کہ اقامت کے بعد ہی صفیں درست کی جاتی تھیں اور حضور علیہ السلام کا اقامت کے بعد تشریف لانا ایک یا دو منٹ یا اس کے مثل یوں جواز کے لیے تھا جو لوگ اعتراض کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں ہماری تصریح موجود کہ بتدائے اقامت سے احتراز کرنا مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء مسطر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ عدم کے بارے میں کہ امام مسجد و مقتدی مؤذن کے پاس بازاری پیشہ عورت یعنی رنڈی کا آنا جانا نماز کی و مقتدیوں کرام نے جب روکا اور کہا کہ آپ امام ہیں اور آپ کو یہ امامت زیب نہیں دیتی امام صاحب جو کی محفل میں جانے لگے ہمیشہ آتی ہے اور آتی رہے گی۔ داڑھی بھی منڈواتے ہیں اس امام کے پیچھے نماز درست ہوسکتی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا جواب عنایت فرمائیں تو مہربانی ہوگی اور مسجد کا دن بھر نمازوں کے درمیان کشت رہتا ہے مؤذن کو مسجد کا کام سپرد کیا جائے یا نہیں امامت کے لائق کس طرح کا آدمی ہونا چاہئے جمعہ کے روز نماز کے بعد چندہ وصول کرنے کے بارے میں شریعت کیا حکم دیتی ہے بحوالہ صحیح بالکتاب جواب عطا فرمائیں۔ فقط والسلام عبدالرحیم عفی عنہ

الجواب حدیث شریف میں ہے اتقوا صفوفکم او لیخالفن اللہ بین وجوھکم تمہیں اپنی جگہ سے پھوڑ کر کیوں سے میل جول نہیں رکھنا چاہئے اور داڑھی منڈوانا بیشک سے کہ حرام و فسق ہے جیسے فحش کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے اسے امام بنانا گناہ ہے غنیہ میں ہے لو قدموا فاسقا یاثمون بناء علی ان کراھۃ کراھۃ تحریم درمختار میں ہے کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا۔ اسی میں ہے تحرم علی الرجل قطع کبیرۃ واللہ تعالیٰ اعلم مؤذن کا یہ طریقہ کہ نماز سے تنخواہ کی جائے تو علیحدہ کر دیا جائے چندہ اس وقت وصول کرنا منع ہے لقولہ علیہ السلام لا تحرج الامام فلا صلاۃ ولا کلام پہلے یا بعد نماز چندہ وصول کیا جائے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی عفرلہ دارالافتاء مسطر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۹۱ھ

محترمی سلام مسنون

مسئلہ ذیل علمائے جس شخص کے مدرسوں اور مسجد کے پیش امام مدرس سے معاملات میں ہمیشہ بدخلقی سے پیش آتا ہو کر بے عزتی و بے حرمتی پر عمیش جواب دیا ہو اور لوگوں میں بھڑکاتا ہو اس کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۱) امام روزہ سے کوئی تعلق نہ ہو بھی بھی صف جمعہ میں نہ پڑھتا ہو۔

(۲) امام صاحب کا روزہ رکھنا تو درکنار سحر تک وار نہیں

(۳) مدرسین کی تنخواہ اس شخص کی کوشش سے ہوتی ہے اور مدرسین وکلاء کمیٹی ہے جس سے

(۴) استاد ہی سے عزت پر حملہ کرتا ہو۔

(۵) اپنی امام کو قطعی علیحدہ کرنا چاہتا ہے اور ہمیشہ مسجد اور مدرسہ کا ماحول خراب کرتا ہے امام صاحب سے کافی اکسا تا رہتا ہے۔

بینوا توجروا قابل افادت سے نوازیں کیا ایسے شخص کے پیچھے نماز ہوتی ہے یا نہیں اگر نہیں ہوتی ہے تو ایسے شخص کے لئے شریعت میں کیا سزا ہے اور اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے بینوا توجروا

الجواب (۱) بلا عذر شرعی ایک وقت کی بھی نماز چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے ایسا شخص سخت گنہگار اور مستحق عذاب نار ہے مستوجب غضب جبار جل جلالہ میں گرفتار اس پر لازم ہے کہ نماز پڑھنے سے توبہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ بھی بڑی سخت حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) والدین کو گالیاں دینا کبیرہ حرام شدید حرام ہے حدیث میں ارشاد ہے ثلثۃ لا یدخلون الجنۃ تین شخص جنت میں نہ جائیں گے ان میں سے ایک وہ جو اپنے ماں باپ کو گالی دے اور فرمایا تو سخت ہے قسم فرمایا ہے

[illegible] لا یسئل بعضهم عن بعض ولا یسهم عنهم ولیس لهم حق لان من [illegible] حسنه ولیس لهم حسنات کما بینه صغیرا (پ۱۵ رکوع ۳) اور آیت سے ثابت اس میں سے [illegible] یا دوں نے اپنی آقا سے [illegible] اس سے [illegible] اس کے [illegible] اچھا [illegible] ان دونوں پر [illegible] اس [illegible] اس پر [illegible] اس [illegible] اس [illegible] اس

صورت میں زید کو امام بنانا جائز ہے یا نہیں، بینوا توجروا۔ فقط مستفتی محمد ارشد علی عفی عنہ

الجواب امامت کے لئے وہ شخص ہے جو عقیدہ صحیحہ رکھتا ہو اور صورت مسئولہ میں اگر واقعی یہ شخص صحیح پڑھتا ہو اور اس کے جو مقتدی ہوں ان سے پیچھے نماز ہوتی ہو جب تو اس کو امام بنانا جائز ہے۔ کما نص علیہ فی الدر المختار وغیرہ۔ اور اگر اس کے متعلق امامت ہو چکا ہے مگر احتیاط کا تقاضا یہ ہے جب تک اس کا اطمینان حاصل نہ ہو جائے امام نہ بنایا جائے۔ علامہ شامی شہادت فرماتے ہیں کہ فاسق اگرچہ توبہ کرے مگر اس کی مقبول نہ ہوگی جب تک کہ اس پر اس کے صدق توبہ و اصلاح تقویٰ کے آثار ظاہر نہ ہوں کہ جب وہ ایسا ہے تو ممکن ہے کہ اس وقت اس کی توبہ قبول نہ ہوئی ہو اور ابھی توبہ ظاہر کرتا ہو (فتاوی عالمگیری میں ہے) (یصلی خلف من لم یعلم علیہ ما یفسق ما لم یعلم علیہ ما یطعن علیہ اثر التوبۃ و الصحیح ان ذلک مفوض الی رای الدصی حتی لو کان فی بلد یحتاط فیہ یتوقف حتی یعلم حقیقۃ الحال) جب یہ معلوم ہو چکا کہ امامت کے اندر اس نے عقیدہ اہل امامت سے بگاڑ پیدا کر لیا ہے تو جب تک وہ ایسے شخص کو امام بنانے سے احتیاط نہ کرے نماز اس کے پیچھے مکروہ تحریمی ہے جب کہ جماعت میں اس سے اچھا امامت موجود ہو ورنہ کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام مسجد سوداگران بریلی شریف

۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے سنت حضرات اس مسئلہ میں کہ

(۱) پیر و مرشد، استاد، ماں باپ کے ہاتھ چومنا قدم چومنا درست ہے یا نہیں؟

(۲) ہمارے یہاں ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ کچھ لوگ جو سرکار دو عالم ﷺ کی درگاہ میں سلام شریف یا نبی سلام علیک یا رسول

[illegible] صاحب [illegible] علیہ [illegible] ہے؟ محمد حق خان سیتاپور

الجواب [illegible] ہے ولا بأس بتقبیل ید الرجل العالم المتورع [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۱ھ

حضور عالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

[illegible] ہے۔ صورت تحریر [illegible] مسئلہ پوچھا ہے [illegible] فرمائیں۔ بین توجروا سوال [illegible] آپ حضرات کی خدمت میں [illegible] عرض کرنا چاہتا ہے امید قوی اور گمان غالب ہے میری گزارش کو [illegible] گے ایک حافظ صاحب جو بہت ہی متقی و پرہیزگار ہیں لوگوں نے انجمن کی جانب سے امام کی حیثیت سے [illegible] یا بحمد اللہ ڈھائی سال تک امامت کرتے رہے اور اب تک امامت کر رہے ہیں پانچوں وقت مع جمعہ کی نماز [illegible] پڑھاتے رہے اب انہیں کی امامت میں ایک عالم غیر حافظ امام کے جمعہ کی نماز پڑھاتے [illegible] مقتدی یا عوام جو حافظ ہیں وہ صرف سنریں کی عبارت سے پڑھاتے ہیں اس سے امام صاحب کو شدید [illegible] ہے جس میں نماز ہو چکا ہوں تو غیر عبارت والی نمازیں پڑھاتے ہیں اور مقتدی کا بھی کہنا ہے کہ بغیر امام کی [illegible] ہے ایسے ہوگی یا نہیں تک درست ہے برائے کرم اس مسئلہ کو حل کر کے ارسال فرمائیں بین توجروا سوال ہوگی

[illegible]

الجواب [illegible] اردو مقرر وامام صاحب امامت ہو یعنی صحیح العقیدہ اور قرآن صحیح

پڑھتا ہو اور اس کا شوق غالب ہو جس نے باعث سے امام کا ثواب ملتا ہے اور اس کی جماعت میں شامل ہونے سے ثواب ملتا ہے اگر چہ اس سے پہلے علم حاصل کیا ہو اس کی جہالت سے امام کا ثواب نہیں ملتا ہے بلکہ یہ دونوں حکم حدیث واقعہ سے حضور پر نور ﷺ فرماتے ہیں لا یؤم الرجل فی سلطانہ ولا یجلس علی تکرمتہ الا باذنہ صاحب السلطان وہ شاہ اسلام ہے اور مسجد کا امام اور مدرسہ کا مدرس بھی سلطان اسلام میں سے ہے۔ کتاب میں ہے وان کان عبدا ومن الحضر یہ ھو الاعلم والافضل ہے اور اگر امام مقرر کرنے میں صورت مذکورہ میں اختلاف ہو تو معین صاحب امامت تجوید سے سر شار ہو اور مصاحب کو شمار جملہ سے اور اس کا ثواب جماعت میں امام کے برابر پڑھنا ضرور خلاف شرع ہوا گر مدرس صحیح اور درست ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

[illegible]

۲۶ [illegible] ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسائل مسئولہ ذیل میں۔

ہمارے یہاں ایک مسجد ہے جس میں قصبہ کی مسجد سے متصل پانی نکلنے کا راستہ ہے اور اس سے امام صاحب کی چھت ملی ہوئی ہے جمعہ و عیدین کے موقع پر جماعت تنگی ہے جب سے اول صفی امام صاحب کی چھت پر جماعت کھڑی ہونے لگی ہے پانی کی چھت سے اول صفی کی نماز ہوتی ہے یا نہیں اس کے بارے میں خاص طور سے حوالہ کتب دیتے ہوئے جواب جلد رجمہ مرحمت فرمائیں۔

المستفتی سید محمد ورجل داؤدی

الجواب پانی نکلنے کی چھت پر امام کھڑا ہونے سے بہار شریعت جلد سوم میں ذیل عبارت سے یہاں میں ادراج ہے وزاد فی الکافی وعرابط ثواب واصطبل وصحن وسکیف وسطوحہا ۔ الخ اس میں ہے ولعل وجہہ ان السطوح لہ حکم مدخلہ من بعض الجہات کسطوح المسجد جہاں ضرورت ہو وہاں بلا کراہت جائز ہے فی الصغیر وہو صحیح المختار لہذا جمعہ و عیدین میں کھڑا

[illegible]

کتبہ قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۲۹ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ

[illegible]

الجواب [illegible]

کتبہ قاضی عبد الرحیم بستوی غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۲ رجب مرجب ۱۳۹۲ھ

[illegible]

حافظ ... پیچھے سے آتے ہیں شبینہ میں تراویح پڑھ سکتے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ مفصل بھی مرقوم فرمائیں تحریر فرمائیں میں نوازش ہوگی۔

الجواب ... پڑھی جاتی ہے ... کے حسب ... ہیں ... کرتے ہیں ... کرتے ہیں ... کرتے

ملک السموت والارض جس سے یہ علم مسئلہ تنزیل پر ہیں وہ کہاں سے لوٹتے تھے ترمذی
ابن ماجہ مسجد سے لوٹنا موقوف ہوتا مسجد ہو یا غیر مسجد گھر میں پڑھنا افضل اور باعث ثواب اکمل ہے۔ ہدایہ
ہے ولا فضل فی ذلک فی حقہ لنبی والمختار المنزل وقد المروی عن النبی ﷺ تو عام کا یہ
ہے مسجد صرف اس واسطے افضل ہے کہ وہاں پڑھنے کی جگہ ہے مسجد کو جانے کے لئے ہی وہ بات نہیں میں عاجز درست
ہے اور شک نہیں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی وہاں ہی ہے حدیث میں ہے رب عز وجل سے آیت کریمہ
فعلمت لک ذکرک سے نازل ہونے کے بعد جبریل امین علیہ السلام حضرت قدس حضور ﷺ میں بھیجے گئے ارشاد ہوا
ہے کیف فعلمت لک ذکرک چاہتے ہو میں نے تمہارا ذکر کیونکر فرمایا تو حضور نے عرض کی تو
ہے فرماتا ہے فرمایا وجعلتک ذکری فمن ذکرک قلت ذکری میں نے تمہیں پے ذکر
بنایا تو جس نے تمہارا ذکر کیا یا تو حضور ﷺ کا ذکر و صلوٰۃ و سلام مسجد میں پڑھنا افضل جانا
ہے۔ خلاصہ یہ ہوا کہ ہے وہ ہوتا ہے تو رہے اور مسجد کا ثواب کا حصہ ہے تو ثابت ہے کہ کس معتبر کتاب
میں لکھا ہے کہ مسجد میں صلوٰۃ و سلام پڑھنا درست نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

حررہ العبد رحیم بخش عفی عنہ۔

دار الافتاء منظر اسلام محمد سوداگران بریلی شریف

۱۹ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

یہ فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ ہر مسلمان عاقل بالغ پر علم دین فرض عین ہو چکا ہے اور فرض
عین کا حاصل کرنا بہت ضروری ہے۔ سنئے یہاں پر سوال یہ ہے کہ تمام عوام الناس والی ناخواندہ ہوتا ہے مگر ہر ہی
عوام الناس صرف بیت رمضان کے بعض مسئلوں سے تھی اور مسائل پر واقفیت رکھتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور حلال
حرام اور مکروہ عقائد سے متعلق بھی معلومات رکھتے ہیں پانچ فرض میں سے دو فرض حج اور زکوٰۃ صاحب
نصاب باقی میں تمام فرض ادا کرتے ہیں اب زید کہتا ہے کہ ہر مسلمان کو اذکار میں مشغول خصوصاً درود شریف دیگر سورت وغیرہ
پڑھنے چاہئیں وہ تمام بیکار ہیں ان کے لئے بہتر تھا کہ علم دین حاصل کرتے اب عوام الناس میں اس پر بڑی بحث ہو گئی ہے

[illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب [illegible] طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ [illegible] قہستانی [illegible] وعلوم یحتاج الیہ الخ [illegible] فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر محمد اختر رضا خاں ازہری غفرلہ

[illegible]

۱۹ رمضان المبارک ۹۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید مسجد میں بعد وقت پہونچا جب فرض عشاء پڑھ چکے تھے اور زید کو جماعت نہیں ملی۔ اور رمضان مبارک ہے زید نے فرض مسجد پر جماعت سے ادا کیا اب زید [illegible]

سب جماعت ... سے یا کیجئے۔

(ب) مسئل کی کیا حیثیت ہے؟

... ہے پیش ... ۵۵ ... ہے ... بعد ... میں چار آیات قرآن مجید کی جو کہ ... ہیں ... یوں قدس ... حسب ... کیا جو ... رہتے ہیں معنی ... سمجھتے ہیں محض ... کا کہنا ... جائے گی۔ ... حافظ ... پچھے ... وقت ... سے بخشش ہو جائے گی جماعت کا کہنا ہے کہ ... صاحب جو ... کو ... ہیں ... سے ... ہوں ... معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کی باتوں پر عمل ... کا حکم دیتا ہے ... اس ... کے ... اس کا ... ضروری ہے جب کہ ... یہ نہیں سمجھ سکتے ... ہو گیا اور ... سے یہ معنی ... شروع ہونی ... ہو رہی ہے لوگوں کا شوق بڑھ رہا ہے ... ہیں ... اور ... میں حافظ ... سے ... کی مجبوری ... ہے ... ہیں ... امام ... میں ... ہیں وہ ... پڑھتے ہیں ... کے بعد ... کی چند ... قرآن مجید ... سمجھتے ہیں ... اور ... پڑھ ... کو ... ہیں قرآن ... سے ... ہوتا ہے یا ... سے ہیں؟

... یہاں سے ... کے ... ہو گیا ہے کہ ... اور ... مسائل ... کی ... ہیں ... ہیں ... چھوٹی ہے ... قریب ... ایک ... جماعت ... پر ... چھوٹی ہو گئی ... صاحب ... مان لی ... جماعت سے اقرار کر لیا کہ آئندہ میں کبھی خلاف ... ہیں ... گا جیسا کہ ... ہے کہ ... سے کر ... نہ ... اب کبھی ... چھوٹی داڑھی ... کے خلاف ... ہوئی ... ان ... کے ... جو ... میں ... مسجد میں ... جماعت ... ہیں ... جماعت ... سے ... کرے ... باقی ... ہے کہ ... ہے کہ ... مسئلہ ... کا ... ہے۔

... حافظ ... ہیں ... قرآن مجید ... ہے اور ... نقص ... ہو تو وہ آیت ... سے

بھولے ہیں ان سے کہے، پوری آیت یا بچی آیت تین چار مرتبہ یاد کی چھوٹی سی سورت پڑھ لی یہیں سے نماز شروع کرتے ہیں اگرچہ ایک بڑی آیت بھی ہو چکتی سے بڑھ دو تین آیت بھی پڑھ چکے ہیں اور بھی پڑھ سکتے ہیں کسی حالت میں سجدہ سہو لازم ہوگا یا نہیں؟ ایک حافظ یا مولوی ایک آیت مار رہا تھا جب میں کتنے بار دہرا سکتا ہے یا اگر دہرانے کے بعد تھوڑی دیر کے بعد بھی یاد آئے تو رکوع کرے یا جب تک یاد آئے کھڑا رہے ہمارے مولوی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک بڑی آیت پڑھی یا تین چھوٹی آیتیں پڑھ لیں تو رکوع کر دیا ایک چھوٹی آیت پڑھی یا آیت کا بعد نہیں آرہا ہے تو دو تین بار کہنے کے بجائے اعطیت باقل هو الله احد، پڑھ کر رکوع کر دیا بعد نماز کے آپ کون سا طریقہ اپنی اقتدا کرنے والوں کو بتاتے ہیں صحیح مسئلہ سے آگاہ کریں مسئلہ کیا کہتا ہے؟

(۵) ہمارے یہاں ایک مولوی صاحب ہیں جو مسائل سے اچھی طرح واقفیت رکھتے ہیں روزہ رکھنے کے پابند ہیں وعظ بھی اچھا کہتے ہیں رنگ بھی ہے خوش خلق بھی ہیں مسجد سے حوض ہیں گھر قریب ہیں ہیں قمیص کا دامن گھٹنے تک ہے اور فل پینٹ پہنتے ہیں فیشن جس کی موری تقریباً ۲۰ انچ یا ۹ انچ ہیں پتلون پہنتے ہیں اور فل پینٹ پتلون یہ بتائے کہ جس سے نماز پڑھنے میں کوئی تکلیف نہیں ہوتی شرعاً ان دونوں پتلون میں کون سا کپڑا پہنتے ہیں برائے مہربانی بھی بتلائیں کہ فل پینٹ پہن کر نماز پڑھتے اور پڑھاتے ہیں مگر بعض وقت باہر جانے سے پہلے لگی دھیرہ نہ ہونے کی حالت میں فل پینٹ پہن کر نماز پڑھ لیتے ہیں اور پڑھا بھی دیتے ہیں مگر فل پینٹ ٹخنوں سے اونچی رہتی ہے آسانی سے رکوع وجود قیام قعدہ کر لیتے ہیں یا ایسے کپڑے پہننے والے کو امامت پر رکھ سکتے ہیں۔ نماز نہیں پہنتے ہیں کبھی کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے تو پہنتے ہیں ورنہ نہ کبھی۔ یہ قمیص ٹخنے یا ٹخنے سے اونچا پہنتے ہیں علماء دین و مفتیان کرام فرماتے ہیں ایسے شخص کے بارے میں یہ شخص مگر یہ ہیں ان میں مگر یہ ہیں تبلیغ وعظ کرتے ہیں اکثر عیر قوم کے لوگ جو اردو نہیں سمجھتے ہیں وہ مگر وعظ تقریر میں آجاتے ہیں قرآن و مگر یہ ہیں ترجمہ کر کے سمجھا دیتے ہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں امامت پر رکھ سکتے ہیں یا نہیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص سنتی سے صوم و صلوٰۃ کا پابند ہے ازروئے شرع جواب سے آگاہ کیجئے؟

(۶) خطبہ کے لیے منبر پر بیٹھ کر خطبہ پڑھنے کے بعد تکبیر دونوں ہاتھوں سے منبر رسول و مس کر کے آنکھوں کو لگانا کیسا ہے بعض کہتے ہیں ایسا کرنا شرع سے ہمارے ہمارے صاحب کا کہنا ہے کہ سنت ہر رکن دین ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کئی ہزار اور صحابیوں نے ایسا کیا ہے کہ منبر رسول و اپنے ہاتھوں سے مس کر کے ہو کر یا ہے آنکھوں سے لگایا ہے یہ کرنا چاہیے یا نہیں؟

(۷) موئم ماہ میں پسند وجہ سے تکبیر قرآن کو گھر پر پڑھا جائے تو جائز یا نہیں قرآن مجید گھر پر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب الملہم ھدایہ الحق والصواب صحیح یہی ہے یہ کہ فرض جماعت سے نہیں پڑھا جائے تو تراویح جماعت سے پڑھے جائے روایات میں ہے الم یصل الفرض لا یسمعہ فی البیت والتراویح اعلم

(۸) قرآن مجید کا ختم کرنا مسنون ہے اور ختم قرآن مجید ہر ماہ ایک بار سنت مؤکدہ ہے قرآن مجید ہر ماہ میں ایک بار پڑھنے والوں کے لیے ہوگی جیسا کہ ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے میم ایک حرف ہے۔ تو جس قرآن مجید کا پڑھنا کی ثواب و عبادت ہے اس کا دیکھنا بھی عبادت ہے جو قرآن مجید کا دیکھنا بھی عبادت ہے والنظر الی المصحف عبادۃ قرآن مجید کی تلاوت اور اس کا سننا اور دیکھنا سب کا عبادت ہے یہ کہ جائز جائز ہے بخاری شریف میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا اسے میں اس سے بہتر دوں گا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور قرآن کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ہی اصل مقصود ہے اور حقیقی کامیابی ہے اسی حدیث شریف میں ہے جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اگر وہ تمہارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے والے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ جس نے قرآن مجید پڑھا اور اس کو یاد کیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام سمجھا اللہ تعالیٰ اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا

حق پر ہیں اور جب ہو چکا تو قرآن مجید کے معنی اور اس کی تلاوت اور اسے سے صواب ہے ثواب ہے اس لئے
تیرکو جائز رکھا جائے ان کے لئے ناواقف ہیں۔ یہ قرآن مجید کا ایک نسخہ ہے اس کو ہاتھ لگا کر پڑھنا
مجبور ہے بے کپڑے سے پڑھیں اور صحیح اور ساعت ڈال کے۔ بعد میں ترجمہ اور تفسیر سنیں اور پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۳) یہ علمی تمام ساعت کے ساتھ ہے یہ استعمار ہیں ان کے بعد ان سے پیچھے پڑھ سکتے ہیں اور پڑھنا چاہیے
میں ہے کہ جب تک وہ ظاہر حدیث میں ہے ہیں یہ ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۴) آپ کے معمول صاحب سے صحیح تلاوت سے وہ خلط سے کی پڑھی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۵) ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ ہے امامت سے ایسے شخص سے جو صحیح عقیدہ ہو اور مسائل نماز طہارت سے آگاہ
ہو اور اس پر عمل کرتا ہو اور قرآن صحیح پڑھتا ہو اور فاسق معلن سے تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوتی ہے
اس کو امام بنانا بھی ناجائز ہے اگر ایسی جگہ کے پڑوسی میں پس جائے اور انہیں میں سے کوئی پڑھنے والا نہ ہو تو
کسی دوسری جگہ میں جماعت سے پڑھ لے حدیث شریف میں ہے کہ ثلاثة لا ترفع صلاتهم فوق رؤوسهم شبرا رجل
ام قوما وهم له كارهون الحديث تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے سر سے ایک بالشت اوپر نہیں جاتی ایک وہ
پیش نماز جس کو قوم ناپسند کرتی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۶) مسواک کرکے بوسہ دینا ثابت نہیں ہے مگر نہیں چاہیے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے حضور سید عالم ﷺ
کو بوسہ دیا ہو کام مسواک کو وہ خصوصیت حاصل نہیں ہے جو دیگر طیبات کو حاصل ہے۔ اس سے حکم عدم مسنونیت ہو تا مگر
شرک کہنا غلط اور باطل ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم
(۷) نہیں چاہیے اور کچھ ہوں سوختہ خشخاش جھوٹی بیت سے بچنے رکھات نہیں مگر صحیح عام میں اسے کریں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء مسلک سنی جامعہ اشرفیہ مبارک پور

۲۲ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ

یہ فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں جو درج کیا جاتا ہے بینوا توجروا (۱) کاسۂ چینی کے بیچنے کے متعلق کیا شریعت کا کیا حکم ہے۔ (۲) جمعہ کی ثانی اذان جو امام کے منبر پر بیٹھنے کے بعد دی جاتی ہے اس کے بعد متقدی کا امام سے دعا مانگنے کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ (۳) فرض نماز ختم ہونے پر سنت سے پہلے دعا مانگنا جائز ہے اس کا کیا حکم ہے۔ (۴) نماز فرض کے بعد روضہ پاک میں امام کا دعا مانگنے کو کراہیت ہے یا کیا ہے؟ (۵) جس عورت کا شوہر لاپتہ ہو وہ کتنے عرصہ تک انتظار کرنے کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہے۔ ان تمام مسئلوں میں وہابی بھی ایک رسالہ شائع کرنا چاہتے ہیں مگر بات نہ ملنے نہ ہونے پر بات بڑھے وہابی کی طرف سے حضور کے یہاں لکھا گیا ہے کہ ہمارے عقیدہ کے مطابق جواب دے دیں تاکہ ہم رسالہ شائع کریں۔ (۶) ہمارے جو قبر پر اذان دیتے ہیں ایسی کی مثل عصر کی اذان کی تکرار کی ممانعت کے یا دیگر الفاظ اذان میں ورد سے شریعت سے کیا حکم ہے؟ (۷) بعد اذان تعداد کا پڑھنا، جائز ہے یا ناجائز؟ (۸) کیا مسجد میں بیٹھ سکتے ہیں؟ (۹) کیا مسجد کو ہوا ہاں کے لوگ ویران ہو گئے ہوں صرف وہ چار گھر بچ گئے ہوں وہ مسجد میں نماز پڑھیں تو اس مسجد کی یہ کرامت ہے کہ دوسری مسجد جو اس مسجد کا دشمن ہے جہاں مسلمان آباد ہوں وہ لے سکتے ہیں یا نہیں؟ اس کا کیا حکم ہے اس میں شرط یہ بھی ہے کہ غیر مسلم والے کا یہ کہنا ہے کہ ایسے وقت میں مسجد رہے ہم مسجد میں نماز پڑھیں مسجد تو تمہارے سب لوگ اس نوٹ میں سے جا چکے جس نوٹ میں مسلمان آباد ہیں۔ وہ کچھ دن پہلے تھے اس صورت میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ (۹) شراب کی تجارت کرنا سے تاڑی وغیرہ سے اس کی بھی نوٹ چھاپنے میں چلاتے ہیں کوئی مسلمان بھی جوتے تو اس کا کیا حکم ہے شریعت سے؟ (۱۰) جمعہ کی اذان کے بعد خطبہ کے شروع ہونے سے پہلے کتنی دیر کا وقفہ ہے حضور مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں عرض ہے کہ جواب نامہ پر برائے خدا اپنی مہر بھی لگا کر روانہ کر دیں۔ فقط والسلام محمد امین انصاری مظفر پور

الجواب بعون الملک الوھاب جائز ہے مگر پینے والے کے ہاتھ بیچنا ناجائز ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) امام جب اذان کہہ دے سکتا ہے اور دعا بھی مانگ سکتا ہے۔ مقتدی دعا نہ مانگیں اور اگر مانگنا چاہیں تو دل میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان کے لئے زبان سے بھی قطعاً جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) جائز ہے مگر بلند آواز سے نہ ہو کہ نمازیوں کو تشویش لاحق ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) مکروہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ہمارے مذہب میں سترہ کا اختیار کا حکم ہے اور اب بضرورت شدیدہ مجبوراً مسجد سے مذہب کے مطابق قول دیوبندی کا ہے جس کی تفصیل دارالافتاء سے مطبوعہ فتاویٰ سے معلوم ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) وہی نہیں جو اس جگہ نماز میں ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) مروف بھی ممنوع من اللہ ہے اس کی تعظیم کے پیش نظر قاعدہ دور پر رکھا جائے یا تو اپنے نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) وہ جگہ جہاں تک کیلئے مسجد ہے اسے باقی رکھا جائے گا۔ ناپاک کے مسجد سے دوسری مسجد میں کا سامان منتقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ہندوستان سیکولر اسٹیٹ ہے یہاں کسی پابندی نہیں لگائی جائے مسجد کو گرانا نہیں چاہئے حکومت سے چارہ جوئی کریں اگر وہ مان جائیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۹) ناجائز و حرام ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) اوقات مختلف ہوتے ہیں موسم کے اعتبار سے وقت کو دیکھ رہتا ہے جو وقت غالب ہے وہ معتبر ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۳ رشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ (۱) جمعہ کی نماز جمعہ دیہات میں واجب نہیں ہے اور ظہر کے فرض بھی جماعت کے ساتھ پڑھیں تو کس صورت سے پڑھے جاویں۔ (۲) ایک مصلی پر دو جماعتیں ہو سکتی ہیں یا نہیں دونوں جماعتوں میں تکبیر کہی جا سکتی ہے یا نہیں؟ (۳) جس جگہ مسجد میں صف نہ ہوئی ہو وہاں سے نماز پڑھنے والوں کی نماز ہوگی یا نہیں؟ (۴) دیہات کے لوگوں پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے تو ان پر عیدین کی نماز واجب ہے یا نہیں؟ (۵) اعلیٰ حضرت نے یہاں پر یہ مسئلہ دیا تھا کہ جمعہ کی نماز کے دو فرض جماعت کے ساتھ پڑھ کر پھر ظہر کے چار فرض جماعت سے پڑھے جاویں تب سے لوگوں نے جمعہ کی نماز میں آنا چھوڑ دیا اس حالت میں کیا کیا جائے؟

الجواب (۱) جیسے اور دن ظہر کی نماز جماعت سے پڑھتے ہیں اسی طریقے سے پڑھیں تکبیر کہی جائے اذان نہ کہیں کہ جمعہ کے نام سے جو نماز ہوتی ہے اس میں اس خبر کے لئے کافی ہے جس مصلی پر جمعہ کی نماز سے اور نماز پڑھی ہے پہلے سے پڑھتے ہیں اسی مصلی پر ظہر کے وقت بھی پڑھیں اس میں کوئی کراہت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ایک مصلی پر دوبارہ جماعت ایک ہی وقت کے فرض کی پہلی جماعت پر نفل مکروہ ہے اگر جماعت بدلیں تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہیں دیہات میں جمعہ کے نام سے جو ظہر پڑھتے ہیں وہ کوئی فرض نماز نہیں اس کو قضا کے ساتھ پڑھنا مکروہ اصل نماز وہی ظہر ہے دیہات والوں کے لئے ہے وہی جماعت فرض ہوگی اور پہلے جو ظہر جمعہ کے نام سے پڑھ چکے ہیں وہ نفل کی جماعت ہوئی ظہر کی جماعت میں تکبیر یعنی اقامت کی جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس دن کی نماز محض صورۃ کسی کی وجہ سے نادرست ہوگی اگر ارکان نماز صحیح طریقے پر ادا کر کے نماز پڑھتے ہیں تو نماز ادا ہو جاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

صلوۃ یعنی تحریمہ سے سلام تک کے درمیان کے کرنے پر کوئی نماز ادا نہیں ہوتی اور دانستہ کرنے والے کے لئے ثواب ہے صلوۃ ارکان نماز ہے ان کے چھوڑنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم (۴) ان پر تعزیر کی سزا بھی واجب نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) علی حضرت سے یہ بھی نہیں فرمایا ہوگا کہ دیہات والے جمعہ کی نماز کے بعد ظہر نہ پڑھیں بلکہ یہ فرمایا ہوگا کہ جمعہ کے نام سے جو ظہر پڑھتے ہیں ان کو پڑھ کر ظہر کے چار فرض بھی جماعت سے پڑھیں اب اگر یہ ادا کرنے سے کچھ نماری نہیں رہتے تو اس وجہ سے اس کے خلاف حکم نہ ہوگا بلکہ جو لوگ بھی نہیں جمعہ کے بعد ظہر کی چار رکعتیں فرض باجماعت پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جو لوگ اس وجہ سے مسجد میں نہیں آتے وہ اشد گنہگار ہیں ان پر توبہ و استغفار فرض اور ترک جماعت سے باز رہنا لازم اور اگر پھر گئے تو بہ و استغفار کریں مسجد میں جماعت کے لئے حاضر ہوں تو ان سے قطع تعلق کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ راجی احمد سیوانی چھپروی غفرلہ قوی — واللہ تعالیٰ اعلم

صحیح و مصدق مسلک محمد سوداگران بریلی شریف — قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

۱۲ شوال ۱۳۸۲ھ — صحیح و مصدق مسلک محمد سوداگران بریلی شریف

چہارم شد حضور مفتی اعظم سلمہ دامت برکاتہم القدسیہ سلام و مقدمہ ہوئی

حضور مفتی اعظم سلمہ دامت نے جوابات زیر سے شروع فرمائے تین سوال ہوگا

(۱) میں جس بستی میں رہتا ہوں وہ چار سو گھروں پر مشتمل ہے وہاں سے شہر چار میل دور ہے ہمارے گاؤں کو شامل کر کے جمعہ پڑھنے میں کافی دشواری ہوتی ہے اس لئے میری بستی کے تمام مسلمان نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ عید کا دن ہے عید کی نماز پڑھ لیا کریں تو کیا ہمارا یہ فیصلہ درست ہے یا نہیں ہمیں بھی یہ بتلائیں کہ ہم اسی میں مقام کی عید پڑھ لیا کریں یا چاہتے ہوں اور عیدگاہ بھی۔

(۲) میں ایک عالم کے پاس گیا سلام کر مصافحہ کیا جدا ہوتے وقت تک ہاتھوں میں گفت شنید ہوتی رہی واپس آتے وقت میں نے پھر مصافحہ کیا اور سلام کیا مصافحہ سے پہلے جدا ہوتے وقت مصافحہ نہیں کیا تو عالم صاحب سے جو یہ بات کہی درست ہے یا نہیں؟

(۳) ایک مسلمان نے ایک سو روپے کی محنت مزدوری کی دوسرے مسلمان سے ایک سو روپے کی مزدوری کے بعد میں نے ایک ایک سو روپیہ دونوں کو دیا دونوں نے یہ کہا کہ ہم روپے صدقہ نہیں لیتے ہیں کہ ہم دونوں اپنی اپنی ایک ایک بسہ زمین بیچتے ہیں آپ ان کی پیداوار رکھ سکتے ہیں جس سے ہم دونوں کے پاس روپیہ ہوگا تب اپنی زمین چھڑا لیں گے تو ایسی حالت میں کھیت کی پیداوار کھانا درست ہے یا نہیں؟ ۔۔۔ شروع فرمائیں تینوں سوالات کے جوابات دیں۔ عین کرم ہوگا۔

فقط والسلام حافظ غلام رسول

الجواب (۱) گاؤں میں جمعہ و عیدین ہو رہے ہوں تو پڑھنا گناہ ہے وہاں جہاں پہلے سے پڑھتے آئے ہوں وہاں بلند نہ کیا جائے اور پانچ قائم کیا جائے مذکورہ صورت مسئولہ میں عیدگاہ بنانا اور عیدین کی نماز قائم کرنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) علامہ طحطاوی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ محل المصافحة قبل الافتراق مصافحہ کا محل وہ ملاقات ہے سنت یہی ہے ویسے بوقت رخصت بھی جائز ہے خلاق الحدیث اور مسلمان میں فرق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] ہے کہ شرعی مرجوعہ سے نذرانہ لینا ہے مرتبین فقہائے کرام اتفاق فرماتے
[illegible] قرض دیکر نفع اٹھانا سود ہے۔ بعد اسطلاں سے ایسا عقد ناجائز ہے اور اس زمین کی
[illegible] سے یہ مسئلہ ہے یہ عقد جائز ہے کہ اس سے متعاقد فاسدہ کرکے نفع اٹھانا جائز ہے درمختار میں ہے
ولو یعقد فاسد واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

[illegible] محمد [illegible]

۱۱ رشوال المکرم ۱۳۹۱ھ

یاد رہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عالم مفتی قاری عرصہ پچیس سال سے تبلیغ و تدریس کا کام
کرتے ہیں اور یہاں جامعہ سے پہلے سے ان کی طرف سے آنے والی جامعہ ان سے شروع جاری ہے
کیا ان کا عقد میں ہونے کی وجہ سے جائز ہے یا نہیں؟

(۲) عرصہ سے عقد ہوا ہے مفتی صاحب کی عدم موجودگی میں صحیح ہے یا نہیں؟

(۳) اگر ان کی تنخواہ عام لوگوں کی حیثیت سے ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ تینوں سوالات کا جواب بالتفصیل مع حوالہ کتب عنایت فرمائیں
مجھے امید قوی ہے کہ آپ بہت جلد اس مسئلہ کا جواب دیں گے۔ احقر العباد حسین اسلام پور

الجواب صورت مسئولہ میں ان کی جامعہ جاری ہونے سے پہلے کا عقد جائز ہے مگر ولی نہیں
مروجہ تنخواہ ہی ہے جب کہ عالم ہیں ہی ولی صحیح العقیدہ صحیح قرآن مجید کا صحیح پڑھنے والا ہو اس کے
مسائل طہارت کا علم رکھتا ہو اور سنی ہو اصل سے اور صورت مسئولہ میں چونکہ امام صاحب عالم ہیں ومفتی
ومستقل امام ہیں تو ظاہر ہے ہونے سے ان کے پیچھے نماز میں کراہت نہیں ہے۔ ہندیہ میں ہے لاولی للامامۃ
علیہم بحکم لصلہ وھکذا فی المضمرات وھوالظاھر اسی میں ہے یکرہ امامۃ
الاعرابی ولاعمی ولعبد الاالیہ فکلہ ملخصا غنیہ میں ہے غیر عالم ولی واللہ
تعالیٰ اعلم

(۲) حضرت عتبان بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور پرنور سید عالم ﷺ کی اجازت سے اپنی قوم کی امامت فرماتے تھے فی الصحیحین واللفظ لمسلم عن ابی شہاب عن محمود بن الربیع الانصاری حدثہ ان عتبان بن مالک وھو من اصحاب النبی ﷺ ممن شہد بدرا من الانصار انہ الی رسول اللہ ﷺ فقال یا رسول اللہ انی قد انکرت بصری وانا اصلی لقومی (الحدیث) وحضرت مکتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ سے عرض کرتے ہوئے ارشاد طبیب پر بیت خطا ہائی۔ باقی ماہ ہوؤں کی امامت [illegible] فرماتے ہیں کہ یہ امامت ان کی بھی ہے کہ وہ حاضرین میں سب سے افضل تھے۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے عن انس ان النبی ﷺ استخلف ابن ام مکتوم یصلی بالناس وھو اعمی بخاری میں ہے قد کان ابن ام مکتوم یؤم الناس وھو اعمی بخاری میں ہے قد کان امامۃ الاعمی فی البخاری وغیرہ من لا یکون افضل القوم فکان فضلہم اولی واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ابن ماجہ وغیرہ کی حدیث میں ہے من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی خوشبو اور حدیث میں ہے من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی خوشبو

[illegible]

[illegible]

۲۴ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں کہ (۱) جو مسجد نماز پنجگانہ باجماعت صحیح وقت پر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں اپڑھنا کیسا ہے شرع اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(۲) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسجد کے اندر عشاء کے وقت فجر کی نماز کے وقت تک کوئی شخص اس مسجد کے چراغ سے قرآن شریف پڑھے تو کیسا ہے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) قرآن شریف مسجد میں علیحدہ علیحدہ پاروں میں بٹی ہوئی رکھی ہیں اس جلد و تیسرا کتاب کی طرح ہاتھ میں تھام کر پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور پورا قرآن شریف مجلد ہاتھ میں لیکر پڑھ سکتا ہے یا نہیں شرع مطہر سے مطلع فرمایا جائے۔

سائل ظہیر الدین لطفان پاسنگ چنی حیدرآباد

الجواب: پڑھ سکتے ہیں جب کہ کسی ناپاکی کی جگہ میں حصل واقع نہ ہو اور اگر اس وقت کوئی ناپاکی پڑھ رہا ہو تو کسی اور سے نہ پڑھیں کہ کسی ناپاکی میں حصل واقع ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) حائضہ نہ پڑھ سکتے ہے قرآن حائضہ اور جنبیہ میں سے تباہی رات تک درس و تدریس کے لئے حکم موجود ہے ان ارا

لابساس بان یسرج کتب بسراج المسجد ان کان سراج المسجد موضوعا فی المسجد للصلوۃ قیل لابس بہ وان کان موضوعا فی المسجد لالصلوۃ بل فرع الفقہ من صلی بمسجد فحضہ الی بیتہ لیتم وسی السراج فی المسجد قد لابس بان یسرج بہ فی تلک اللیلۃ وفی غیرہ علی الثلث لایکون لہ حق المدرس واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) قرآن شریف پارہ وار مسجد میں پڑھ سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

صحیح الجواب

قاضی عبد الرحیم المفتی عفرلہ

۲۲ شعبان المعظم ۹۲ھ

ابو الباقر منظر اسد مخدوم سوداگران بریلی شریف

بیان فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید حافظ قرآن ہے رمضان شریف میں زید نے ایک مسجد میں قرآن پاک سنایا تھا ایک پارہ ایسا اتفاق ہوا کہ زید و مشاہدگا اور بیٹا کہ ایک آیت ۱۹ پارہ میں اور ایک آیت ۲۰ پارہ میں ایک آیت ۲۱ پارہ میں روگی، کوشش کی مگر یاد نہ آیا۔ مجبور زید نے ان تینوں آیتوں کو چھوڑ دیا کل ہو کر کے زید نے ۲۲، ۲۳، ۲۴ پارہ سنا تھا زید نے پہلی چھوٹی ہوئی آیت یعنی ۱۹ پارہ کی پڑھی پھر بائیسواں پارہ شروع کیا اخیر میں سجدہ سہو بھی نہیں کیا یا تراویح صحیح ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا

اسی طرح فرض نماز میں بھی ایک آیت پہلے پارہ کی دو ایک آیت دوسرے پارہ کی اور ایک آیت تیسرے پارہ کی پڑھی

کیا نماز صحیح ہوئی یا نہیں؟ بینوا توجروا۔ المستفتی محمد نظام الدین نوری قادری مظفر پور

الجواب نماز صحیح ہوئی اعادہ کی ضرورت نہیں تھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) یہ دونوں حضرات کسی مجبوری سے نہ ہوں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی عفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام محمد آباد بریلی شریف

۱۳ شوال ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

(۱) جو لوگ عید پڑھنے والوں کے پیچھے نماز جائز کہتے ہیں ان کا حکم کیا ہے

(۲) کافر کا مال مسلمان کی چوری کرے تو اللہ تعالیٰ سے [illegible] کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

(۳) یہ حدیث کیا ہے یا نہیں ہے اگر صحیح حدیث [illegible] فی الصلوٰۃ

(۴) حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ جو رکعت امام کے پیچھے ملے وہ اس کی پہلی رکعت ہے یا نہیں؟ [illegible] فرمائیں۔

بینوا توجروا۔ المستفتی محمد نظام الدین نوری قادری مظفر پور

الجواب (۱) جو لوگ بے مجبوری ایسا کرتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ضرور ملے گا واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) یہ حدیث نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جو رکعت امام کے پیچھے ملے وہ اس کی پہلی رکعت ہے جب کہ نص فی تعیینہ ولم اسمعنا

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام محمد آباد بریلی شریف

۲۲ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

محترم مقام جناب مفتی صاحب قبلہ صدسالہ فتاویٰ رضویہ شریف السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مندرجہ ذیل سوالات کا صحیح حل مدلل جوابات سے مفصل اور مدلل اسلامی شریعت کی روشنی میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

(۱) عام مشاہدہ ہے اللہ حال عام طور پر بات بات میں قسم کھاتے ہیں۔ اور اکثر اپنی کہی ہوئی بات سے یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ میں نے نہیں کہی اکثر اپنی بات کو سچی ثابت کرنے کے لئے جھوٹ حلف اٹھاتے ہیں اور لوگوں کو ان کے اس غلط عمل کا یقین ہو گیا ہے۔ (۲) کسی شخص میں شہرت ہو گئی ہے اس کے علاوہ یہ شخص گورنمنٹی ماسٹر ہے۔ اور بچوں کو پیسے لیکر پاس کرتا رہا ہے اور اپنے ساتھی ماسٹروں کو پیسے دلوا کر بھی بچوں کو پاس کراتا رہا ہے جو قانون کی نگاہ میں رشوت ہے اس شخص نے اس سے چند معمر لوگوں کی موجودگی میں اقبال جرم بھی کیا ہے کہ میں نے روپیہ لیا ہے لیکن میں نے وہ روپیہ دوسرے ماسٹروں کو دیکر اپنے پاس ایسا ہے اس روپیہ میں سے کچھ نہیں رکھا ہے لیکن اب کچھ اس واقعہ سے بھی انکار ہے اس تصدیق کے بعد بھی یہ اس طرح رشوت ہے۔ (۳) عام طور پر جھوٹا حلف اٹھانے والا قاضی یا مستقل عیدین یا جامع مسجد کی امامت کا مقدس عہدہ رکھ سکتا ہے؟

الجواب اللھم ھدایۃ الحق والصواب۔ (۱) اس میں شک نہیں کہ جھوٹ بولنے والا جھوٹی قسم کھانے والا جھوٹا حلف اٹھانے والا رشوت لینے والا فاسق ہے اور فسق کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے منیۃ المصلی میں ہے لہ فذھب فاسق یؤمھم فصلاۃ علی ان تقدیمہ کراھۃ تحریم۔ درمختار میں ہے کل صلوۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا یعنی جو نماز کراہت تحریمہ کے ساتھ ادا کی گئی ہے واجب ہے کہ اس کا اعادہ کیا جائے علامہ شامی فرماتے ہیں کہ اس کے پیچھے نماز پڑھے۔ جمعہ والی مسجد میں چلا جائے اور ان لوگوں کے لئے ایک جمعہ مسجدوں میں جائز نہیں ہوتا۔ وہ ضرورت جمعہ میں اس کی اقتداء کر سکتے ہیں اسی طرح اسے امامت سے علیحدہ کر سکیں امام علامہ محقق علی الاطلاق صاحب فتح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کہ قول مفتی بہ یہ ہے کہ اگر جمعہ بھی چند مسجدوں میں ہو جاتا ہے تو نماز جمعہ میں بھی اس کی اقتداء مکروہ ہے کہ دوسری مسجد میں چلا جائے بہتر ہے۔ اور یہی حکم عیدین کا بھی ہے کہ جہاں فاسق کے علاوہ صالح امام ہے پیچھے نماز جمعہ و عیدین دوسری جگہ مل سکتے ہیں وہاں اس کی اقتداء مکروہ ہے ورنہ ضرورت جمعہ و عیدین میں اس کی

فقہاء کرسکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ رشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ قصبہ باندہ میں کل مسلمان آبادی تقریباً پانچ ہزار ہے جس میں عید کی نماز پڑھنے والوں کی تعداد ڈھائی ہزار قریب ہے پاس کے دیہات سے آنے والوں کو ملا کر بھی کسی صورت میں تین ہزار سے زائد نہیں ہے۔ مگر ان میں سے قریب ایک ہزار دیڑھ سو مسلمان مرد ماری بلا کسی عذر شرعی کے محض مولانا حبیب اللہ کے پیچھے صرف اسی عداوتی بھوک کی بناء پر مسلمانوں میں دو فرقے کرائے اور ان دونوں فرقوں میں آپس میں اس قدر دشمنی ہوجانے پر کسی وقت آپس میں جوتم جوتا ہوسکتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان سے کریہت کرنے لگیں اور پولیس و حکومت کے مجبور کرنے کے باوجود ۲۳ ۱۳۹۲ھ ۱۹۷۲ء ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء کو عیدین کی نمازیں الگ الگ پیچھے نہ پڑھ کر الگ پڑھتے رہے ہوں تو کیا مولانا حبیب اللہ مذکور کا اس کریہت میرے ساتھ عیدین کی پیش امامت کی ضد کا یہ جاتے ہوئے بھی کہ ایک ڈیڑھ ہزار مسلمان اس کے پیچھے نماز نہیں پڑھیں گے یہاں تک درست ہے؟ اور کیا ہر دو چار سو مسلمانوں کے دلوں میں مولانا حبیب اللہ کے خلاف اسی طرح کی کریہت قائم رہے یہ تو مولانا حبیب اللہ کی پیش امامت میں نماز پڑھنے میں تو کیا اس کریہت کے ہوتے ہوئے ان لوگوں کی نماز ہوجائے گی؟

الجواب نماز عید مثل نماز جمعہ کے نماز پنجگانہ کی طرح نہیں جس میں ہر شخص صالح امامت بن سکتا ہے۔ عید اور جمعہ کے لئے شرط ہے کہ امام خود سلطان اسلام ہو یا اس کا نائب یا اس کا مامور اور یہ نہ ہوں تو امامت عامہ اس شہر کے اعلم علمائے دین کو ہے اور جہاں یہ بھی نہ ہو وہاں مجبوری عام مسلمان جیسے مقرر کریں جیسی صورتوں کے جو شخص نہ خود یا امام ہے نہ ایسے امام کا نائب و مامور مقرر کردہ اس کی امامت ان نمازوں میں اصلاً صحیح نہیں۔ اگر امامت کرے گا نماز باطل ہوگی اور جمعہ کا فرض سر پر رہے گا۔ ان شہروں میں سلطان اسلام موجود نہیں اور تمام ملک نائب عام پر متفق و مشاق ہے۔ اعلم علمائے بلد یعنی اس شہر کے سنی عالموں میں سب سے زیادہ دقیقہ سنجی سے مثل مسلمانوں کے دینی کاموں کا نام

عام ہے، اور مجلس قرآن عظیم ان پر اس کی طرف رجوع اور اسکے ارشاد پر عمل فرض ہے جمعہ وعیدین دونوں کی امامت وہ خود کرے یا جسے مناسب جانے مقرر کرے اس کے خلاف پر عوام اگر بطور خود کسی کو امام بنائیں تو صحیح نہ ہوگا۔ کہ عوام کا تقرر بالجبری اس حالت میں رد ہو گیا ہاں اگر وہاں امام عام موجود نہ ہو تو عوام کا تقرر درست ہے کہ جسے عام مسلمان امام جمعہ وعیدین مقرر کریں وہ امام جمعہ وعیدین ہے اور جو امام جمعہ وعیدین مقرر ہو چکا ہے اس کے پیچھے یہ نمازیں پڑھی جائیں اگر اس مقرر امام کے علاوہ کسی اور کے پیچھے ادا کریں تو نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام اوجھ سوداگران بریلی شریف

۲۶ رشوال المکرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عیدگاہ کا انتظام بھی انجمن اسلامیہ کے دستور کے مطابق مقامات مقدسہ کی نگرانی انتظام محسن کی ذمہ داری ہے اور انجمن کی نوٹ بک میں یہ تحریر درج ہے کہ عید کی نماز کے لئے دو پیش امام مقرر کیا جائے بڑی بحث کے بعد یہ طے پایا کہ چونکہ بھی امامت کے لئے برسوں آنے والی عید کی نماز وہی صاحب جو پڑھاتے چلے آرہے ہیں پڑھائیں گے اور اس کے بعد دوسرے پیش امام کی تقرری کے لئے اعلام کیا جائے گا۔ ماسٹر حبیب اللہ خود بھی اس میٹنگ میں بحیثیت ممبر شامل تھے اور ان کے دستخط ہیں لیکن موصوف اب انکار کرتے ہیں اور ماسٹر حبیب اللہ کہتے ہیں کہ انجمن صرف تعلیمی ادارہ ہے مذہبی معاملات سے اس کا واسطہ تعلق نہیں ہے کیا ایسی حالت میں عیدین کی پیش امامت کا انتظام کرنے کا حق انجمن ہی کو حاصل ہے اور ماسٹر حبیب اللہ پیش امام بنے ہیں صدر میں دے سکیا انجمن ان کو عیدگاہ میں نماز پڑھانے سے روک سکتی ہے؟

الجواب امامت جمعہ وعیدین کا حق امراء کے بعد کو ہے اور جہاں وہ نہ ہوں وہاں عوام جسے چاہیں امام جمعہ وعیدین مقرر کریں وہ امام جمعہ وعیدین ہے تو یہ تقرر عوام مسلمین کا ہے کسی خاص انجمن یا کمیٹی کا نہیں ہے درمختار میں ہے بشرط صحت جمیع سبعۃ اشیاء اولہا المصر وفناؤہ وثانیہا السلطان وما مورہ پھر حدیقہ ندیہ طریقہ محمدیہ میں ہے۔ حتی الزمان من سلطان ذی کفایۃ والامور موکلۃ الی العلماء

یلزم الامۃ الرجوع الیھم ویصیر ولاۃ قاہ عند جمعھم علی واحد منھم
فطر یا تباع علمائہ فان کثروا فلمتبع اعلمھم قال سنہ قع علیہ اور کوئی
عذر کی بناء پر معذور کر سکتے ہیں بلا عذر شرعی معروف نہیں رہ سکتا واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ قاضی عبدالرحیم بستوی عفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۶ شوال المکرم ۱۳۹۲ھ

مکرم ملائے المسلمین السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ماہ رمضان المبارک میں گھڑی کے ذریعہ لوگوں کو جگانے کے لئے مسجد میں ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر گھنٹی بجائی جاتی ہے کیونکہ ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر صبح صادق کا وقت بتایا جاتا ہے سحری کے اختتام پر گھنٹی بجائی جاتی ہے جس کی آواز ۲ بجکر ۱۵ منٹ تک پہنچتی ہے ایک شخص سحری کے اختتام کے وقت گھنٹی بجانے کے لئے برابر متعین رہتا ہے کبھی کبھی وہ سحری کے وقت میں حاضر نہیں ہوتا گھڑی میں کار گھنٹی بجائی جاتی ہے اور اس وقت سے پہلے گھڑی کا الارم بجتا ہے پھر خادم مسجد کو بھی تک معلوم نہیں ہوتا تھا مگر ایک سرمائی خادم مسجد نے گھڑی کو چھپا کر رکھنا چاہا کہ اس کے بجنے سے لوگ جاگ جائیں گے تو گھڑی کو توڑ دوں گا خادم نے گھڑی میز پر رکھدی دیدے دیئے کی وجہ سے گھنٹی بجی اور گھڑی گر پڑی ساری گھڑی ریزہ ریزہ ہو گئی اٹھا کر دیکھا تو اس کا شیشہ ٹوٹ چکا تھا گھڑی مسجد کی تھی خادم سے کہا کہ آپ کو غصہ آیا تھا مسجد کی گھڑی نہیں توڑنا چاہئے تھی آپ نے اپنے علم کا تقاضہ کیا تو پھر گھڑی توڑ دینی چاہئے تھی یہ بھی بجانے والے کی غلطی ہے اس لئے اب سے پھر مسجد کی گھڑی توڑنا جہاں تک مناسب تھا جاں سے آپ نے اپنے علم کا تقاضہ پورا کر لیا ہے اس میں سے گھڑی کی مرمت کرا دیجئے خادم نے یہ بھی کہا کہ شاید آپ اپنے علم سے مرعوب کرنا چاہتے ہیں یہ چھوٹے چھوٹے بچے مرعوب ہو جائیں مجھ پر آپ کے علم کا کوئی اثر نہیں ہوگا اس کے بعد دیدے خادم سے کلام کرنا سلام کرنا جو ہے وہ بند کر دیا لوگوں نے خادم سے کہا کہ تم دیدے کیوں دیتے ہو جب کہ وہ نہیں بولتا ہے خادم نے کہا میں مسلمان سے عصہ

کہیں جا سکتا شریعت میں تین دن سے زیادہ عرصہ ناراضگی کا حکم ہیں ہے مگر میں ان تین دن میں صرف سلام و کلام کروں گا پاس جانا بھی نہیں گا زید پر برتاؤ کے ذمہ دار ہے۔ حامد تین دن تک اسی طرح پاس جا کر پیش آتا رہا چوتھے روز بھی اسی طرح پیش آیا مگر زید کا رویہ نہیں بدلا تو حامد نے زید کے پاس جانا بند کر دیا اور کلام بھی بند کر دیا مگر سلام ابھی کرتا ہے جس کا جواب نہیں ملتا اور حامد ابھی تک زید کی تعظیم میں کوئی کمی نہیں کرتا ہے لیکن زید کے رویہ میں اب بھی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے گھر کی نا شیشہ بھی تک ہوا سوائے علمائے اہلسنت سے التماس ہے کہ زید اور حامد پر جو حکم شرع عائد ہوتا ہو اس سے مطلع فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ فقط والسلام مستفتی صابر حسین محمد سیف سرائے سنبھل ضلع مراد آباد یوپی

الجواب اس صورت میں زید مطلق پر سے حامد نے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اس نے اب تک جو جواب نہیں دیا وہ گناہ کا مرتکب ہوا اس سے توبہ کرے اور حامد سے معافی مانگے اور آئندہ ایسا نہ کرے ورنہ گناہ کا مرتکب ہوتا رہے گا حامد نے جو زید سے ترک کلام کیا ہے تو یہ اس کے لئے جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

صدق بھی عبد المنان نوری

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ رشوال المکرم ۱۳۹۴ھ

سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ ایک مسلمان علم (دین) کو سیکھ کر دوسرے مسلمان بھائی کو سکھائے۔

(ابن ماجہ)

کتاب الامامۃ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک عالم دین قاضی یا امام عید الفطر کی نماز ایک روز پہلے قصبہ میں پڑھ لیتے ہیں اور دوسرے روز دوسرے قصبہ میں پڑھائے، صوم وصلوٰۃ کا پابند نہ ہو ایسے امام کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں، ایسے امام کے لئے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے

(۲) صاحب نصاب قاضی یا امام کو صدقہ فطر دینا جائز ہے یا نہیں اور وہ صدقہ فطر لے سکتا ہے یا نہیں نیز دینے والے کا صدقہ فطر و چرم قربانی ادا ہوئی یا نہیں۔ بینوا توجروا از روئے شریعت مطہرہ

محمد محب صاحب محلہ بھکریں ضلع ناگور راجستھان مورخہ ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

الجواب جو ایک جگہ عید کی نماز ایک مرتبہ پڑھ چکا وہ اس دن دوسری جگہ عید کی نماز نہیں پڑھ سکتا اس کے بعد دوسرے دن۔ دوسرے دن نماز پڑھائی تو مقتدیوں کی نماز نہ ہوئی۔ ہاں اگر پہلے دن عید کی نماز صحیح نہ ہوئی ہو مثلاً رویت ہلال کا ثبوت نہ ہو سکا تو بعد تحقیق پہلے دن نماز پڑھائی ہو پھر تحقیق کے بعد دوسرے دن پڑھائی تو دوسرے دن جنھوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی ان کی ہوگئی۔ اور جنھوں نے پہلے دن پڑھی ان کی نہ ہوئی۔ اور جو صوم وصلوٰۃ کا پابند نہ ہو اس کو امام بنانا گناہ ہے۔ اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا لوٹانا واجب ہے۔ یہ تین عیدین کی نمازوں کا حال ہے نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صاحب نصاب کو صدقہ فطر دینا ناجائز اور گناہ۔ اور صاحب نصاب صدقہ فطر لیے تو گنہگار ہے۔ دینے والے کا صدقہ فطر ادا ہوا۔ چرم قربانی بھی صاحب نصاب کو دے سکتے ہیں۔ اور اس کی قیمت بھی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین مظفر

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

مسئولہ محمد منظور الحسن و محمد حسن المظفر بدست مولانا محمد طاہر صاحب معلم مدرسہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) زید شخص شادی شدہ ہے۔ زید کی سالی نابالغہ کمسن مسماۃ ہندہ زید کے گھر اپنی بہن کے ساتھ مہمانی میں کچھ مہینہ سے آئی ہوئی تھی۔ اور زید اپنی بیوی کے ساتھ جس مکان میں رہتا تھا اسی مکان میں ہندہ بھی رہا کرتی تھی۔ ایک رات کا واقعہ ہے کہ ہندہ تندرست صحیح وسالم معمول کے مطابق سو رہی تھی صبح اٹھتے ہی یہ پتا چلا کہ ہندہ کی اندام نہانی سے بے تحاشہ خون جاری ہے بلکہ ہندہ پر ایک طرح کی غشی بھی طاری تھی جسکی کافی دیر ہوگئی بالآخر بعد علاج کے چند دنوں میں صحت یاب ہوگئی۔ اسی دن یہ بات پھیل گئی کہ زید نے ہندہ سے زنا بالجبر کیا ہے۔ پڑوس کے مرد وعورت بھی لوگوں میں چوں وچرا ہونے لگی رفتہ رفتہ یہ خبر دور دور تک پہونچ گئی جسکی وجہ سے تقریباً ۲۰ یا ۲۲ دن گزرنے پر زید پر پنچایت بیٹھی، زید اپنے کمال بے حیائی وبے غیرتی سے جس لوگوں سے یہ بات ثبوت کو پہونچ گئی تھی پنچایت میں حاضر ہوا اور واقعہ کا ثبوت نہ ہونا یا کسی حالت میں زید مجرم ہے یا نہیں؟

(۲) مذکورہ واقعہ کا وقوع کہ پڑوس کے چند لوگ جن کا واقعہ سے کوئی تعلق نہ تھا وہ خاموش رہ گئے۔ اور کچھ لوگوں کے ذہن نشین اب تک ہے اور زید سے کسی بنا پر منحرف ہیں زید امام مسجد ہے۔ اب تک امامت کرتا ہے۔ زید کا امامت کرنا درست ہے یا اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے جائز ہے یا ناجائز؟

(۳) زید کے بنائے پنچایت مذکورہ واقعہ میں ایک جماعت نے ایک پمفلیٹ شائع کیا جس میں اپنے مخالفین کو باطل پرست کہکر مخاطب کیا اور بے جرم سے برأت کی اور رد کی۔ زید کا یہ باطل پرست کہکر مخاطب کرنا زید مخالفین کے حق میں شریعت کا کیا حکم ہے۔

(۴) زید کو جامع مسجد میں اس اندیشہ سے کہ خواہ وہ خود امامت کرے یا کسی دوسرے سے امامت کرائے لوگ اب تک جمعہ کی نماز دوسری تیسری مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ نیز اگر زید امامت سے باز آوے تو دوسری جماعت علیحدہ قائم کرسکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب زنا کا ثبوت تین طرح سے ہوگا۔ یا چار مرد عادل ثقہ قابل قبول شرع کی شرعی شہادتوں سے۔ صورت مسئولہ میں جب زنا کا ثبوت شرعی نہیں ہے تو زید کی امامت درست ہے۔ قصداً زید کی جماعت کو ترک کرنا اور دوسری جماعت قائم کرنا

جائز ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام مخدوم سوداگران بریلی شریف

یکم محرم ۱۳۸۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مسجد کا امام ہے اس کو تقریباً تیس روپیہ قلیل ملازمت سے سبکدوش ہونے کی اطلاع کردی گئی ہے۔ کیا اس وجہ سے وہ تنخواہ پنشن کی حق ہے۔ بینوا توجروا

الجواب ملازمت سے جدا ہونے کے بعد تنخواہ کا حق نہیں پہنچتا۔ ملازمت کے ایام کی تنخواہ کا حق پہنچتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام مخدوم سوداگران بریلی شریف

۲۰ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئول: بقیق احمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید تحصیل میں کام کرتا ہے کام اس طرح کرتا ہے کہ ایک قانون گو صاحب کے جتنے سرکاری کام ہیں وہ سب زید کرتا ہے قانون گو صاحب اس کے عوض میں تنخواہ دار ہونے کے باوجود بھی رشوت پیتے ہیں اس میں کبھی ایک پیسہ کبھی چھ روپیہ کبھی اس سے کم دیتے ہیں۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض مہینوں روپیہ نہیں دیتے اور زید کام بخوبی انجام دیتا ہے اب دریافت طلب یہ ہے کہ

(۱) زید کے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے یا نہیں۔

(۲) زید پر توبہ کا کفارہ عائد ہوتا ہے یا نہیں۔

(۳) زید اس نوکری کو کر سکتا ہے یا نہیں۔

الجواب اگر زید محنت کا کام کرتا ہے اور قانون گو صاحب اس کے کام سے خوش ہو کر کچھ اس کو دیتے ہیں مگر اجرت نہیں

بلکہ احسان کا بدلہ احسان ہی ہے دونوں گواہوں کے درمیان یہ طے نہیں ہوا ہے کہ کام کرنے کا عوض کچھ دینا ہے تو یہ صورت جائز ہوگی نہیں اب رہی یہ بات کہ قاضی گواہ صاحب رشوت کا ایک بڑا حصہ زید کو دیتے ہیں یہ کیسے اور کس طرح معلوم ہو گرفی الوقت قاضی گواہ صاحب عمر سے کوئی نذرانہ یا روپیہ زید کو دیتے ہیں اور زید اس کو یہ جانتے ہوئے لے لیتا ہے کہ یہ رقم رشوت کی ہے تو اس صورت میں زید پر جرم ثابت ہو جائے پر اس کے پیچھے مار پڑنے کی ممانعت ہوگی اور اگر دونوں کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ رشوت کا ایک بڑا حصہ زید کو دیا جائے گا تو اس صورت میں بھی الزام ثابت ہونے پر اس کے پیچھے مار پڑنے کی ممانعت ہوگی۔ الزام ثابت ہونے کی صورت میں اگر زید توبہ کرے تو الزام سے بری ہو جائے گا اور اس کے پیچھے مار پڑنے کی ممانعت نہیں رہے گی۔ زید اگر کوئی نذرانہ چاہتا ہے تو اپنی تنخواہ وصول نہ کرے اور کام کرے اور رشوت کا مال نہ لے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین مظفر

دار الافتاء منظر اسلام سنی سوداگران بریلی شریف

۱۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئولہ نور حق

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید بعد نماز جمعہ عمرو کے پاس آیا اور ساڑھے پانچ بجے تک عمرو کے پاس بیٹھا رہا جاتے وقت زید نے عمرو سے کہا کہ آپ مجھے دستار دیدیں مگر عمرو نے زید کو دستار دینے سے انکار کیا مگر زید نے وعدہ کیا کہ بعد عشاء میں آپ کو دستار ضرور واپس دیدوں گا۔ پھر ساڑھے نو بجے رات کو عمرو کے پاس آیا اور ساڑھے دس بجے تک گانا سنتا رہا۔ گانا سننے میں زید اتنا محو ہو رہا تھا بعد زید نے عمرو سے کہا کہ گذشتہ رات سے میں تیس بجے سے تیس سو بار بدھ میں سمجھتا ہوں اور چلے آپ مجھے نکالیں لیکن اس درمیان زید نے عمرو سے کہا کہ آپ اپنی گھڑی مجھے دیجئے تاکہ میں عمرو نے اپنی گھڑی زید کو دیدی اور گھڑی دیکھ کر زید کہنے لگا کہ میں بھی ایسی ہی گھڑی خریدوں گا پھر اسی طرح اپنے دل میں زید نے عمرو کی گھڑی باندھی اور باندھ کر سو گیا اور سوتے وقت زید اپنی قمیص و پائجامہ تبدیل کر کے سو گیا اور شبخوں کرنے سے پیشتر آنکھ میں سو گیا تھوڑی دیر کے بعد زید اٹھا اور اندھیرے میں زید

سے عمرو کا پاجامہ پہن لیا۔ اور عمرو سے کہہ چل دیئے میں عمرو اپنی بیوی کی بیماری کی وجہ سے گھڑی نہ لے سکا بعد میں آیا کہ میں نے زید سے گھڑی نہیں لی ہے۔ تو عمرو رات ہی کو زید کے پاس پہنچا قریب رات کے ساڑھے گیارہ بجے زید کے کمرے میں پہونچا جب عمرو نے زید سے کہا کہ آپ گھڑی دیکر کیوں نہیں آئے تو زید نے صاف انکار کیا کہ میں گھڑی نہیں لیا ہوں عمرو نے کہا کہ آپ اپنا ہاتھ مجھے دیکھنے دیجئے عمرو نے زید کے ہاتھ میں گھڑی دیکھی اور دیکھنے کے بعد عمرو نے کہا کہ آپ مجھے گھڑی دیدیں لیکن زید نے عمرو سے کہا کہ اس وقت گھڑی طلب کروگے تو میں شور وغل مچاؤں گا کہ یہ چور ہے چور ہے عمرو نے دل میں سوچا کہ یہ بات ٹھیک ہے زید شور وغل مچادے تو عمرو کمرے میں واپس آگیا ہوئے کے بعد عمرو اپنے تین ساتھی کو لیکر زید کے یہاں گیا اور زید سے گھڑی مانگی تو زید نے کہا کہ میں گھڑی نہیں دوں گا کیوں کہ عمرو نے میرے ساتھ برا فعل کیا ہے۔ عمرو سے معلوم کیا گیا تو عمرو انکار کرتا ہے اور قسم کھانے پر تیار ہوگیا میں زید نے گھڑی دینے سے انکار کیا۔ اور زید نے یہ بھی کہا کہ اس فعل کا ثبوت میرے پاس ہے عمرو کے ساتھی نے سمجھا کہ گھڑی زید اپھر جو تم چاہو گے ہم لوگ مدد کریں گے لیکن زید نے کسی کی بات نہ مانی آخر عمرو کے ساتھی مدرسہ چل دیئے اور اس کے بعد عمرو بھی مدرسہ چل دیا اور عمرو کا ایک ساتھی زید کے کمرے میں بیٹھا رہا اس کے بعد وہ ساتھی بھی مدرسہ چل دیا تھوڑی دیر کے بعد زید مدرسہ میں آکر کہنے لگا کہ تمہیں تینوں میں سے گھڑی لے آئے ہو اس کے بعد قریب دو بجے عمرو نے کمرہ میں آکر پاجامہ کا چارہ دیا گیا لیکن اس میں کوئی شئی نہ ملی جب کمرے کے آدمی سے عمرو سے معلوم کیا کہ تم نے کیا کام بجائے یا نہیں تو عمرو نے جواب دیا کہ میں ہرگز ہرگز ایسا کام نہیں کیا ہوں۔ یہ تہمت صرف گھڑی کے واسطے مجھ پر لگایا ہے۔ بند کمرے کے آدمی بھی موجود تھے اور زید کو سمجھایا کہ تمہاری بات سب کی سب غلط ہے پھر عصر کے بعد اس کو جدا کرکے اس وقت اس سے پہلی باتیں بدل دیں اس پر صحیح جو جو آدمی موجود تھے دو شخص کہنے لگے تو جھوٹ بولتے ہو اور جھوٹے سو درہ لگاتی اور آدمیوں نے بھی اسے جھوٹ ثابت کیا۔ بعد اس کے متعلق علمائے دین کا کیا حکم ہے کیا عمرو ان باتوں کے باوجود امامت کے قابل رہا یا نہ رہا۔

الجواب زید نے عمرو پر الزام رکھا گھڑی لینے کا مگر اس دعوے پر شہادت شرعی نہیں ہے کہ عمرو پر اس کا ثبوت ہو ایسی صورت میں عمرو کی امامت بلاشبہ جائز و درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد فضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۹ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

مسئولہ: محمد حسین

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں زید ایک میلاد خواں کے پاس جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ چلئے آپ میلاد شریف پڑھ دیجئے اس پر میں نے اس سے کہا کہ ہمیں وقت مانگ سے پانچ روپیہ دلوانا ہوگا زید نے میلاد خوانوں سے کہا کہ میں پانچ روپے دوں گا بعد میلاد خوں صاحبوں میلاد پڑھے گئے میلاد شریف ختم ہونے کے بعد اس نے میلاد خوں کو دو روپے دئے اور کہا کہ یہی صاحب خانے دیئے ہے بعد اس پر میلاد خوں کو اس کی بات پر یقین نہ ہوا اس پر تحقیق کی گئی تو صاحب خانے کہا کہ ہمارے پانچ روپے دیئے ہیں اس پر میلاد خوانوں نے زید سے کہا کہ آپ کو صاحب خانے نے پانچ روپیہ دیئے ہیں اس پر بھی زید جھوٹ بولا اور پھر کہا کہ مجھے سات روپے دیئے ہیں تب میلاد خوانوں نے کہا کہ ہمارے پیسے دو تو اس پر زید نے کہا کہ وہ تو مجھے دیئے ہیں میلاد خوانوں کو نہیں دیئے اور زید نے پتہ دہ ہو گیا دو ہم کو مجبوراً وہاں سے واپس آنا پڑا (دوئے) زید مسجد میں امامت کرتا ہے اور یہ شخص عام طور پر بیانی کرتا ہے اور زید میلاد خوانوں کو اپنی معرفت پڑھوانے لے گیا تھا لہذا اس کا مفصل جواب عنایت فرمائیں۔

جواب جھوٹ اور خیانت کبیرہ گناہ ہے اور اس کا مرتکب فاسق معلن ہے ایسے آدمی کو امامت سے معزول کرنا واجب ہے اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ واجب ہے اس کو امام بنانا گناہ اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا گناہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ

مسئولہ: عبد العزیز

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کہتا ہے کہ جس شخص کو ایک سو تیس فرض نہیں معلوم ہے اس کی اذان اور

امامت درست نہیں ہے وہ مسلمان نہیں اسلام کے دائرے سے خارج ہے۔

(۲) زید کہتا ہے کہ جو شخص حروف کے مخارج ادا نہیں کرتا اور قاف کو کاف اور ح کو ح ادا کرے اس کی بھی امامت درست نہیں۔

(۳) زید کہتا ہے کہ جو شخص داڑھی ایک مشت سے کم رکھتا ہو وہ شخص متقی اور امامت کے لائق نہیں۔ مفصل جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب زید ہٹ دھرمی اور مطل سے توبہ کرے اور تجدید ایمان کرے اور بیوی رخصت کرے تجدید نکاح کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) زید کا یہ قول درست ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) داڑھی کتروانا ایک مشت سے کم کرانا حرام ہے اور فاسق معلن ہے۔ فاسق معلن دعوت میں بلایا جائے تو فاسق معلن کے پیچھے نماز پڑھی جائے۔ فاسق معلن کو امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین عفی عنہ

صحیح ہے بندہ محمد [illegible] عفی عنہ

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئولہ: شیر محمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے موضع میں چند لوگوں نے مل کر ایک پارٹی بنائی ہے جس میں ایک ایسے شخص کو امام رکھا ہے جس کی داڑھی شریعت کے خلاف ہے دوسرے اس نے اپنی زوجہ کا نکاح (دوسرے شخص کے ساتھ بغیر پہلے شوہر سے طلاق لئے ہوئے جس کے نکاح میں تھی) کر دیا ہے وہ اس دوسرے شوہر کے یہاں رہ رہی ہے ایسی صورت میں اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں بروئے شرع بیان فرمائیں۔

الجواب ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا منع ہے ایسے آدمی کو امام بنانا گناہ ہے امام کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء صدر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم ربیع الآخر ۱۳۶۱ھ

[illegible] مسئلہ میں کہ پچھلے [illegible] ایک عورت نے ایک مسجد میں عورتوں کی امامت [illegible] عید کی جماعت پڑھائی جس میں عورتوں نے اس دن پیسے بھی دیے۔ کیا اس عورت کا یہ عمل درست ہے۔ عورتوں کا باجماعت یہ عمل [illegible] پیچھے عید پڑھنا [illegible] شرعی وفقہی جواب سے نوازیں۔

نیازمند شبیر احمد قریشی

الجواب [illegible] عورتوں پر جمعہ و عیدین کی [illegible] نہیں ہے اور ان کو اس کے لیے عیدگاہ یا مسجد جانے کی [illegible] میں ہے ویکرہ حضورھن الجماعۃ ولو لجمعۃ وعید ووعظ مطلقا ولمحض علی المذھب المفتی بہ لفساد الزمان اور عورت کو مطلقاً امام ہونا مکروہ تحریمی ہے خواہ مرد یا عورت کی ہو ویکرہ تحریما جماعۃ النساء ولو فی التراویح فی غیر صلوٰۃ جنازۃ [illegible] امامت کرے تو ان عورت کی امامت نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبد الرحیم بستوی عفرلہ

[illegible] دار الافتاء صدر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۶۱ھ

یہ فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید بکر کو برا بھلا کہتا ہے یہاں تک کہتا ہے کہ بکر جیسے تو ویسی جورو سے پیدا ہوئے اور بری بری گالیاں بھی دیتا ہے حالانکہ بکر ایک دارے کا مدرس ہے اور وہ سنی بھی ہے اب [illegible] عمل اور گالی دینا کیسا ہے بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ جس کی بنا پر اس کو برا عمل نہیں کہا جا سکتا لیکن پھر بھی ایک عالم دین سے [illegible] یہ کلمے شان میں یہ کلمے استعمال کرنا [illegible] صحیح ہے یا نہیں؟ نہیں تو زید کے ویر کیا حکم ہے اور اس کی شہادت

قائل قبول ہے کہ بیس فقط واسطہ محمد عاصم پوری بہار

الجواب گمان دینا سخت گناہ ہے اور پیٹھ پیچھے کسی کو برا کہنا غیبت ہے جب کہ جس کی برائی کا ہوں کا فسق ظاہر ہو اس صورت میں زید پر لازم ہے کہ گمان نہ کرے اور غیر فاسق معلن کی برائی اس کے پیچھے کرنے سے احتراز کرے اور توبہ استغفار کرے اور گروہ فضل بکر اعلانیہ برا کام کرتا ہے۔ اور اس کو کسی پرواہ نہیں کہ لوگ اس سے کیا کہیں گے اس کی برائی کرنا غیبت ہے اگر زید کہہ کر فاسق معلن ہے تو شرعاً اس کی گواہی قبول نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کرے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ ریاض احمد سیوہانی غفرلہ القوی

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ یہ خط میں آپ کو دوسری شاہ شریف میاں کے عرس سے لکھ رہا ہوں آپ کے یہاں تعلیم حاصل کرنے ہوئے دو فضل جو بہاری ہیں ہمارے موضع رہتا رہا موضع سنا تیج کی مسجد میں پیش امام ہیں۔ کسی بھی عرس میں شرکت نہیں کرتے اور دوسری شریف میاں کے عرس کبھی یا دو بار پیش امام شرکت نہیں کرتے بعد جناب سے خط و رسول کا سلسلہ رہتے ہوئے درخواست ہے کہ آپ یہ دونوں بہاری پیش اماموں کے لئے آپ کا کیا فتویٰ ہے ان دونوں اماموں کے پیچھے نماز ادا کرے یا نہیں جواب کا منتظر رہوں گا۔

آپ کا خاکسار رفعت علی خاں گاندھی نقیب ستار تحصیل بیگوسرائے

الجواب صرف بزرگوں کے عرس شریف میں شریک نہ ہونا امامت نہیں کہ یہ کوئی ایسا فعل نہیں کہ جس سے امامت میں خرابی پیدا کرے ہو سکتا ہے کہ ان کو فرصت نہ ملتی ہو یا تو وہ بعد شرعی مانع ہو مثلاً عرس میں لوگ قوالی وغیرہ کراتے ہوں یا ناچ گانا وغیرہ ہوتا ہو یا طوائفوں کا اجتماع ہوتا ہو وغیرہ وغیرہ اگر ان وجوہ کی بنا پر وہ شرکت نہ کرتے ہوں تو ان پر کوئی اثر نہیں بلکہ جو لوگ قوالی وغیرہ سننے کے لئے شریک ہوتے ہوں اور پیسے وغیرہ دیتے ہوں ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ کہ وہ فاسق معلن ہیں اور فاسق معلن کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔ کذا فی الدر المختار

پڑھی تو ناواجب بلکہ ایسے کو ملامت کی گئی ہے جو قوی ان مع ہر میر نے علیہ میں ہے لو قدموا فی سقیا تھوں سنت عملی ان کراھۃ تحریمیہ کراھۃ التحریم درمختار میں ہے کل صلاۃ ادیت مع کراھۃ التحریم تجب اعادتھا بعد ان ماموں پر کفن کی بناء پر اعتراض نادرست ہے۔ اس سے حتر زلازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ ریاض احمد سبحانی غفرلہ القوی

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ ربیع ثانی ۱۳۹۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں جو شخص حافظ ہو اور سنت موکدہ میں اور بزرگوں کی قبر پر چادر چڑھانے سے اختلاف رکھتا ہو، لوگوں کو منع کرتا ہو ان کے پیچھے تراویح اور فرض نمازیں پڑھنا کیسا ہے؟

الجواب اگر واقعی بات ہے جب تو ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر واقعی نہیں ہے تو اس کو سمجھائیں اور بتائیں کہ یہ امور جائز و مستحسن ہیں ان سے منع نہ کریں ورنہ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین مظہر

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶ ذی قعدہ ۸۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مسجد میں امامت کی جگہ خالی ہوئی مسجد کے دستور العمل میں یہ درج ہے کہ امامت کے لئے جس دن اشتہار دے جو حافظ بھی ہو۔ ایک صاحب تشریف لائے اور اپنے آپ کو حافظ بتلایا۔ ٹرسٹیان نے ان کا تقرر بطور امامت منظور کر لیا۔ تقریباً پندرہ دن یوں گزرے کہ مصلیوں نے یہ شکایت پیش کر دی کہ امام حافظ نہیں۔ جس کی وجہ یہ بتائی گئی کہ رمضان کے مہینے میں مذکورہ امام نے تلاوت میں سورتوں کا غلط پڑھنا شروع کر دیا۔ ٹرسٹیان نے امام سے شکایت کے متعلق دریافت کیا تو امام نے دوبارہ اس بات کا اقرار کیا کہ وہ حافظ نہیں ہے۔ اسی طرح کچھ روز گزرے امام صاحب اپنے آپ کو حافظ بتلاتے رہے اور شکایتیں آتی رہیں۔ اور رمضان المبارک سے ہفتہ قبل ٹرسٹیان مسجد کو کچھ مستند ثبوت مل موصول ہوئے انہوں نے پھر امام سے رجوع کیا اور پوچھ گچھ کی تو امام نے یہ کہا کہ میں نے قرآن حفظ

کیا تھا کہیں کہیں سے بھول گیا ہوں فرمائیں نے اسے مکمل کر دیا۔ محلہ کے چند سربرآوردہ اور باشرع حضرات نے درست بورڈ سے یہ اپیل کی کہ امام کی خطا کی صورت میں امامت سے برطرف کرنے کے لئے ایک ماہ کا موقع دیا جائے تاکہ وہ اپنا حافظہ درست رکھیں اور اس طرح میں امامت پر برقرار رہ سکیں۔

کیا ایسے جھوٹے امام کے پیچھے جس نے ایک بیٹا متعدد بار جھوٹ کا مرتکب ہوا ہے نماز صحیح ہوگی یا نہیں شرعی فیصلہ سے مطلع فرمائیں۔

الجواب جھوٹ بولنا فاسقانہ حرکت ہے تو ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا فاسق ہونا سب سے ثابت ہو اسکے پیچھے نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۶ رذی قعدہ ۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ امامت نیابتی میں اگر پیشاب کے قطرے آتے رہتے ہوں یا نہیں کہ بند ہو جاتے ہیں نماز ہوگی یا نہیں حالانکہ کہتے ہیں کہ نماز بالکل نہیں ہوگی اب ارشاد شریعت سے بیشتر پوچھتے ہے۔

الجواب جو شخص پیشاب کے قطرے روکنے پر قادر نہیں ہوتا ہے مکمل شرعی حالت نہیں ہوتی ہے اس لئے وہ نماز شروع کرنے والے کی نماز ہو جاتی ہے۔ لیکن علماء کا عمل یہ ہے کہ جماعت نماز فاسد ہونے کا قوی خدشہ ہوتا ہے اسلئے وہ پیشاب نماز میں لگانے سے اختیار کیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۳ رذی الحجہ ۸۷ھ

عالم اسلام کی ہر فرم پر

اعلیٰ حضرت آپ کا فیضان ہے

(طیب)

باب الجمعه والعیدین

مسئولہ محمد یعقوب [illegible]

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس بارے میں کہ عیدین کی نماز واجب ہے یا نہیں اور جمعہ کی پڑھتے ہیں مگر خطبہ اولیٰ پڑھتے وقت رمیاں میں بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وقت عربی سے واقف نہیں ہیں تقریر کر دیتے ہیں تو اب دریافت طلب یہ ہے کہ خطبہ اولیٰ ہو یا ثانی درمیان خطبہ میں ہو سکتے ہے تقریر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز نہیں ہے تو کیوں جائز ہے بچائے کیسے سمجھیں گے ان صورتوں میں جائز نہیں تو دریافت یہ کہ شرعاً کیا حکم عائد ہوں گے۔ خلاصہ جواب بحوالہ کتب بہت جلد عنایت فرمائیں تاکہ [illegible]

الجواب خطبہ جمعہ میں عربی زبان میں وعظ سے کہ عربی زبان سے علاوہ دوسری زبان کا علم سمجھنے والے کو حاصل ہو نہ ہو تو سمجھ لیں اور [illegible] صورت میں خطبہ ساقط ہو جاتا ہے اور صورت مسئولہ میں [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۱۵ محرم ۱۳۸۲ھ

مسئولہ محمد یعقوب میاں ذخیرہ بریلی

جناب مفتی مظفر [illegible] کے اس سے میرے دل میں سب مولوی دیوبندی ہیں۔ اور وہ لوگ وہی چار سنتیں ہیں پڑھتے ہیں جمعہ کی ہاں ہم لوگ شناخت ہو جاتی ہیں۔ تو میرے مہربانی آپ اس پر یہ تحریر کریں کہ ان لوگوں کے ساتھ وہ ان کے پیچھے دیوبندی مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں جیسا کہ تحریر کی موصوف صاف صاف تحریر کریں اور ہم لوگ شخصوں میں دل میں قائل نہیں ہے کہ پیش ہائی رہتے۔ وہ لوگ ہم سے اپنے پیچھے نماز پڑھنے کہتے ہیں۔ جمعہ کی نماز علیحدہ جماعت میں بہت بھاری ہوتی ہے جیسے عیدین نماز ہوتی ہے۔ دل سے مولوی جاتے ہیں وہ بھی بہت کوشش کرتے ہیں۔ برائے مہربانی ہر بات صاف صاف تحریر فرمادیں۔ جو کہ ہم جماعت میں صاف صاف دکھا سکیں وہاں کے

کچھ لوگ جنگل میں بھی نماز پڑھتے ہیں۔ نماز پڑھتے وقت وہ شخص آگے سے نکل جائے تو وہ لوگ اس پر اعتراض کیسے کرتے

الجواب جمعہ کی نماز سے پہلے چار رکعت نماز سنت مؤکدہ ہے جیسے ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت سنت مؤکدہ ہے

رمیں ہے وسن موکدا اربع قبل الظہر و اربع قبل الجمعہ و ربع بعدھا بتسلیمہ

فلو بتسلیمتین لو تشبث عن السنۃ [illegible] میں ہے و سنۃ قبل الجمعۃ اربع و بعدھا سے

ہے مذکورہ نمازی کے سامنے سے گزرنا گناہ ہے اس لئے کہ حدیث میں ہے کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا

جان لے کہ اس میں کتنا بڑا گناہ ہے تو چالیس سال تک کھڑے رہنا نمازی کے سامنے سے گزرنے سے بہتر ہے۔ دیوبندی بھی

عقائد کفریہ کے سبب کافر مرتد ہیں ان کو امام بنانا گناہ ہے ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین مظفرہ

[illegible] منظر اسلام گرلس [illegible] ٹریننگ

۱۲ محرم ۱۴۲۱ھ

مسئولہ محمد دین محمد ساکن کاشی پور

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں کچھ لوگ جاہلوں کو اکسا دیتے

ہیں کہ گاؤں میں جمعہ جائز نہیں ہے اگر پڑھے تو گنہگار ہوگا یونہ جمعہ نہیں تو اس سے ذمہ ظہر ساقط ہوگا وہ ان

مذکورہ علماء سے بہت سی جگہ نماز جمعہ بعد کرانی اور عید بھی پڑھتے ہیں۔ یہ خود پڑھتے ہیں اور پڑھا دیتے ہیں

اور یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ جو لوگ گاؤں میں جمعہ یا عیدین کی نماز پڑھتے ہیں وہ گناہ کبیرہ کا ارتکاب کرتے ہیں اور

جو لوگ ایسا کرتے ہیں وہ کافر ہیں ایسے علماء کیسے ہیں کیا حکم ہے؟ جو مسلمین نماز جمعہ کو کافر کہتے ہیں۔

الجواب سائل جہل مرکب میں مبتلا ہے کہ وہ گاؤں میں نماز جمعہ کو جائز و ثواب اور اس کا اعتقاد کرتا ہے اور حق مسئلہ

بتانے والے علماء کی شان میں یہ کہتا ہے کہ "جاہلوں کو اکساتے ہیں" سائل اگر بہار شریعت اور فتاوی رضویہ ہی کا مطالعہ

کرتا تو جہل مرکب کے تلاطم سے نجات پاتا اور نہ گزرتا کہ گاؤں میں نماز جمعہ نہ ہوتا ہے اور ثواب کا اعتقاد کرتا ہے

چند کتابوں کی عبارتیں نقل کی جاتی ہیں جنہیں دیکھ کر انشاء اللہ تعالیٰ سائل جہل مرکب کے تلاطم سے نجات پائے گا۔

بہار شریعت میں ہے "جمعہ شہر میں پڑھا جاتا ہے یا قصبہ میں یا ان کی فنا میں اور گاؤں میں جائز نہیں نیز بہار شریعت میں ہے "مکروہ تحریمی ہے فتاوی رضویہ جلد سوم ص ۳۰۳ میں ہے "جمعہ وعیدین کہ فقط مصر جامع خود جائز اور صحیح ہونے کے لئے بھی مذہب حنفی اصح مذہب حنفی اللہ تعالیٰ عنہم ثابت ہے۔

گاؤں میں جمعہ وعیدین صحیح نہیں یہ فتاوی رضویہ ۹ ص ۱۳۰ سے ہے اور جو شہر سے ملا ہوا ہے اس میں جمعہ پڑھنا حرام ہے اور مصلی جو شہر سے باہر عید گاہ میں ہوتا ہے اس کا حکم شہر کا ہوگا۔ یہ فتاوی رضویہ ۹ ص ۱۳۰ میں ہے مذہب حنفی میں فرضیت جمعہ بحضور جمعہ و جواز جمعہ سب کے لئے مصر شرط ہے ہدایہ میں ہے جمعہ وعید کے دن اس کی اذان صحیح نہیں جو مسجد شہر کے دروازہ پر جمعہ کی اذان دے یہ حدیث شریف ہے جمعہ کا فرض ہونا شہر کے رہنے والے متعدد گاؤں کے مرتفع ہوں گے یہ فتاوی رضویہ جلد سوم ص ۱۷۱ میں ہے ہدایہ میں جمعہ نا جائز ہے اگر پڑھیں گے تو ہوگا ہوں گے ظہر سے ساقط نہ ہوگا۔ فتاوی میں ہے لا تجوز فی القری ہدایہ میں ہے لا تجوز فی قریۃ لا مصر فیہا ولا فناء لہ علیہ الصلاۃ والسلام لا جمعۃ ولا تشریق ولا فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع صحیح میں ہے فلا تصح فی القری یعنی میں ہے فلا تجوز فی القری وقایہ میں ہے لا تصح الا بمصر او فی مواضع من مصر یعنی شہر میں ہے یشترط لصحتہا ادائہا سبعۃ احدہا المصر وفناءہ (الی) ولا یصح بدونہ مختصر میں ہے لا صلوۃ العید فی القری تکرہ تحریما جو شی مکروہ تحریمی ہے مثلاً حدائق بخشش رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ فتاوی رضویہ ۹ ص ۱۷۱ میں تحریر فرماتے ہیں فصل فالجمعۃ اولی فیہا مع ذالک اما ترک الظہر وہو فرض ترک جمعۃ وعی وجہہ ثم الصلوۃ فرادی مع الاجتماع وعدم المانع شنیعۃ حتی عد ترک الجمعۃ فان من صلی فی بیتہ مصرا عن الجماعۃ فقد ترک الجماعۃ وان صلوا فرادی حضریین فی المسجد فی وقت واحد فقد ترک الجماعۃ ترکا شنیعا یدعو علیہ فمضی الی ثلاث محظورات بل اربع بل خمس لان صلوتہ لم تکن مقترنۃ علیہ کان بعد ادائہ النقل بالجمعۃ والتداعی

مکروہ ثم ھم یعتقدونہا فریضۃ علیھم ولیس کذلک فیہ حسنۃ وھذہ
مشترک بین الجمعۃ والعیدین [illegible] حضرت رضی اللہ عنہ کی عرقہ کی رضویہ ۳ [illegible]
کی جگہ جمعہ یا عیدین پڑھنا مذہب حنفی میں گناہ ہے۔ ایک گاؤں [illegible] جب نماز جمعہ عیدین وہاں صحیح نہیں تو
مرغیہ صحیح میں مشغول ہوئی ورنہ ناجائز ہے فی البحر المحیط تکرہ تحریما ای لانہ اشتغل
بما لایصح لان المصر شرط الصحۃ ثانیا فی فتح مشغولی کی یہ [illegible] ہوئی
شوکت اسلام نہ ہونا بلکہ بقصد و نیت دل وجب ہونا یہ عقیدہ ہے جس سے [illegible] تحریم شدید ہوا۔ اوصت
بترک التزام مستحب اذا خیف ان یظنہ العوام واجب وفی الاشباہ قال سیدنا
عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لایجعل احدکم للشیطان شیئا من صلوتہ
یری ان حقا علیہ ان لاینصرف الا عن یمینہ لقد رأیت بن [illegible] کثیرا ینصرف عن یسارہ وما للشیخین فیہ [illegible] فی ما ھو مشروع بقصد
فما ظنک بما لم یعرف الا بقصد [illegible] جب یہ واقع میں ہو [illegible] جمعہ عیدین ہوتی تو ایک گاؤں میں کیوں
جماعت اولیٰ [illegible] فی البحر المحیط عن العلامۃ الحلبی محشی
الدرر ھو فعل مکروہ لانہ بالحقیقۃ یقوں [illegible] جمعہ عیدین میں شامل ہیں [illegible] جمعہ
کے جب ظہر پڑھیں تو فرض ہی رہ گیا ترک فرض اگرچہ [illegible] ہو کبیرہ ہے۔ اور جس کو احتیاط [illegible]
پڑھیں وہ بھی تارک جماعت تو ضرور ہوئے اور جماعت مذہب معتمد میں واجب ہے جس کا ایک بار ترک بھی گناہ و [illegible]
وارد کروہ بھی کبیرہ کما نصوا علیہ والامر اوضح من ان یوضح جس [illegible] احتیاطی جماعت [illegible]
کر حقیقتاً مذہب حنفی میں آج ہی کی ظہر پڑھ رہے ہیں فی البحر لم تصح الجمعۃ بنیت فریضۃ
الظہر فی اعتقادھم فلو صلوا الظہر ارکعوا ولم یؤدوا واجب الوقت [illegible]
ظہر الیوم [illegible] مسجد میں جو شخص جماعت پر قادر ہے تنہا پڑھتے ہیں یہ ان کی شامت ہے کہ [illegible]
جماعت ہے جیسے شارع نے خوف بھی جماعت سے رخصت شدید دی بھی رخصت [illegible]

سب واضح بھی کرتے ہیں بلکہ کسی دینی درکار ہے جاتی ہے اور عیاذ باللہ گاؤں میں جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھنے والوں کو جو لوگ وہابی یا کار سمجھتے ہیں ان پر فتویٰ اور تجدید ایمان فرض ہے حدیث میں ہے من قال لاخیہ یا کافر فقد باء بہا احدھما یونہی اس پر بھی توبہ و تجدید ایمان فرض ہے کہ جس نے گاؤں میں جمعہ پڑھنے والوں کو کافر کہا اس نے کہ گاؤں میں جمعہ پڑھنا کفر نہیں ہے۔ اور حدیث میں ہے علامت منافق اصل ایمان الی قولہ لا یکفر بذنب (۳) اگر قدرت ہو تو اس پر واجب ہے حدیث میں ہے من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ الحدیث احمد ابوداؤد و مسلم میں یہ روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عتبان رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد نفل نہ پڑھتے پھر ان سے حضرت عتبان رضی اللہ عنہ کے حضور میں شکایت ہوئی حضور نے فرمایا کہ جمعہ کے بعد نفل نہ پڑھ

احکام مسجد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرٹھ فروشان سے مال خرید و فروخت کرتے ہیں ہمارے علاقہ کے ہم لوگوں نے اس حصہ میں سے ایک حصہ غوث پاک کی نذر کریں گے اب یہاں ایک مسجد تعمیر ہو رہی ہے اور پیسے کی سخت ضرورت ہے اور بہت ضرورت ہے بہار اندرون روپیہ تعمیر مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۲) صدقہ عید الفطر کا روپیہ تعمیر مسجد میں لگا سکتے ہیں یا نہیں؟ المستفتی محمد حامی کمن خاں گونڈا پور بریلی شریف

الجواب حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں نذر نیت سے مسجد میں دیدیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) صدقہ فطر کا روپیہ مسجد کی تعمیر میں نہیں لگا سکتے ہیں ہاں تعمیر مسجد میں وہ جو مصرف زکوٰۃ ہو دیدیں وہ تعمیر کی طرف سے مسجد کی تعمیر سے دیدے تو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

الجواب صحیح ہمارے مسلک پر مفتی بریلی شریف

یا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

مسجد میں موم بتی جلانا جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ مسجد کی موم بتی چربی سے اور چربی بھیڑ بکری وغیرہ دونوں قسم کے جانوروں سے حاصل کی جاتی ہے اور بازاروں میں مسلم و غیر مسلم دکانوں میں اس کی خرید و فروخت ہوتی ہے کس صورت میں جب تک یقین نہ ہو کہ یہ بھیڑ کی چربی سے بنی ہوئی موم بتی کا استعمال جائز ہے؟

علی حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مستند کتاب احکام شریعت حصہ دوم ص ۸۸، ۸۹ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی پریس کراچی میں مرقوم ہے۔

دریافت طلب امر یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب اور ان کا ارشاد کس حد تک قابل اعتبار ہے۔ بعید اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتنی عقیدت رکھتا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ بھیڑ بکری یا مسلم و کافر کے کارخانے کی بنی ہوئی کے اظہار کی صورت میں جب تک فقہی عبارت یقین کے ساتھ (شک سے یقین زائل نہیں ہوتا) سے صاف

صراحت ہو جاتی ہے۔ چوتھی قسم کی قید لگانے کے بعد بھی یہ مومنی سے ہونے کی قسم کی قید ضرورت نہیں ہے ضرورت نہیں تو پھر وقد کی اس عبارت (یعنی یہ ان بالشف) پر عمل کرنے کا کیا مطلب ہے کیوں جاری نہیں قرار دیا جاتا یا تھوں یہ صرف چربی ہی نہیں گوشت بھی ہے۔ جب دونوں میں مثل نظر سے دخیل (غالب) ہونے کا حکم ہے تو جدید دور میں جب چربی سے بھی مومنی تیار کیا جا سکتا ہے تو ایسی صورت میں مومنی کی تحقیق و پیچیدگی کی تحریر میں دی جائے۔ بینوا توجروا۔

مستفتی محمد سمیع اللہ مدرسہ دار العلوم اہلسنت فیض [illegible] شریف ضلع بستی (یوپی)

الجواب اگر یہ شبہ ہو کہ یہ مومنی چربی کی ہوتی ہے یا کسی دوسری چیز کی تو اس مومنی کا استعمال کرنا کیسا ہوگا۔ کہ اصل عبارت سے درج ذیل (یعنی یہ ان بالشف) یعنی اگر یہ معلوم ہو یعنی یہ مومنی چربی کی ہوتی ہے لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہ چربی چربی سے ہی ہوتی ہے یا چربی چربی کے مشابہ سے یہاں سے مومنی خریدنے والے کی بات کا اعتبار ہوگا یا نہیں اس میں اصل حرمت ہے [illegible] ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس بالشف کی سے یہ بھی علم ہو گیا کہ یہ [illegible] شف کی حرمت کے قول پر اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی حرکات ہی حق ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

مسئولہ: کوثر علی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ کچھ لوگ [illegible] ہوئے ہیں ان سے کچھ حضرات [illegible] ہے کہ ان کے پیسہ کو مسجد میں لگانا [illegible] ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب [illegible] صدقہ کیا جائے مسجد میں لگایا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

[illegible]

مسئلہ ۔ شیخ محمد صاحب کی پچھلی صف کی حیثیت

[illegible] ہوتے ہیں [illegible] مسجد میں [illegible] مسجد کے صحن میں جو صفیں پہلے سے قائم تھیں چند شخاص [illegible] صف ہو گئے [illegible] ان میں قائم ہو کے مسجد کی صف توڑ کر نئی جو قائم کی جاتی ہے اب جو یہ صف قائم کی گئی [illegible] صف صحیح ہے یا نہیں۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] شریف کا کیا حکم ہے

الجواب [illegible] یہ صف مسجد میں یا مسجد سے متصل ہوتی ہے جو مسجد ہوتا ہے مسجد میں پہلے سے صفیں ہوتی تھیں اور اب صف بچھ گئیں ہوتی ہیں [illegible] ہوتی ہیں [illegible] ہوتے ہیں [illegible] ہوتی ہیں [illegible] ہوتی ہیں [illegible] ہوتی

جس میں غسل جنابت اور وضو کی جگہ بنائی جاسکتی ہے اور وہ کنواں کے سامنے مشرق کی سمت سے دیوار تک ہو تو کنواں بھی مسجد میں کیا جاسکتا ہے اور ایسی شکل پیدا ہوسکتی ہے کہ ناپاک آدمی پاک ہوکر ہی مسجد میں داخل ہوسکے گا اس کے متعلق علماء صاحب نے لوگوں سے توجہ دلائی اور بتایا کہ ناپاک آدمی کا مسجد کے اندر قدم رکھنا تو درکنار اس کے لئے کنواں کو مسجد کے باہر کردیا جائے تو لوگ اس گناہ عظیم سے بچ جائیں گے بعد لوگوں نے وضو کی تعمیر بنائی اور غسل وضو کیا گیا۔ اب کچھ لوگ کنواں اور غسل خانے کو مسجد سے باہر کرنے کے خلاف ہیں بلکہ مسجد کا رقبہ بڑھانے کے درپے ہیں۔ ان کا یہ کہنا جو ہے کہ اس سے لوگوں کو اچھی طرح سمجھایا جائے یہ کام دینی نقطہ نظر سے بہت ضروری ہے غسل خانہ اور کنواں مسجد سے باہر ہونا چاہیے پس دونوں اس صدی پر اڑے ہوئے ہیں کہ یہ بڑھنا چاہئے بلکہ اطمینان فرمایا جائے۔

(۱) تکمیل مسجد کے بعد مسجد کے اندر کنواں بنانا کیسا ہے؟

(۲) جسمی آدمی کا مسجد میں داخل ہونا کیسا ہے۔ وضاحت کے ساتھ جواب مرحمت ہو۔

(۳) صورت مذکورہ بالا میں کنواں اور غسل خانے کو مسجد سے باہر کرنا ضروری ہے یا بڑھانا ضروری ہے

(۴) جو لوگ کنواں اور غسل خانے کو مسجد سے باہر کرنے کی مخالفت کررہے ہیں ان کی مخالفت کیا ہے تو اس کو شرعی تحریر فرمایا جائے اور ان کو حکم شرع سے مطلع فرمایا جائے۔

(۵) اور کبھی کبھی بارش کے موقع پر مسجد کے برآمدے میں بیٹھ کر لوگ وضو کرتے ہیں تو وضو کا پانی پورے فرش پر بہتا ہوا جاتا ہے۔ اس کا حکم کیا ہے۔

الجواب صحن مسجد مسجد ہے، بعد اتمام مسجد میں کنواں بنانا جائز نہیں ہے۔ بنایا ہے تو اس کو پاٹ دیں۔ اور توبہ کریں مسجد میں جنب کو جانا حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱) ناجائز اور حرام اور بہت بڑا گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ناجائز اور حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) کنواں کو پاٹ دینا واجب ہے اور غسل خانہ کو مسجد سے باہر کردیا جائے تاکہ جو ناپاک آدمی مسجد میں ہوکر غسل جانے

میں بچا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مسجد کی حفاظت بچانے کے لئے پہرہ دار رکھے گئے اپنی تنخواہوں سے یاد آئیں۔ (جنیہ) ایک صورت ہوں جسے ساتھ لے جھوڑ دیا ہے یہ نوٹ اور مسجد سے باہر رہنے کے لئے لوگوں سے چندہ کیا گیا اس رقم کو مسجد کا برآمدہ تعمیر کرنے میں خرچ کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اس رقم کو مسجد کا برآمدہ تعمیر کرنے میں خرچ کرنا خیانت اور گناہ ہے۔ جو رقم زائد رقم مسجد کے برآمدے کی تعمیر میں خرچ نہ کی جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

جو لوگ مسجد کے برآمدے میں بیٹھ کر وضو کرتے ہیں اور گناہ ہے۔ علماء نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ وضو کرنے کے بعد اپنے پاؤں مسجد میں نہ جھاڑیں جیسا کہ بعض لوگوں کو دیکھا گیا کہ وضو کے بعد مسجد میں ہاتھ جھاڑتے ہوئے آتے ہیں۔ یہ بھی گناہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

یا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسجد کی آمدنی کا پیسہ کسی چندے میں دے سکتے ہیں یا نہیں اور ایک مسجد کی آمدنی دوسری مسجد میں خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں یہ مسجد کی آمدنی کا روپیہ وارث وغیرہ پر خرچ کر سکتے ہیں یا نہیں اور مسجد کی آمدنی سے اپنی تعمیر کر سکتے ہیں یا نہیں تفصیلاً تحریر فرمائیں۔

الجواب مسجد کی آمدنی مسجد ہی میں خرچ ہو سکتی ہے کسی دوسرے کام میں اس کی آمدنی خرچ کرنا جائز نہیں ہے درمختار میں ہے وان اختلف احدھما ان بنی رجلان مسجدین (الی) لایجوز لہ ذلک واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۷ ذی قعدہ ۸۷ھ

مسئلہ کفایت حسین

کیا فرماتے ہیں علماء دین مسئلہ ذیل میں کہ ہمارے محلہ میں کچھ لوگ بریلی میں کوں مسجد اہل اسلام سے علیحدہ بنانے کے لیے ہے زید اس موضع سے تک سکونت کرتا ہے جس کا مکان ہے تھا محلہ اہل اسلام سے عمارت یہ کہ اس میں مسجد بنانے کی نیت کی۔ مٹی لکڑی میں مگر بکر جو کی گاؤں کا رہنے والا ہے مٹی چھپ دین اور اپنا مکان فقط اپنے پاس رہنے والا کا مکان موجود ہے۔ ایسی صورت میں اہل اسلام کرنے ساتھ شامل ہو سکتے ہیں۔

الجواب جب کہ زید نے اپنی ملکیت زمین میں مسجد بنانے کی عبارت دینی اور مسلمانوں نے مسجد بنانے کی تو وہ جائز اور درست ہے اور کا اس زمین پر قصد غاصبانہ سے تو یہ زمین وقف ہے اور مسلمان اس سے میل جول بند کریں اور قاطع کار رہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمد فضل حسین غفرلہ

[illegible] مفتی مسجد اہل سنت محلہ سوداگران بریلی شریف [illegible]

[illegible] مفتی وقار ملت مفتی صاحب مسجد [illegible]

[illegible] کے لیے [illegible] ہوئے [illegible] ہے

[illegible] سے چپکا ہو [illegible] بہت [illegible]

[illegible] سے [illegible] ہے [illegible]

[illegible] چھوڑی ہے [illegible]

[illegible] آپ [illegible]

[illegible] میری [illegible]

[illegible] چشم بد سے [illegible]

امید کہ جواب باصواب سے جلدی سرفراز فرمائیں گے۔

[illegible]

[illegible] مفتی مسجد اہل سنت سوداگران بریلی شریف [illegible]

کتاب النکاح

مسئولہ مولوی محمد صدیق صاحب پٹنہ شہر بیلی

عرصہ پانچ چھ سال کا ہوا کہ زید نے اپنی بیوی کو طلاق دی جس کو صرف اس کی بیوی ہی نے نہیں دیکھا تھا زید طلاق دینے کے بعد بیمار ہو گیا زید کے بچے بھی تھے جس کی اس نے کوئی خبر نہ لی۔ بعد مجبور ہو کر زید کی بیوی نے دوسری شادی کر لی اس سے بھی کئی بچے ہوئے چار پانچ سال تک حقوق شوہری ادا کیا۔ اور اس نے بعد اپنی بیوی کو چھوڑ کر اپنی بھاوج سے پھر نکاح کر لیا ایک لڑکا ہے۔ مگر ہوگئے ہوئے اب قریب تین چار سال ہو گئے زید کی بیوی کا پہلا شوہر جو پہلے پتہ نہ تھا اب پتہ چلا ہے وہ چاہتا ہے کہ اس کی بیوی اس کو مل جائے اور بیوی بھی چاہتی ہے کہ میں اپنے پہلے شوہر کے ساتھ رہوں علماء دین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں

الجواب جس وقت سے زید نے طلاق دی عدت گزرنے کے بعد اس نے دوسرا نکاح کیا تو وہ نکاح جائز ہوگیا اور اس نے طلاق دینے کے وقت اس کو نہ دیکھا ہو اور نہ اس کی بیوی نے اس کو دیکھا ہو تو عورت ایسے نکاح کر سکتی ہے۔ ایسے عورت اپنے دوسرے شوہر کی بیوی بن سکتی ہے۔

کتبہ سید محمد فضل حسین عفی

قاضی منطقہ اسلامیہ محلہ آسنسول پٹنہ شریف

۲۵ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ

مسئولہ حاجی محمد رمضان حاجی عیسیٰ

بارہ فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک عورت اس کا نام محترمہ مریم ہے نے اپنے شوہر کے مرنے کے بعد اس عدت سلیمان سے نکاح کیا۔ کافی عرصے تک یہ ساتھ سلیمان رہی جس نے مکان پر رہنے لگے۔ اس کی عدت کی بعد سے سلیمان نے حاجی سے کہا آپ میرے گھر پر رہو

مگر حاجن نہیں مانی۔ اسی بات پر ان میں ہوگئی اور سلیمان اپنے گھر پر رہنے لگا۔ کچھ عرصے بعد وہ حاجن مریم نے پاکستان جا کر نظام الدین نام کے ایک شخص سے نکاح کر لیا۔ یہ نکاح جائز ہے یا ناجائز؟

سوال سلیمان نے کوئی طلاق نہیں دی۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جس کا نام حاجی سارک ہے اس کو معلوم ہے کہ سلیمان نے حاجن مریم کو کوئی طلاق نہیں دی اور حاجن مریم کو خاوند کی مار سے بھگا کر اپنے بھائی نظام الدین سے نکاح کروا دیا اور اپنے بچوں سمیت حاجن کو پاکستان بلوا لیا۔

الجواب جبکہ مسماۃ حاجن ابھی تک سلیمان کے نکاح میں ہے اور اس نے پاکستان جا کر دوسرے مرد سے ساتھ نکاح کر لیا ہے تو وہ نکاح ہرگز صحیح نہیں ہوا ناجائز و حرام ہوا اس پر دونوں نے کہ اس مرد سے جدا ہو جائے جس کے ساتھ پاکستان جا کر نکاح کیا ہے اور اس مرد کو معلوم ہو جائے کہ یہ عورت سلیمان کی منکوحہ ہے تو اس پر بھی لازم ہے کہ حاجن کو جدا کر دے واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ سید محمد فضل حسین عفی عنہ

[illegible] بریلی شریف

۲۷ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ

مسئولہ سلیم بیگ ابدال بیگ محلہ قرنی بریلی شریف، تاریخ ۳۰ مئی ۱۹۶۲ء

سوال کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

میرا نکاح مسماۃ بانو ولد قمر دین ساکن شاہدانہ بریلی والی کے ساتھ ہوا تھا جس کو عرصہ قریب اس ماہ کو چھ سال ہو گئے میری بیوی مسماۃ بانو کو میرے سسرال والوں سے رشتہ داروں نے رائے دینے میں کئی مرتبہ کہ چند دن کے لیے اپنے ساتھ لیکر رخصت کرانے کو گیا مگر ان لوگوں نے میرے ساتھ رخصت نہیں کیا اب معلوم ہوا ہے کہ میرے خلاف ایک مولوی سے جھوٹا فتویٰ حاصل کر کے میری بیوی کا کسی دوسرے کے ساتھ بغیر روپیہ لیکر نکاح کرنا چاہتے ہیں اس صورت میں بغیر طلاق دیئے ہوئے یہ بیوی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور ان لوگوں نے یہ جھوٹا فتویٰ حاصل کیا ہے ان کو شرع کیا حکم دیتا ہے۔

الجواب جب سائل نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی ہے تو اس عورت کا نکاح دوسرے مرد کے ساتھ حرام ہے اگر کرے گی تو حرام کار ہوگی اور دوسرا نکاح ہرگز صحیح نہ ہوگا۔ اور جو لوگ اس عورت کا نکاح کرائیں گے اور جو اس کے نکاح میں شریک ہوگا اور جو اس عورت کے ساتھ نکاح کرے گا سب گنہگار ہوں گے۔ اس سے میل جول ناجائز ہو جائے گا ہاں جسے یہ نہیں معلوم کہ یہ عورت مسئولہ ہے یا جسے یہ معلوم کرایا گیا کہ اس عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی ہے اور اسے حقیقت حال معلوم نہیں اس پر کوئی گناہ نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام مخدوم سوداگران بریلی شریف

۱۵ محرم ۱۳۸۴ھ

مسئولہ محمد [illegible] مکان نمبر [illegible] بنگلور پراونس انڈیا

سوال مسئلہ ذیل کے بارے میں آپ دست بستہ عرض ہے کہ علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ بوقت عقد نکاح کے وجو کلمے شریف پڑھے جاتے ہیں اور نکاح کیسی پڑھائے جاتے ہیں اس کے متعلق معلوم کرنا ہے۔

الجواب نکاح سے پہلے دو رکعت اور دو نفل وضو پڑھنا مستحب ہے اگر صرف ایک کو پڑھا یا تو کوئی حرج نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام مخدوم سوداگران بریلی شریف

۱۲ محرم ۱۳۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس بارے میں کہ زید عرصہ تین سال سے پاپتہ و مفقود الخبر ہے اور ۔۔۔ اپنی بیوی سے بے واسطہ و تعلق ہے اسی اثناء میں بکر نامی ایک شخص ہندو کو سے آیا اور ہندہ عرصے ۱۵ ماہ سے بکر کے ساتھ زوجانہ زندگی بسر کر رہی ہے ہندو سے دریافت کرنے پر یہ بھی معلوم ہوا کہ جو لڑکی عمر ایک سال اس کے گود میں تھی وہ زید کے بھائی سے علقہ سے ہے۔ اب عرض خواہش ہے کہ وہ حرام کاری ختم کرے اور برادری کے دباؤ کے مطابق اگر جواز کا فتویٰ

ہوتا ہے۔

نوٹ۔ درمیان میں جو کچھ ہیں اس پر نظر رکھی جائے گا اور وہی شکل میں جو ہدایت ہوں گی

راقم چھٹن بھوپالی معروف محمد مرحوم صاحب محلہ تاں [illegible] محلہ [illegible]

جواب لکھ کر گا ہے تو [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

شدہ ہا شہر گر مقفو، انظر ہے تو اس کا حکم چھپ ہوں ہے [illegible]

نشہ سید محمد حسین [illegible]

۱۵ ذی الحجہ

یا فرماتے ہیں علماء [illegible] اس مسئلہ میں کہ [illegible] قصبہ میں ایک شخص قوم کا سید ہے خوش [illegible]

پانچ [illegible] سے [illegible] پوتے ہیں [illegible] ہے [illegible]

ایک لڑکی تھی جس کی عمر قریب ۸ [illegible] ان کے [illegible]

مگر اس نے کسی کا [illegible] مگر [illegible]

قابل شخص ہے [illegible]

سین والا [illegible]

ہے بل ہوئے [illegible]

جہاں کردو مگر شرط یہ ہے کہ [illegible]

میں تم شادی منظور ہوگی [illegible]

دو [illegible]

نہیں آباد دادا نے ایک شخص کو وکیل مقرر کر کے [illegible]

بخوشی رضامندی سے نکاح کا [illegible]

موجود ہی کے پاس نہیں تھے۔ اس لئے یہ نکاح [illegible]

الجواب [illegible] اپنے کان دوسرے کان پر رکھ کر اذان دینے کی صورت میں اس اذان کے [illegible]

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

مسئولہ منظور احمد نائب سادات

[illegible]

الجواب [illegible] کان پر رکھ کر اذان دینے کی صورت میں اس اذان کے [illegible] کیا جا سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

ساتھ نکاح حضرت آئے وہ گواہوں نے میرے ساتھ حضرت کیں کیا معلوم ہوئے کہ میرے خلاف
معاوی سے جھوٹا فتویٰ حاصل کرکے میری بیوی کا نکاح دوسرے سے ساتھ پڑھوا دیا ہے کیا
صورت میں یہ طریق ہے کہ میری بیوی دوسرے سے نکاح نکلی ہے یا نہیں اور ان لوگوں نے یہ جھوٹا فتویٰ حاصل کیا
ہے ان کو شرع کیا حکم دیتا ہے۔

الجواب جب سائل نے اپنی بیوی کو طلاق کہیں دی ہے تو اس عورت کا نکاح دوسرے سے
گی اور گناہ میں مبتلا ہوگی اور دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا اور جو لوگ اس عورت کا نکاح کرائیں گے اور جو لوگ اس
نکاح میں شریک ہوگا اور جو اس عورت سے ساتھ نکاح کرے گا سب گنہگار ہوں گے لیکن جس نکاح کو
ہاں جیسے پہلے معلوم کہ یہ عورت منکوحہ ہے جانتے ہوئے یا اس عورت نے اس سے شادی بیاہ کرنے
حقیقت حال معلوم نہیں کی پرواہ نہ کی وہ خود ذمہ دار ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ محرم ۱۳۸۴ھ

مسئولہ عبدالرحیم بمبئی سے ۵ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

السلام علیکم بعد ادائے آداب مسنونہ عرض ہے کہ ہمارے یہاں شرفاء مسلمان یہ کرتے ہیں کہ وقت عقد
لڑکے کو جو کلمے شریف پڑھائے جاتے ہیں ان کی ادائیگی پڑھائے جاتے ہیں ان کے متعلق معلوم کرنا ہے۔

الجواب نکاح سے پہلے دولہا اور اس کے دونوں کو کلمہ پڑھانا مستحب ہے کلمہ شریف پڑھا جاتا ہے
واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ محرم ۱۳۸۴ھ

مسئولہ سمیع اللہ

[illegible]

الجواب [illegible]

طلاق ہے لیکن یہ کہ زید کا لڑکا [illegible]

[illegible]

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

یکم ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمد صحابی حسین عفی عنہ

دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۲ ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ

صحت شریف ہے محمد امین الدین عفی عنہ

لجواب
ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) کلثوم کا شوہر گناہگار مستحق نار حق

یطلق ویدے قال تعالی فامسکوھن بمعروف وسرحوھن بمعروف وہ یاد سے تو مسلمان
اس سے میل جول بند کریں لیکن جب تک طلاق نہ دے اس عورت کا نکاح دوسرے مرد سے نہیں ہو سکتا ہے قال
تعالی والمحصنت من النساء صورت مسئولہ میں زید کی بیوی کا نکاح نہیں ٹوٹا ہے
میں ہے ولا یفرق بینھما بمجرد عتقہ ولا بعدم ابقائہ حتی یبیع وھو تعالی اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین عفی

ورق ہذا نظر سے گذرا محمد [illegible] رضوی غفرلہ

۲۳ ربیع الثانی ۸۸ھ

بخدمت جناب مولوی صاحب۔ اس مسئلہ میں آپ کا حکم ہونا چاہیے۔ زید اپنے حلف سے
پھر گیا ہے تو اس پر کچھ ہوں گے اس کی بیوی اس کے پاس رہے گی یا نہیں۔ زید نے اپنی بیوی سے
کہا میں تجھ سے ایلا کرتا ہوں اس سے کچھ ہوتا ہے یا نہیں۔ زید نے اپنی بیوی سے
اپنے بھائی کے ہاں جانے سے منع کیا تھا اس نے نہ مانا اور چلی گئی اس پر
وہاں سے نکالا دیا اس نے آ کر زید سے کہا میں تجھ سے ایلا کرتا ہوں اس سے کچھ ہوتا ہے یا نہیں
کے ساتھ ہے اس کی قسم کا کفارہ کیا ہے بینوا توجروا

الجواب جب کہ وہ عورت بیوی ہے زید کی اور نہیں ہوئی ہے اس سے تو اس صورت مسئولہ میں اس عورت
سے نکاح جائز ہے۔ واللہ تعالی اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین عفی

ورق ہذا نظر سے گذرا محمد [illegible] رضوی غفرلہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید مسلمان نے اپنی [illegible] کے ساتھ چلی گئی تھی
قریب وہاں کے اس کے ساتھ رہی اور اب وہ اپنی [illegible] سے آئی ہے تو اس مسلمان عورت کا نکاح ہو سکتا ہے یا وہ مسلمان ہو سکتی ہے

(۲) عورت مسلمان ہو گئی اس کے شوہر سابقہ سے جو مسلمان ہے نکاح باقی ہے یا نہیں۔ یہ عدت کی قید ہوگی یا نہیں

(۳) اگر عورت مسلمان ہو گئی اس کے گھر والے مسلمان کوئی دنیاوی غرض داخل کرنے یا اسکو حلقہ پانی سے دیں تو وہ

شرعی اصول سے بیان کریں بینوا توجروا

الجواب یہ حکم اسی کے ساتھ خاص ہوگا جو مرتد ہو کر مسلمان ہوا اس سے کوئی کافر یہ بھی یا ہے جس سے

آدمی دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو تجدید ایمان بھی کرے۔ اسلام کا دارومدار وقت کہنے پر ہے جس وقت کوئی چاہے

مسلمان ہو سکتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جس سے کوئی کافر کیسی یا ہے جس سے آدمی دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہے تو اسکا نکاح بدستور باقی ہے

اور اسکا نکاح کی حالت میں۔ وہ جس سے پہلا یہ ہوا ہے تو صرف [illegible] کے بعد دوبارہ نکاح کی حاجت

ہے جس کے ساتھ نکاح میں تھی اس سے دوبارہ نکاح کیے عدت کی حاجت نہیں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر مشرکہ عورت اپنے شوہر سے [illegible] کے ساتھ مسلمان ہو گئی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] سنبھلی [illegible] بریلی شریف

۵ ذی الحجہ ۸۲ھ

یہ فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اعلانیہ تین طلاق سے حلالہ معمول عاموشی اختیار کرلی ہے

[illegible] تو اب سے پہلے تین طلاق سے [illegible] اور اس کی شادی کہیں اس کو رشتہ اعلان کر رہے اسی

سے یہ چھپ سا جانے ہوئے ہے اس کی شادی [illegible] بچا ہے بعد مجھ سب سے مجھ یا کہیں اس کی عقد میں [illegible]

[illegible] یہ [illegible] عاموشی [illegible] یہ [illegible] سے اس کا عقد [illegible] ۳ [illegible] کی

[illegible] کی شادی [illegible] طرف [illegible] سو [illegible] بھی [illegible] اس نتیجہ پر پہونچے کہ یہ پاگل ہو گیا ہے

[illegible] پاگل [illegible] سے [illegible] عقد میں [illegible] سے [illegible] پاگل [illegible] کا [illegible] اب میری

[illegible] سے [illegible] ہوئی ہے [illegible] آئی ہوں اس کا خرچہ کیسے [illegible] کو اری [illegible]

الجواب

۱۵ ذی الحجہ ۸۸ھ

الجواب

نکاح سے خارج ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

۱۶ ذی الحجہ ۸۸ھ

کے بعد جواب دقول کیا اور اس سے

الحمد اللہ

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

۲۰ ذی الحجہ ۸۸ھ

مسئول مجیب عالم

سے پہلے شوہر سے شرعاً کیا حکم ہے؟

الجواب جب شوہر نے طلاق نہیں دی اور وہ مرگیا اس نے بیان کیا یا پتا چلا کہ عدت اس سے پہلے دو پہلے شوہر کے پاس جا چکی ہے اور اس کا پہلا شوہر رکھنا چاہتا ہے تو کہہ سکتا ہے اور پہلا شوہر رکھنا نہیں چاہتا ہے تو طلاق دے کر آزاد کردے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محمد سوداگران بریلی شریف

۲ رذی قعدہ ۸۷ھ

مسئولہ مرتضیٰ حسین

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ ہندہ پیکا اور اس کے ماں باپ کے سامنے تین طلاق دیں اور علیحدگی ہوگئی پھر زید نے اپنی زوجہ مطلقہ سے رجوع کرلیا اور اس کے بعد بہت دن بعد زید نے ہندہ کو بھیجا تو ہندہ نے کہا کہ میں تیرے ساتھ نہیں جاؤں گی تو نے مجھے تین طلاق دی ہیں اب میرا تیرا کوئی واسطہ نہیں تو اب وہ میرے یہاں بیٹھی ہوئی ہے اس کے بعد زید نے جو کچھ اشیاء اپنے گھر کی ہندہ کے پاس چھوڑی ہوئی تھیں وہ سب اشیاء ہندہ کو دیدیں اور خود چلا گیا اب اس صورت میں زید کیا کرنا چاہئے؟

الجواب جب اس نے اپنی بیوی کو رکھنا نہیں چاہا تو اس سے کہا جائے کہ وہ طلاق دیدے جب وہ طلاق دیدے اور عدت گزر جائے تو وہ عورت اس سے علیحدہ ہوجائے گی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محمد سوداگران بریلی شریف

۶ رذی قعدہ ۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنی بیوی سے اور بچوں سے اور دیگر عزیزوں کی رضامندی کے بغیر کسی دوسری لڑکی کو دھوکہ میں رکھ کر غلط بات بتا کر اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ کر اس لڑکی سے شادی کرلیا یہ لڑکی اور لڑکی

دامنے پہلی بیوی بچوں سے بالکل ناواقف تھے۔ خیر شادی کرکے قریب قریب تین سال گزر چکے یہ دوسری لڑکی قریب ایک سال دو دو ماہ تک اپنے شوہر کے ساتھ رہی لیکن دوسال سے شوہر نے اس دوسری بیوی کو چھوڑ رکھا ہے۔ خرچہ دیتا ہے نہ خط وکتابت کرتا ہے اور نہ بیوی کا حق ادا کرتا ہے بلکہ اپنی پہلی کو اپنے ساتھ رکھتا ہے اور یہ دوسری بیوی بر بر دوسال سے تکلیف پا رہی ہے اور پریشان حال رہتی ہے گھر والے بھی تنگ دست ہیں اور تنگ آگئے ہیں لڑکی مرحاں میں رہتی ہے لیکن شوہر کچھ بھی خبر نہیں لیتا اب لڑکی خود اپنے میکہ سے کہتی ہے کہ میں دوسرے گھر جاؤں گی لڑکی بالکل جوان ہے اور کوری ہے صرف چودہ دن اپنے شوہر کے پاس رہی اب کیا کرنا چاہئے دوسرا نکاح کروں یا نہیں جواب جلد دیں لڑکی کی زندگی خراب ہو رہی ہے۔

الجواب اس کے شوہر پر لازم ہے کہ اس کو اچھی طرح رکھے یا اچھی طرح طلاق دیکر جدا ہو جائے۔ یوں اس کو لٹکائے رکھنے کی [illegible] کا مسلمان کو [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] اگر اس کو اپنے پاس نہیں رکھنا ہے تو طلاق دے دے پھر عدت کے بعد دوسرے سے نکاح کرے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۶ ذی قعدہ ۸۷ھ

مسئولہ: اقبال حسین

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم جس پیر کے مرید ہیں وہ پیر بھی حقیقی پیر کی طرح شادی کرتے ہیں تو پیر کی بیوی سے شادی کرنے میں کیا حکم ہے؟

الجواب پیر کی بیوی سے جس طرح نکاح حلال ہے اسی طرح پیر کی بیوی سے بھی نکاح حلال ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۱۵ جمادی الآخر ۸۷ھ

کہا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندی شخص اپنی بیوی کی رضامندی سے کتنی مدت کے لئے
رہ سکتا ہے یا نہیں۔ اگر اس کے ساتھ نہ جائے تو کیا حکم ہے اور کب تک بیوی رکھے اور اپنی بیوی سے
نکاح رہتا ہے یا نہیں۔ اور کیا اس تعلق سے عدت بھی گزارنی ہوگی یا نہیں۔

الجواب جس مرد کے نکاح میں عورت ہو وہ اس عورت کی اس سے نکاح کی [illegible]
نکاح میں کچھ خلل نہیں آتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۴ ذی الحجہ ۸۷ھ

مسئولہ: اچھن خاں۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کا بیٹا یا بھائی [illegible] سے نکاح
رہتا ہے یا نہیں عورت سے نکاح کیا ہوا رہتا ہے یا نہیں۔

بینوا توجروا نکاح صحیح ہے بیٹا یا بھائی [illegible] زید کا نکاح
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۲۳ ذی الحجہ ۸۷ھ

مسئولہ: افروز علی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ ثمانی زید سے [illegible]
توکیل اختیار یا کسی وقت زید [illegible] ساتھ [illegible]
ساتھ نہیں ہوسکتا تو مسماۃ خود کو بے شوہر زید کی طرف سے طلاق [illegible]
سے آزاد ہو جائے اب مسماۃ زید کے نکاح سے [illegible] زید کے ساتھ نہیں

[illegible] ہوتا ہے جب عرض کیا ہے کہ یا تو [illegible] سے تفویض شدہ کے ذریعہ اپنے آپ کو
طلاق دے سکتی ہے یا نہیں۔ [illegible] طلاق شرعی شمار ہوگی یا نہیں؟

الجواب [illegible] جس وقت زید کی [illegible] ہے تو جس وقت زید کی [illegible]
[illegible] سے [illegible] جب اس وقت [illegible] طلاق ہوں گی اس وقت [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۶ ذی الحجہ ۸۷ھ

[illegible] ہے [illegible] محمد صدیق [illegible] مسئلہ دریافت
[illegible] مسئلہ دریافت [illegible] محمد صدیق [illegible]
[illegible] محمد صدیق [illegible] ہوگئے [illegible]
[illegible] ہے [illegible] ہوگئے [illegible]
[illegible] ہوگئے [illegible] ہوگئے [illegible]
[illegible] ہوگئے [illegible] ہوگئے [illegible]

الجواب [illegible] ہوگئے [illegible] طلاق نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

[illegible]

کتاب الطلاق

محترم ناظم علی صاحب السلام علیکم

خیریت سے خیریت کا طالب ضروری تحریر یہ ہے کہ یہاں مجلسوں میں طلاق کا معاملہ گرم ہو گیا ہے۔ ایک محفل کہتا ہے کہ عورت بھی طلاق دے سکتی ہے جیسے مرد دیتے ہیں۔ یہ عورتوں کے حقوق ہیں۔ مگر دوسرا کہتا ہے کہ حق تو برابر ہے میں مانتا ہوں مگر عورت کو حکم نہیں ہے کہ وہ طلاق دے۔ آپ براہ مہربانی اس کا جواب دیں کہ عورت طلاق دے سکتی ہے یا نہیں؟ اگر دے سکتی ہے تو کیوں؟ اور کیسے دے سکتی ہے تو ان دونوں کے ساتھ تحریر جواب دے کر رحمت دارین میں کوشش ہوگی۔ فقط والسلام آپ کا مخلص

الجواب عورت اور مرد کے حقوق برابر کہنا جہالت ہے قرآن عظیم اور حدیث کریم نے صاف صاف تصریح فرمائی ہے کہ مرد جب چاہے بیوی سے مستقل طور پر عورت کو طلاق دے سکتا ہے۔ عورت چاہے تو مرد کو طلاق نہیں دے سکتی۔ عورت کو طلاق دینے کا اختیار کہاں ہے۔

عورت کا حق اور مرد کا حق جب ہے کہ مرد کو طلاق دینے کا اختیار ہو تو عورت کو بھی ہو۔ عورت کے حقوق یہ ہیں کہ طلاق نہ دے سکتی ہے یہ حق مرد کے ہاتھ میں ہے کی گئی ہے۔ اور حدیث شریف میں الطلاق بید من اخذ بالساق کا حق مرد کو ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

مفتی و ناظم دار الافتاء مسجد اعلیٰ حضرت بریلی شریف

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ہندہ و یک عورت و ریک مرد کے سامنے تین طلاق دی۔ اور کسی رسم سے روکی کہ پڑھ لکھ نے کبھی سنا۔ اسی وقت ہندہ وہاں سے نکال دیا۔ اولاد کوئی نہیں ہے۔ اور ہندہ کا سرپرست کوئی بھائی ہے اور وہ بھی غریب۔ اس کا کوئی وارث نہیں۔ جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں فقط

شکوت بیگم محلہ جوت پورمنصور بریلی شریف

تاریخ ۲۹ رذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

الجواب اگر واقعہ یونہی ہے جیسا لکھا جاتا ہے۔ زید نے بے رجعی سے تین کی صورت میں زید نے اپنی مسکوحہ کو تین طلاق دی ہیں تو اس کے بعد وہ عورت زید پر حرام ہوگئی۔ حلالہ کے بعد اس عورت سے زید کا نکاح حلال ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

رائق مدرسہ منظر اسلام بریلی شریف

۵ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں۔

زید کی زوجہ ساجدہ کے پیٹ میں تکلیف تھی۔ زید حکیم رحمتی کے مطب پر گیا اور اپنی بیوی ساجدہ سے بھی گھر چلو۔ ساجدہ نے اپنے والدین کے سامنے جواب دیا کہ پندرہ دن بعد آئے تو میں آپ کے مکان جاؤں گی۔ زید اس سے بعد تین چار بار اپنی زوجہ سے عرض کی اپنے سسرال گیا۔ تین ساجدہ نے اپنے ماں باپ کے ساتھ متفق ہوکر ہر بار حسب سابق ٹال دیا اپنے بھائی کے ساتھ جانے سے انکار کیا۔ اور اس طرح سال بھر گزر گئے پھر بیچ میں حکیم رحمتی ایک دن زید جب پھر اپنی زوجہ ساجدہ کو اپنے مکان پر لانے کی غرض سے اس کے گھر گیا تو ساجدہ نے صاف انکار کر دیا کہ اب میں آپ کے یہاں نہیں جاؤں گی۔ زید نے جب اپنی زوجہ حسرا اور خواشدہ اس دیگر دے بار بار اصرار کرتی رہے کے باوجود میں آئی۔ اس کے ساتھ جواب پایا تو زید نے اپنی زوجہ ساجدہ حاضر کرائے والدین اور عزیزوں کے سامنے ہوش و حواس کے عالم میں تین بار صاف صاف کہدیا کہ میں نے تم کو طلاق دیا میں نے تم کو طلاق دیا میں نے

ساجدہ کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔

الجواب

سید محمد افضل حسین مغفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۱۷ ذی الحجہ ۱۴۲۳ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں

کہ زید نے اپنی بیوی کو کئی ماہ سے بیمار جان کر یہ کہا کہ میں نے تجھ کو چھوڑ دیا اس کے بعد زید سے بیوی سامنے تین مرتبہ لفظ چھوڑ دیا بعد ہذا زید کا منشاء لفظ چھوڑ دینے سے طلاق دینے کا تھا اس نے اور بھی طلاق کی بات زید سے بیوی عرصہ پانچ دن سے حاضر ہے بیوی کا کہنا ہے کہ میں نے جو لفظ چھوڑ دیا ہے اس سے طلاق نہیں ہوئی۔ لفظ چھوڑ دو کا منشاء طلاق ہے۔ زید میں اس قسم کی قسم کھانے سے قبل لفظ سے متعلق معلوم کرنے کی ضرورت سمجھی گئی اب زید حلف سے متعلق دریافت کیا جائے گا۔ میں دلائل

خاکسار لیاقت حسین ساکن قصبہ سیتھل کرنال ۲۲۳

الجواب زید جو یوں نے کہا کہ چھوڑ دیا چھوڑ دیا چھوڑ دیا اس میں زید سے اپنی بیوی سے کہا ہے میں نے لفظ چھوڑ دیا کہا کسی کو چھوڑ دیا میں نے اپنی بیوی سے تین مرتبہ لفظ چھوڑ دیا اس سے پوچھا گیا چھوڑ دیا تو اس نے کہا چھوڑ دیا طلاق کے الفاظ ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ زید نے بیوی کو چھوڑ دیا ہے اس نے بیوی کو طلاق دی ہے چھوڑ دینے کی نیت تھی تو تین طلاقیں واقع ہوں گی اس لئے کہ یہ لفظ صریح ہے جس میں نیت شرط نہیں اور زید یوں نے چھوڑ دینے کی نیت نہ تھی تو طلاق نہیں ہوئی جس میں اس نے کہا ہے کہ میں نے قسم کھائی تھی اس نے کسی سے بات نہ کرنے کی قسم کھائی تھی اس نے کہا کہ میں نے قسم کھائی تھی اس نے کہا ہے کہ میں نے قسم کھائی تھی اس نے کہا ہے کہ میں نے قسم کھائی تھی اس نے کہا ہے

کہ ان سے وقت رخصت جس جس بات سے پہلے ہوا طلاق دیتے وقت اس سے چھوٹے نام کسی کی بھی طلاق دی اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

الجواب جس جس بات کی پہلے نام کسی کی ہے اس صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۱۸ رذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

مسئولہ میں جس جس اسم سلطان محمد خان شریف محلہ [illegible] بریلی کا نام ۱۹۶۳ء

اس مسئلہ میں علمائے دین کیا فرماتے ہیں۔

میں بیوی [illegible] سے پہلی بار [illegible] جس جس [illegible] شریف محلہ [illegible] سے چار چار

[illegible] پہلے پہلے طلاق دی ہے [illegible] اس مسئلہ پر یاد رکھتے ہیں

یہ طلاق ہوئی یا نہیں [illegible] طلاق۔

الجواب [illegible] مسئولہ میں [illegible] ہوئی ہوں طلاق دی اس

بیوی مدخولہ ہے اس صورت میں [illegible] طلاق واقع ہوئیں [illegible] عورت سے [illegible]

نہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] منظر اسلام [illegible] شریف

یکم محرم ۱۳۸۴ھ

عشق علی شاہ موضع پور نپور

[illegible]

رمضان شاہ نے اپنی بیوی بانو کو طلاق [illegible] مرتبہ موجود [illegible] عشق علی شاہ [illegible]

مذکورہ سائل پوچھ کر دی جس وجہ سے تین سال ہوا ایسی صورت میں مسماۃ کا باپ عریب آدمی ہے اس کا کام کاج نہیں
کر دینا چاہئے یا نہیں۔ شرع شریف کا کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب گئی واقع بالا میں شوہر نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دی ہے اور عدت بھی گزر چکی ہے تو اب شوہر
سے ساتھ اپنا کام کرنے سے نہیں کر سکتا اور طلاق واقع ہونے کے ثبوت شرعیہ کا کوئی ثبوت
ہونے پر طلاق کا کوئی علاج نہیں ہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین غفرلہ

۱۴ محرم ۱۳۸۴ھ

مسئولہ قیس محمد خاں قادری رزاقی غفرلہ

یا ہے تین طلاقیں

ے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور عدت گزر چکی ہے تو اب شوہر
نے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور عدت گزر چکی ہے تو اب شوہر
ے۔ ایسی صورت میں کیا شوہر سے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور عدت گزر چکی ہے تو اب شوہر
سکتا ہے یا تین طلاقیں کا ثبوت کیا ہے کیا شوہر سے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور عدت گزر چکی ہے تو اب شوہر
واقع ہو گئی یا نہیں؟

(۲) زید کا سودے رجوع کیا اور شوہر نے اپنی بیوی سے جس کو تین طلاقیں دی تھیں رجوع کر لیا ہے یا نہیں؟

(۳) ایسی صورت میں کیا شوہر سے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور عدت گزر چکی ہے تو اب شوہر
جائے گا۔

شوہر سے بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں اور عدت گزر چکی ہے تو اب شوہر
کرنے کی اجازت نہیں ہے اور زید پر سودہ حرام ہے

(۵) ایسے بڑے مجمع میں صرف ایک شخص کا یہ بیان کہ زید نے بیوی کو تین طلاقیں دیں یا عمدہ شرعی مقبول معتمد دلیل سمجھا جائے گا شریعت مطہرہ حنفی مسلک کی رائے میں جو بے حد احتیاط فرماتی ہے۔ ہیو واجرو

الجواب شرعاً ایسے بیان کی کوئی وقعت نہیں ہے اور جو اس طریقے پر شہید ہوا طلاق دینے سے وہ صحیح صورت مستفسرہ میں بعد طلاق کی شہادت اس وقت ہے جب زید تینوں طلاقوں سے منکر ہے۔ تو دو عادل ثقہ قابل قبول شہادت ہیں جن دو طلاقوں اور ایک عورت میں شوہر سے تین طلاقوں کا ثبوت ہوگا جن دو طلاقوں پر شہادت بھی زید سے قرار دیا ثبوت طلاقوں سے ہوگا۔ سامعین کی قسمت کا ثبوت شہادتوں پر نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) [illegible] ہے جس کی طلاقیں دی ہیں شہادت سے اور رجوع کیا ہے شہادت سے اور رجوع کیا ہے تو یوی سے [illegible] طلاقیں خلقت تو اللہ تعالیٰ اعلم

(۳) شرعی شہادتوں پر واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) [illegible] شہادت سے اور رجعت کا [illegible] شہادت سے ثبوت ہوا اسی وقت [illegible] نکاح جدید سے گی اس وقت سے عدت میں رجعت کی واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) [illegible] سے تین طلاقیں ثابت ہوں گی واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین مظہر

دار الافتاء مظہر اسلام سوداگران بریلی شریف

۱۳۷۰ھ

یا [illegible] ہے اس [illegible] سے پہلے بیوی کو طلاق دی اور عدت [illegible] سے پہلے عورت نے عقد ثانی کیا ہے تو اس سے وہ مسئلہ ساقط ہو جاتا ہے تین طلاق کی سمجھا گیا اس میں حلالہ ضروری تھا بعد ہے اپنے چھوٹے بھائی سے طلاق دلوا دی یا گھر والوں سے بھائی نے عورت سے بھی ثابت نہیں کی ہوں [illegible] ہے یا عورت سے اپنے بھائی سے تین طلاق دلوا دیں بعد عدت گزرنے سے پہلے سے [illegible] کا عقد یا عورت نے [illegible] سامنے رکھا [illegible] ہے [illegible] کہاں ہوسکتا ہے [illegible]

الجواب صورت مسئولہ میں زید پر لازم ہے کہ اس قول سے جو اس نے ... سے یہ ... کے ... مددگاروں سے ... جو ... ان سے ... اللہ تعالیٰ علم

حررہ محمد لطف حسین عفی عنہ

... محمد ... عفی عنہ

۱۰ صفر ۱۳۸۷ھ

... مسائل ... ہے ... اس نے اپنی بیوی کو ... کہا اس میں یہ بات ... گاؤں سے پوچھا ... محمد حسن حسین صاحب سے بھی دریافت کیا ... کتنی طلاق دیدی ... اور رنجش میں تین چار دفعہ طلاق دیدیا ... ریدی روحیت میں کس طرح ... مسئلہ سے متعلق ... صاحب سے ... دیں سے تحریر کرکے جواب طلب ... خدمت سے روانہ کیا ...

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ... نے اپنے چند دوستوں سے ... میں نے اپنی بیوی کو طلاق ... بار بار چند لوگوں نے پوچھا پر کسی نے ... جب معلوم ... گاؤں سے ... اتفاق ... تحقیق کرکے بچہ ... بھائی بچوں نے پوچھا ... دیا کہ میں نے ... طلاق دیدیا ہے ... گاؤں ...

[illegible] بیوی نیت ایک طلاق دینے کی تھی مسمات جنت حسین صاحب کہتے ہیں کہ میں نے میرے سامنے تین بار طلاق دیئے [illegible] دیا ہے۔ مولوی صاحب نے بہت سے لوگوں کو گواہ رکھا کہ میری اور عمران کی بات کبیر الدین کی موجودگی میں ہوئی [illegible] کبیر الدین سے پوچھے۔ کبیر الدین سے جب طلاق کے متعلق دریافت کیا گیا تو کہا کہ میں نہیں جانتا کہ کیا [illegible] میں کیا کہا تھا۔ اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

الجواب صورت مسئولہ میں اگر واقعی عمران کی بیوی کو تین طلاق دی گئی ہے اور یہ بھی پوچھ گچھ کے بعد ثابت ہو گیا ہے کہ عدت گزرنے [illegible] عدت کا وقت ختم ہو چکا ہے تو اس نے تجدید نکاح کیا ہے تو عقد پڑھا دینے سے حلال ہو جائے گی۔ فقط محمد رضا۔

سوال یا محمد ورعا مسئولہ میں [illegible] اس پر کیا حکم ہے کہ میری بیوی کو ایک طلاق دینے کی تھی خود [illegible] صاحب سے پوچھ میں نے یہ کہا کہ میں نے تین دیئے اور یہ کہا کہ میں نے ایک بار طلاق دیا پھر جو میں نے کہا ہے [illegible] سے خود صاحب مشورہ دیں کہ ان دو طلاق کے بارے مسائل پر کیسی طرح نگاہ دے سکتا ہے کہ گر ہو [illegible] بدیں اور ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔ جہاں تک جلد ممکن ہو جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب [illegible] سے پوچھ گچھ کے بعد ثابت ہے جس سے ظاہر ہے کہ شوہر کو کسی [illegible] سے یا [illegible] سے شوہر نے کہا ہے کہ میں نے تین طلاق دیئے ہیں اور شوہر کو اس مرد سے کہا ہے کہ [illegible] ان مرد سے نکاح کر لے تو بیشک وہ عورت اس مرد سے نکاح کرنے کی مستحق نہیں [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] مفتی [illegible] بریلی شریف

استفتی: رزاق شاہ

[illegible] ہیں [illegible] مسمات رزاق شاہ کی [illegible] سے نکاح ہوا تقریباً سات آٹھ ماہ ہو چکے [illegible] میاں بیوی کے درمیان طلاق پیدا ہو گئی اس طلاق کے باعث [illegible] اس لڑکی کو اپنے مکان سے نکال دیا اور [illegible] سے کہا کہ میں اس کو اپنے گھر میں نہیں رکھوں گا اور میں نے اس کو طلاق دیدی۔ پھر ایک شخص نے جا کر کیا لحاظ کرتا ہے تو

ہوں فرمائیں۔

الجواب ہندو کی بیوی مطلقہ ہوگئی اور عدت پوری ہونے کے بعد وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

الجواب

الجواب اگر واقعی ہندو نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے اور عدت پوری ہو چکی ہے تو وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مفتی اسلام مخلہ سوداگران بریلی شریف

۵ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئول محمد حنیف

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی بیوی سے یہ کہتا ہے کہ میں ایک دوست سے جسے میں جان سے
پیارا سمجھتا ہوں جس طرح تم پر مطمئن کا حق ہے اسی طرح میرے دوست کا حق تم پر ہے اگر تم
یوں اختیار ہے تم دونوں سے ساتھ بیٹھنا ہوگا ہے گا میں حد دونوں کی رکھنا چاہتا ہوں اگر تم ایسا نہیں کرتیں تو
طلاق دیدوں گا۔ عمر دونوں کا اس بیوی کو اس طرح ہوئے اس وقت زید سے اپنے والد سے یہاں مقیم ہے
بیوی دونوں کا اس رہنا چاہتی ہے۔ زید سے یہ حکم ہے

الجواب شرعی حق میں سے طلاق حاصل ہے جو زید نے دی صورت میں ہے۔ اور جب تک اس باقی ہے
اس سے مرد کے لئے قرآن پاک میں نے [illegible] اس سے اپنی بیوی کو گناہ
نہیں ہوگا کہ طلاق نہ دے دوسرے دن عورت کو حق ہے چاہے طلاق دیدے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] مفتی اسلام مخلہ سوداگران بریلی شریف

۶ ربیع [illegible] ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید اللہ سے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھی اور گواہ بھی موجود ہیں بعد اس
عورت کا نکاح کہیں نہیں ہوا ہے بعد علاقے زید اللہ سے پھر اپنی اسی عورت کو کیا ہے بعد اس دونوں مرد عورت کی کیا
سزا ہے۔ تحریر فرمائیں۔

الجواب اگر واقعی زید اللہ سے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی ہیں جس سے وہ زید اللہ پر ابھی حرام ہو چکی ہے کہ حلالہ
کے بغیر حلال نہیں ہو سکتی ہے اور اس عورت وحلالہ کے بغیر اپنے پاس رکھے ہوئے ہے اور میاں بیوی کی طرح رہتا ہے تو

ایسی صورت میں وہ دونوں گنہگار مستحق ہیں اور حمید اللہ پر لازم ہے کہ توبہ کرے اور آئندہ ایسے قول سے احتراز کرے جس سے اسلام و کلام بدلنے کا حکم ہوتا ہو واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ ربیع الآخر ۱۳۸۰ھ

مسئولہ: محمد رفیق

یہ فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے طلاق دینے کے لئے طلاق نامہ لکھایا زید و بکر دیکھ رہا تھا اس پر دستخط کرے اور اسٹامپ تحریر لیل پڑھ سنائی گئی تحریر کے مندرجہ ذیل الفاظ تھے۔ [illegible] میں اور ان سے لفظ طلاق دیدہ و بوئیں [illegible] طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور ہوئی تو کس قسم کی اور اس کی یوں تحریر سے وقت حاضر اب وہ حلال ہو چکی اور زید نے شرع شریف کا یا حکم سے بینوا و توجروا

طلاق نامہ کی عبارت یہ ہے۔ باعث تحریر یہ ہے کہ میں شاکر عرصہ سات ماہ سے مسماۃ نجیب النساء بیگم عرف عاشق علی سے زوجہ شرعی محمدی ہوں تھی مگر میں ان کا نباہ چلانے میں اس وقت تک مجبور ہوں اس سے میری مجھ کو کوئی امید زندگی بسر ہونا ناممکن ہوگئی ہے اس نے ہم دونوں میں سے متعلق ہیں۔ بیحد کی تکلیف رہیں میرے بطن سے ایک بچہ جس کا نام آفتاب عالم ہے جس کی عمر تین سال کی ہے میری زوجہ کو دے رہا ہوں اس سے بعد اب بطریق شرعی ہوش و حواس بلا دباؤ و اجبار یہ طلاق نامہ لکھدیا تاکہ سند رہے وقت ضرورت کام آئے۔ اس کی تاریخ سے مسماۃ نجیب النساء میری زوجیت سے علیحدہ ہوئی اور اس کو اختیار ہے کہ دوسرا اپنی رضامندی سے کرے اوپر اتفاق سے اس میں کسی طرح مزاحمت کا مجاز نہ ہوگا۔ اور اگر کوئی مزاحمت کریں تو زوجہ کو تحریر حد ناقابل سماعت ہے گواہ تحریر محمد خلیل۔

الجواب صورت مسئولہ میں زید کی بیوی پر ایک طلاق بائن سے واقع ہوئی عدت گزرنے پر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اگر زید کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو عدت کے اندر بھی اس سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] مسئلہ اسلام [illegible] بمبئی شریف

۸ ربیع الاول [illegible]ھ

مسئلہ: لوشاد

[illegible] ہوتے ہیں ہوئے [illegible] مسئلہ میں زید نے شوہر سے مجھے اپنی زبان سے کئی بار کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی میں نے اس سے کہا کہ اپنے چچا سے پوچھ لیں پھر اپنے چچا سے پوچھا گیا اب قریب دو سال کے وہ مجھے لینے بھی نہیں آیا اور میرا [illegible] بھی نہیں والد [illegible] چکے ہیں [illegible] سے [illegible] کہیں سے [illegible] سے آپ سے عرض ہے کہ اس صورت میں کیا حکم ہے۔

الجواب [illegible] ہوئے [illegible] میں نے تجھے طلاق دی تو اسی صورت میں وہ اپنے شوہر پر [illegible] گئی تو دوسرے سے عدت [illegible] ہے اور عدت شمار [illegible] تو جب عدت گزر جائے دوسرے مرد سے نکاح [illegible] ہے واللہ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین [illegible]

[illegible] مسئلہ اسلام [illegible] بمبئی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

مسئلہ [illegible]

[illegible] ہوتے ہیں ہوئے [illegible] مسئلہ میں زید نے اپنی [illegible] سے صرف ایک بار کہا کہ میں نے تجھے طلاق دی [illegible] کے حد [illegible] اپنے [illegible] سے کہا کہ میں نے سنا وہ طلاق دیدی ہے [illegible] اس صورت میں طلاق [illegible] تو [illegible] ہے [illegible] ہو گئے [illegible] ہو گئی ہے تو [illegible]؟

الجواب زید نے اپنے [illegible] سے کئی بار کہا کہ میں نے سنا وہ طلاق دیدی ہے یہ طلاق کی خبر ہے نہ کہ انشاء طلاق سدا صورت [illegible] ہوئی صرف ایک طلاق ہوئی [illegible] عورت مدخولہ ہے تو عدت کے اندر رجعت ہو سکتی ہے۔ واللہ

تقوی اللہ

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ چندا کا نکاح بکر سے ساتھ ہوا تھا حسن وغیرہ قریب ہی ہو نکاح ہونے کے بعد بکر چند مکانوں وغیرہ میں ملتا ہوا حسن کی وجہ سے مکان میں محکر [illegible] کے پاس گئے اور سمجھایا تو کہنے جواب دیا کہ میں تو چھوڑ چکا ہوں اب تین طلاق سے چھوڑا ہوں اور میں نے اپنی [illegible] شادی بھی کر لی ہے مجھ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہے اور چندا کی اور سے نکاح [illegible] اس صورت میں یہ دونوں بکر سے نکاح میں رہ سکتی ہیں یا دوسرے سے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

الجواب اگر اس نے اپنی بیوی سے [illegible] چھوڑا ہوں تین طلاق کی چھوڑا ہوں تو ایسی صورت میں وہ عورت مطلقہ بائن ہو گئی عدت گزر جانے کے بعد دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی سے کہا [illegible] میں نے چھوڑ دیا ایک مرتبہ پھر دوسری مرتبہ کہا کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ پھر ایک مرتبہ کہا کہ تم کو میں نے طلاق صرف ایک مرتبہ طلاق واقع ہوئی یا تین مرتبہ طلاق واقع ہوئی جواب مرحمت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

الجواب یوپی کے عرف میں تم کو میں نے چھوڑ دیا ایسا ہی صریح ہے جیسا کہ تم کو میں نے طلاق دی اس کے یہاں کے عرف کے مطابق صرف دو رجعی طلاقیں ہوئیں مگر خلوت سے اور اگر اس نے یہ لفظ نیت طلاق سے کہا کہ تم میرے گھر سے نکل جاؤ تو تین طلاقیں ہو گئیں۔ اور اس صورت میں خلوت سے پہلے اس عورت کا نکاح کسی مرد سے نہیں ہو سکتا

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

فتی دارالافتاء محمدیہ سوداگران بریلی شریف

یکم ربیع الآخر ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نکاح ہندہ سے کرتا ہے اور آپس میں دونوں طرف محبت زیادہ ہوتی ہے زید ہندہ کے ماں باپ اور بھائی سے ملنے جاتا ہے اور ہندہ زید کے ماں باپ اور بھائی سے ملنے جاتی ہے اور ہندہ کے ماں باپ اور بھائی زید کے ماں باپ اور بھائی سے ملنے جاتے ہیں اور زید کے ماں باپ اور بھائی ہندہ کے ماں باپ اور بھائی سے ملنے جاتے ہیں

باپ سے کہا کہ تم وہیں رہو میں صورت میں سے ہم اسے دیں گے تم سے ... چھوڑ دیا ہے ... متعدد ...
... سے بعد وہ کیسے اپنی زبان سے کہہ سکتی صورت میں سعدیہ ... ہیں سعدیہ نے ... تا ... سے ... مدت
چوری ... سے سعدیہ ... کہہ سکتی ہے یا نہیں فقط واللہ اعلم

الجواب ... سے ... وچھوڑ دیا ہے ... بعد صورت مسئولہ میں سعدیہ مقدم ... ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین مظہر

... فتی منظر اسلام اورنگی ٹاؤن کراچی

۲۲ ذی قعدہ ۸۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ... سے ... دن ... وقت ... بعد ... سے نکاح ... ہو ... ہے ... ہے ... ہے

[illegible]

الجواب [illegible] عورت [illegible] صورت میں [illegible]

باقی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

۲۶ ذیقعدہ ۸۸ھ

عورت جس نے اس بیچی کرکے ان دونوں میں [illegible] ہے کہ [illegible] پس
مسئولہ بیوی کو طلاق معلقہ ایدی ہے اور اس عورت سے کہا اس میں بھی بچھلی سے چھٹ [illegible]
ریدہ یہ سمجھ کر [illegible] ہے کہ ریدہ نے بھی مجھ کو معلقہ طلاق ایدی سے [illegible]
رہے ہیں کہ معلقہ طلاق دی تھی سے جدا ہو گئی [illegible] سے [illegible]
طلاق [illegible] رہے گی ناراض ہوتی رہے گی تو اس نے کہا تو مجھ کو طلاق [illegible]
کو معلقہ ایدی کا [illegible] صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور اس کی عورت سے [illegible]
دیوں ہدایہ اور [illegible] سے [illegible] ہے کہ [illegible] یوں طلاق دینے سے عورت
سے ایسا کرنے پر [illegible] عورت اس جرمانہ کے [illegible] سے [illegible]
مرحمت فرمائیں۔ [illegible] محمد [illegible] ثابت

الجواب صورت مسئولہ میں [illegible] سے [illegible] یوں طلاق معلقہ ایدی سے [illegible]
عورت ایدی [illegible] سے کہا کہ [illegible] طلاق ایدی سے [illegible] سے [illegible]
[illegible] اس نے جھوٹ اور چغلی دونوں باتوں سے [illegible] سے [illegible]
[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد [illegible]

دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

[illegible]

[illegible]

الجواب

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

[illegible]

ازطرف مولوی عبدالحمید

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسائل ذیل میں کہ

(۱) ایک شخص تقریباً تین سال سے اپنی بیوی کو [illegible] کسی قسم کا خرچ وغیرہ نہیں دیتا ہے اس حالت میں طلاق لے سکتی ہے یا نہیں؟

(۲) ایک شخص اپنی بیوی کو دو مرتبہ طلاق دے چکا ہے بیوی سے جدائی طلاق بائن ہو چکی ہے اس پر اس نے تیسری طلاق بھی دیدی لیکن جبکہ اس نے لفظ طلاق بائن سے نہیں کہا تو اس صورت میں [illegible] اپنی بیوی سے رجوع کی یا کسی قسم کا [illegible] تحقیق فرما کر مشکور فرمائیں؟

الجواب اس کا شوہر گرچہ خرچہ نہیں دیتا ہے تو اس سے طلاق مانگ سکتی ہے [illegible]

(۲) سوال میں یہ لکھا کہ تیسری طلاق بھی دیدی اور یہ بھی لکھا کہ لفظ طلاق بائن سے نہیں کہا تیسری طلاق دی؟ یا لکھا دی ہے کہ لکھا دی ہے تو پورا مضمون غلط ہے۔ فقط

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۱۵ ذی الحجہ ۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک سال پہلے ایک طلاق دی پھر رجوع کر لیا ایک سال بعد دوسری طلاق دی اس وقت بیوی حاملہ تھی اب وضع حمل کے بعد حالت طلب ہے کہ (۱) طلاق ہوئی یا نہیں (۲) بچہ پیدا ہونے سے جدائی بچہ ہوں تک رہا ہے شرعت میں کیا حکم ہے

فقط محمد خالد عفی اعظم نگر

الجواب ...بی یا صب میجر سے بعد تین مرتبہ حیض آئی اور سب ایک مہینہ کے بعد دو طلاقیں دی ہیں تو سب طلاقیں واقع ہوگئیں اب عدت سے پہلے اس عورت کا نکاح کسی مرد سے نہیں ہوسکتا۔ عدت کا علقہ شوہر پر واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) بچہ کی تحصیل کا ہے وہی اس کا حقدار ہے تین سال تک ماں کی پرورش میں رہے گا کوئی وجہ شرعی اس کے حق میں نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

...ق رسٹہ سلامتہ سوائی ریلوے شریف

۱۶ ذی الحجہ ۸۴ھ

...یا دیتے ہیں ...مقدمات ...مسمات ...مسمات ...مس

خاں ولد عباس خاں

میں کہ مفتی خاں ولد عباس خاں قوم سید حسن تخصیل وتی کا رہنے والا ہوں سفارشی طور پر یہ نامہ تقریب شادی ورقم کرتا ہوں مسماۃ رحمت بیگم دختر محمد حسین کے ساتھ خان نے حق شوہر دلی کا پایا ہے اس کا اس سے قول یا فعل طلاق واری کرنے سے طلاق بائنہ تصور ہوگی۔ (۱) پختہ ہوا حاجی حسن کی مدت ریاوے ریاوے تین سال (۲) ورنکاح کرنے مذکورہ کو ناجائز تکلیف دوں ظلم کروں (۳) حقوق شوہری کے بارے میں پس وپیش سے پیش آوے سفارشی ہوں مذکورہ کو ناجائز تکلیف دوں ظلم کروں (۳) حقوق شوہری کے بارے میں پس وپیش سے پیش آوے سفارشی ہوں مذکورہ کو ناجائز تکلیف دوں ظلم کروں (۳) حقوق شوہری کے بارے میں پس وپیش سے پیش آوے سفارشی ہوں

الجواب ہر شقوں میں سے کسی شق کی عبارت پر طلاق واقع نہیں ہے۔ پہلی شق کی عبارت یہ ہے کہ "یہ نکاح فسخ کرنے کا اسے حق حاصل ہے" یہ عبارت طلاق کے لئے مفید نہیں دوسری شق کی عبارت یہ ہے کہ "طلاق واری کرنے سے طلاق بائنہ تصور ہوگی" یہ عبارت بھی طلاق کے لئے مفید نہیں ہے علیہ وعلیٰ ہذا قال الزوج واذا انکر او قال کذبت لا یقع الطلاق وان نوی کذا فی الخانیۃ وعلیہ حسبی انک طالق واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمد نعمان حسین عفی عنہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۷ ربیع الاول ۸۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں (۱) زید نے اپنی عورت کو طلاق دی ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے اب تو مجھ پر میری ماں بہن کی طرح ہوگئی ہے۔ اور زید نے جو اپنی عورت کو ماں بہن جیسا کہا

یعنی مراد یہ ہے کہ تم مجھ پر حرام ہو گئی ہو۔ زید سے جو جملے اوپر صورتوں میں زید کی نیت صرف طلاق کی تھی یعنی وطی وغیرہ کی نیت نہ تھی اس سے کہ زید سے کہے کہ عمر سے زید نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور زید نے طلاق کا ارادہ سے حکم شرعی نکالنے فرمایا جائے۔

الجواب طلاق بائن یا بینونت صغریٰ ہو یا کبریٰ اور تین بھی اور تین بھی اس سے پہلے دو بائن طلاقیں دیں ورنہ اس کے بعد یہ کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے یا میں نے تجھ کو طلاق دی ہے تو ان صورت میں صرف دو بائن طلاقیں ہی رہیں اس لئے کہ حرام کرنا اور تجھ پر حرام ہے یا میں نے تجھ کو طلاق دی ہے۔ بینونت کی جنس سے طلاق ہی سے ثابت ہوتی ہے۔ لیکن اگر اس سے آخری جملے سے بینونت کبریٰ کا قصد کرے یا جو بائن طلاق جدید دی نیت کی ہو اور وہ عورت مدخولہ ہے تو یہ تیسری طلاق ہوگی اور اب حلالہ سے وہ شوہر اول کے لئے حلال ہو سکتی ہے اور اگر صرف دو بائن طلاقیں ہوں یعنی تو عورت کی رضامندی سے نکاح ہو سکتا ہے۔ عدت سے پہلے کی ہو عدت کے بعد کی، اب صرف یہ طلاق کا ارادہ رہا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

خادم مدرسہ محمدیہ غوثیہ مدینہ شریف

۱۷ ذی الحجہ ۸۲ھ

پوچھتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید صاحب نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں جھگڑے کی حالت میں دے دیں اور گھر سے نکال دیا۔ چند شرفاء نے گھر سے جا کر لے آئے اور ایک کمرے میں دونوں رہتے ہیں اور دونوں میں عمر تقریباً بیس ایک کی جگہ رہتے ہیں کھانا پینا سب ہوتا ہے کوئی پردہ نہیں دونوں مل جل کر رہتے ہیں اور اس فعل میں سوائے دنیا کی طرف رغبت کے تین کی طلاق اور کھانا پینا شرمائیگا یہ حکم ہے ان کے ساتھ یا برتاؤ کیا جائے؟

الجواب تین طلاقوں سے جو عورت حرام ہو جاتی ہے ایسی کہ علاوہ تین سے اس مرد کا نکاح بھی حلال نہیں ہوتا اگر واقع میں طلاقیں دیدی ہیں تو ان پر فرض ہے کہ اس عورت کو جدا کر دے اس کو بیوی کی طرح رکھے ہوئے تو گنہگار ہے توبہ کرے اور اس سے میل جول سب موقوف کر دیا جائے۔ جو آدمی مرد کو فرض مانے اور

پڑھے وہ گر سکتا ہے اور جو نہیں پڑھے وہ نہیں گر سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

۱۷ ذی الحجہ ۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی شادی سعدیہ سے ہوئی اور اس کے بطن سے دو بچے بھی ہوئے اس درمیان میں زید کا مزاج خراب ہو گیا عرصہ تک پاگل خانہ میں علاج کیا گیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا اسی درمیان میں سعدیہ کا باپ زید کو اپنے گھر لے آیا اور زید سے طلاق لے لی جب زید وقت حوالی حالت میں رہتا تھا طلاق کبھی نہیں ہوتا تھا اب اس حالت میں طلاق ہوئی یا نہیں جو اب مرحمت فرمائیں سعدیہ کا باپ اس معاملہ میں گواہی دے سکتا ہے یا نہیں؟

الجواب اس کی حالت میں طلاق نہیں ہوئی واللہ تعالیٰ اعلم

مجنوں کی طلاق نہیں ہوتی اس لئے مجنوں سے طلاق لینا بے سود ہے اس کے گھر والے اس معاملہ میں گواہی دے سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

۱۹ ذی الحجہ ۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کی کام سے گاؤں گیا اور اپنے ساتھ لے گیا کیونکہ اس کا کام ایسا تھا جب زید کا تو معلوم ہوا کہ وہ سوائے نہیں کیا ہے زید نے اپنے ساتھ رکھا تو زید کی بیوی نے بھائی کی حمایت میں جا کر کہا وہ پاگل نہیں کیا تو نہیں کیا ہے زید نے اپنا بیان دیا کہ میں محمود جلیل جیسے تھے محمود نے جا کر جب تو سنا تو کہا کہ یہ کام نہیں کیا ہے تو مستغنی ہے زید نے فوراً کہہ دیا کہ مستغنی دیا ہے زید کی طبیعت خراب تھی اس صورت میں زید کی بیوی کو طلاق ہوئی یا نہیں فقہ شرع سے طلاق فرمائیے

یہ طلاق ناجوکا ہو صورت ہوئی تو یہ ہو جائے گی اور مذکورہ کو یہ کہنے والا مسلمان ہے یا نہیں جو زید سے کہا ہے ہیوی

کو طلاق مسلمان قسم کھا چکی ہیں

الجواب سوال میں مذکور ہوا کہ زید نے بیوی سے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دیے کی نیت سے مذکورہ الفاظ کہے تھے ایسی صورت میں یہ ایک طلاق ہوئی عورت راضی ہو تو اس سے نکاح کر سکتا ہے عدت کے اندر اور عدت کے بعد بھی حلالہ کی حاجت نہیں۔ عدت گزرنے کے بعد وہ عورت اس سے مرد سے بھی نکاح کر سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۶ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

یہ طلاق ہیں ملاحظہ ہو مسلمان ہیں میں زید نے بعد سے شادی رہنے کے ایک سال بعد دوسری شادی کی اور اس کے بعد ہندہ سے پیشتر ان تنگ آ کر اور معاملہ قریب آ گئے سے اور تنگ آ کر ان سے بعد وہ اس وقت جب سے زید کے نام طلب تنگی سے تو زید کان دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جاؤ میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتا میں نے تمہیں بیٹی سے طلاق دی۔ زید یہ الفاظ تنگ آ کر سے کہتا ہے اور اس کے درمیان زید مذکور نے طلاق دے دیا ہے ہندہ زید سے علیحدگی چاہتی ہے۔ بینوا توجروا۔ محمد عبدالقیوم مخلہ شاہ بریلی شریف

الجواب صورت مسئولہ میں ہندہ کو طلاق دینے سے تو وہ مطلقہ ہو چکی ہے عدت گزرنے کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے اور عدت گزرنے سے بعد واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۷ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ

سدا قائم ہو جائے تو وہ عورت دوسرے شوہر سے اس سے قبل نہیں ہو سکتی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۲۹ [illegible] ۱۳۵۲ھ

حضرت مفتی صاحب مدظلہ السلام علیکم

مفتیان شرع متین اس صورت مسئولہ کا جواب دے

صورت مسئلہ یہ ہے کہ شب سے قبل یہ بچہ [illegible] وقت دو پہلے سے شریف تھا ہوش و حواس باقی تھے۔ بیوی سے کہا بات [illegible] پہلے سے شرعی حالت میں کہ اپنی بیوی کو تین طلاق دیدیں۔ اس وقت [illegible] بھی شادیں ہیں [illegible] دوسرے کا حصہ ہیں یہ بچہ [illegible] بھائی ہیں [illegible] ہاں یہ صورت [illegible] صورت مسئولہ [illegible] حتی حلال ہے فقط

الجواب یہ [illegible] ہیں [illegible] ہاں سے بعد اپنی بیوی سے [illegible] ہیں [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے تحریر کیجئے فقط

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۲۷ ربیع الآخر ۸۲ھ

[illegible] ہیں [illegible] اپنی بیوی کو [illegible] ہاں پہنچا [illegible] ہوئی عورتوں کو [illegible] کے [illegible] ہوئی [illegible] ہوئے [illegible] ہوئی [illegible] ہے [illegible] ہوئی [illegible] ہے [illegible] ہوئی [illegible] ہ

بیوی لفظ طلاق کہنے کے بعد اپنے والدین کے یہاں چلی گئی اور ہر مرتبہ وہ اپنے یہاں سے [illegible] کہہ کر ایک سال چار ماہ کے بعد چار بچے زید کے پاس چھوڑ کر چلی گئی ہے صورت میں ان بچوں کی پرورش کا خرچ شرعی مقدار کون ادا کرے گا زید یا اس کی بیوی جب کہ بچے زید کے پاس رہتے ہیں۔

الجواب [illegible] کی عمر سات سال کی ہو جائے گا سات سال کی عمر تک ماں کے پاس رہے گا اور لڑکی جب تک اپنے جوان کے حق کو ختم [illegible] ماں کے پاس رہے گی اور ماں کے حق ختم ہونے کے بعد شریعت کے مطابق [illegible] کا نفقہ باپ پر واجب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳۰ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ

مسئولہ: عین الحق

[illegible] چھوڑ دیتے ہیں [illegible] چھوڑ دیتے ہیں [illegible] چاہتے ہیں جائز ہوگا یا نہیں اور اگر ہوگا تو کس صورت میں [illegible]

الجواب جب کہ مرد سے اپنی منکوحہ ہونے کی حالت میں [illegible] سکتی جب کہ وہ عورت عدت سے [illegible] پھر وہ مرد اس عورت سے صحبت کرے اس کے بعد طلاق دیدے یا مر جائے پھر وہ عورت عدت سے اپنے پہلے شوہر سے نکاح کرے اس کے بعد ہوسکتی ہے صورت پہلے شوہر سے نکاح [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۵ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ

مسئلہ رحمۃ اللہ

[illegible] کے بارے میں [illegible] اپنی بیوی ہندہ سے [illegible] کہتا ہے [illegible] کہتا ہے [illegible] کہتا ہ

باب المهر والجهاز

بخدمت شریف حضرت اعلیٰ حضرت مفتی عظم ہند مدظلہ

السلام علیکم خدمت میں گزش ہے کہ مسمات ہنیا آپ کے یہاں کا ہے آپ جو جواب صواب سے مستفیض فرمائیں گے مسمات ہنیا شادی شدہ ہے جس کی شادی ہوئے ہوئے شوہر سے کچھ ناراضگی تھی جب کہ وہ اپنے شوہر کے یہاں گئی تھی شوہر نے یہاں آنے سے منع کر دیا ہنیا یہاں بیمار ہوئی اور بیماری کی حالت میں مر گئی ہے اب اس کے شوہر کا مطالبہ ہے کہ جو کچھ اس کے شوہر نے بیماری کی حالت میں اس پر خرچ کیا ہے وہ سب اس کے ترکہ سے وصول کیا جائے کیا ہنیا کے شوہر کا یہ مطالبہ صحیح ہے یا نہیں بینوا توجروا۔

الجواب اگر واقعہ یہی ہے جو سوال میں مذکور ہے تو مسمات ہنیا کے شوہر کا مطالبہ صحیح نہیں ہے عورت کے ذمہ باپ ہونے کی حالت میں باپ کا حق معاف ہو جاتا ہے اور شوہر کا حق باقی رہتا ہے جو ترکہ میں سے لیا جائے گا ہاں شوہر کا حق ہے کہ وہ اپنے حق معاف کر دے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

۱۲ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

مسجد میں بلا اذان واقامت نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے

(حاشیہ)

عدت

مسئلہ نمبر ۱

[illegible] ہوتے ہیں علماء [illegible] مسئلہ میں کہ حمل سے قدرت سے شادی کی تھی اس کی زبان [illegible] اور بدلے الفاظ کی وجہ سے طلاق دی ہوئی اس وقت اس کے پاس [illegible] ایک بچی ہے لوگ کہتے ہیں کہ بچی کی پرورش کے لئے حمل والی [illegible] کا گھر میں حمل کا ہونے کا ایک بدچلن عورت جس کی زبان اور الفاظ سے پہلی کا ثبوت ملتا ہے اس سے ساتھ [illegible] حق [illegible] قدرت نے [illegible] اور میں خوشخبری دیا ہے۔

(۱) مقصد سے نکاح کر کے حمل کھروا دیگی۔

(۲) [illegible] میں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] میں [illegible] ہے۔

(۳) حمل [illegible] سے [illegible] ہوں گی۔

(۴) [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہوں۔ جس سے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] طلاق [illegible] ہوں [illegible] طلاق [illegible] ہے [illegible] قدرت [illegible] ہے [illegible] حمل [illegible] ایک [illegible] کا [illegible] چھوڑ [illegible] اور [illegible] حمل [illegible] ایک [illegible] دوسرے [illegible] گھر [illegible] ہے [illegible] حمل [illegible] ہے [illegible] پرورش [illegible] ہے [illegible] اور [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] حمل [illegible] مقصود [illegible] ہے۔ [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] حق [illegible] ہے [illegible] ہوں [illegible] ہیں

الجواب [illegible] پرورش [illegible] ہے [illegible] عدت [illegible] ہے [illegible] پرورش [illegible] ہے [illegible] عدت [illegible]

جواب صحیح ہے

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

مفتی اعظم پاکستان

۱۲ صفر ۱۳۷۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کو طلاق عدت سے [illegible] وقت اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہندہ کہتی ہے کہ ہندہ کو طلاق عدت سے [illegible] یا اب اس کی عدت وفات [illegible] طلاق ۳۰ دن پہلے ہوئی شوہر کا انتقال [illegible] جواب جلد مرحمت فرمائیں۔

الجواب [illegible] طلاق بائن دی تھی جب تک عدت [illegible] مگر [illegible] طلاق بائن دی تھی تو طلاق کی عدت پوری کرنے کا حکم ہے [illegible] عدت گزرنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

مفتی اعظم پاکستان

۱۰ صفر ۱۳۷۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی عمرہ کو طلاق [illegible] (۱) ایک عورت مطلقہ ہے جس کی عدت کچھ دن ہے [illegible] عدت سے [illegible]

سے دل تنگ ہیں ... بیوی سے ... کہتے ہیں مجھے شبہ ہے کہ ... پر کسی سے صحبت ... مطلقہ سے صحبت ... ہیں۔ مستفتی عبد لطیف ٹیڑھا ... ضلع لیہ

الجواب (۱) معتدہ کو جہاں عدت گزارنے کا حکم ہے وہاں سے دوسری جگہ بغیر ضرورت شرعیہ کے غیر محرم عورت کو اپنے گھر لا کر رکھنا بھی گناہ ہے، یہ پہلے گناہ سے توبہ کرے تو اس سے میل جول ... جائز ہے ... حرام ہے لہٰذا ہو تو واپس کرنا واجب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد سید محمد الفضل حسین عفی عنہ

دار الافتاء منظر اسلام مرکزی دار العلوم غوثیہ نصیریہ شریف

۱۸ ذی الحجہ ۸۷ھ

یہ ... مسئلہ میں مطلقہ عورت ... حیض گزار ... نکاح نہیں ... ہے ... حیض ... ہو جاتے ... حیض ... ہو جاتا ہے ... حیض ... ہو جاتے ... حیض ... ہو جاتے ... ہے۔

فقط والسلام احمد الدین احسان الٰہی

الجواب عدت والی ... ہے ... حیض ... ہو جاتا ہے ... ہو جاتا ہے ... عدت ... ہو جاتے ... ہے ... عدت ... ہے ... ہے ... ہے

باب الفرائض (ترکہ)

مسئولہ محمد عاشق محمد جورے ضلع چنی حیدرآباد تاریخ ۹۶ء

کیا فرماتے ہیں علمائے شریعت متین اس مسئلہ میں کہ

مثال ایک شخص نے وفات پائی اس کے ورثاء میں سے دو لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑے اور ترکہ میں بیس روپے چھوڑے تو ہر ایک کو کتنا ملے گا بینوا توجروا

الجواب صورت مسئولہ میں لڑکی کو چار روپے اور ہر لڑکے کو آٹھ آٹھ روپے ملیں گے واللہ تعالیٰ اعلم صدق لسیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم وبارک وسلم حسبنا اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم النصیر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

قادری منزلہ سنی پیلی بھیت

۲۷ رمضان ۱۳۱۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی بیوی ہند اور لڑکی ہندہ اور لڑکے بکر اور عمر کو چھوڑ کر انتقال کیا اور زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا اس کے بعد زید کے والد نے انتقال کیا اور ان کے بعد ہندہ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد زید کے والد کا ترکہ شریعت کے موافق کس طرح تقسیم ہوگا

الجواب زید کے پچھلے ترکہ میں سے آٹھ روپے ہند کو اور چار روپے ہندہ کو اور بارہ روپے بکر کو اور بارہ روپے عمر کو ملیں گے اور زید کے والد کے ترکہ میں سے ہند کے ورثاء کو چار روپے اور ہندہ کے ورثاء کو دو روپے اور بکر کو چھ روپے اور عمر کو چھ روپے ملیں گے واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] سید محمد نعیم حسین صاحب

[illegible] محمد [illegible] بریلی شریف

[illegible] ۱۳۳۹ھ

[illegible] ایک مسئلہ میں [illegible] ہیں [illegible] کہ اور عالم [illegible] ہیں [illegible] ہے پہلی [illegible] تین لڑکیوں اور [illegible] ایک لڑکی ہوئی [illegible] ہوا [illegible] کا بھی انتقال ہوگیا مگر کے دولڑکے پیدا [illegible] ان کی شادی [illegible] ہے یہ ان سے ایک لڑکا پیدا ہوا [illegible] ایک [illegible] ہوا [illegible] ہے [illegible] ہوا [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

بچوں کو حصہ ملے گا یا نہیں اگر ملے گا تو کتنا حصہ ملے گا؟

الجواب جب زید خود زندہ ہے تو کسی ملکیت میں کسی کا کچھ حق نہیں وہ جو چاہے کرے کسی کو کچھ دے اور کسی کو کچھ نہ دے جب وہ فوت ہو گیا ہے تو اس کے متروکہ میں اس کے تمام ورثہ حسب سہم شرعی حصہ پانے کے حقدار ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مسئلہ اسد ملت بریلی شریف

۲۷ ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے چچا نے اپنے باپ سے چار بیگھوں میں آبائی گل چھ ایکڑ زمین باپ کا ورثہ میں چھوڑ ہوا ایک مکان اور ایک دکان کے ورثہ روپیہ کے جو ہمارے چچا نے آپس میں حصہ کر کے آپس میں تقسیم کر لیں شریعت کے مطابق تقسیم ہوا ہیں

الجواب جس کے ورثہ صرف دو بیٹے ہیں ان کا حصہ ۱/۱ ہے ہر ایک کا حصہ ۱/۲ ہے پس دونوں لڑکوں کو ہمیں گے اور ایک ایک حصہ چار ایکڑ زمین کا پھر ان کا فوت ہو گیا ہے اس کی بیوی ۱/۸ حصہ لڑکیں اور ایک لڑکا وارث چھوڑے ہیں تو ان کا حصہ ۳۲ ہے ان پر مقسم ہو کر بیوی کو ۱/۳۲ حصہ ملے گا اور لڑکے کو ۱۵/۳۲ حصہ ملے گا دونوں لڑکیوں کو ۷/۳۲ حصہ ملے گا اور لڑکے کو ۱۵/۳۲ حصہ ملے گا واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مسئلہ اسد ملت بریلی شریف

۹ ذی الحجہ ۱۳۹۸ھ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا اور ایک لڑکی چھوڑا کل جائداد کے مالک تھے مگر زید کی زوجہ زندہ تھی تو اس کو کچھ ملے گا یا نہیں اگر ملے گا تو کتنا حصہ ملے گا بینوا توجروا

الجواب برتقدیر صدق سوال صورت مسئولہ میں مقسم علیہ سے ۱/۸ حصہ ملے گا اور ایک

[illegible]

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۲۶ رذی قعدہ ۸۸ھ

[illegible]

الجواب صورت مسئولہ میں [illegible]

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۲۶ رذی قعدہ ۸۸ھ

[illegible]

الجواب [illegible]

کتبہ فقیر محمد [illegible]

[illegible]

۱۵ رذی الحجہ ۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں اس مسئلے میں علمائے دین شرع متین کہ زید نے اپنی بیوی ہند کو طلاق دے کر اپنے مکان سے باہر کر دیا ہند نے اپنے نام سے خرید لیا اور اپنی ہی کمائی سے کچھ عرصہ بعد دوسرا مکان جس کی قیمت تقریباً ڈھائی ہزار روپے ہے اپنی بیوی کے نام خرید لیا۔ زید کا انتقال ہو گیا ہے۔ اب صرف زید کی بیوی اور زید کی اس جہت میں اور بھی وارث ہیں جو ان مکانوں میں سے

دریافت طلب یہ ہے کہ رو سے شریعت زید کی بیوی اور زید کی کون کون سی جائیداد میں کتنا کتنا حق پہنچتا ہے جواب سے جلد مطلع فرمائیں اور شرعی کا موقع دیں۔ بینوا توجروا۔

فتح محمد کرنیل گنج بذریعہ کانپور

الجواب زید نے مکان اپنے نام خریدا یہ اس کا مملوک تھا۔ تقدیر صدق سوال جب شرعاً وہ مکان میں ایک چوتھائی کی مستحق بیوی ہے اور باقی تین چوتھائی کی مستحق زید کی بیٹی ہے۔ جو مکان بیوی نے اپنے نام سے خریدے اور قیمت اپنے پاس سے دی ہے وہ اس کی ملک ہے اس میں زید کی کوئی چیز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۱۱ ذی الحجہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک مکان اور بیوی چھوڑ کر انتقال کر گیا بعد دریافت طلب یہ ہے کہ زید کے مال متروکہ سے بیوی کس کو کتنا ملے گا اور اس کی بیوی کتنا لے گا۔ جواب عنایت فرمائیں

العبد ضیاء اللہ محلہ کوٹ پور ضلع بریلی شریف

الجواب اگر صرف یہی دو وارث ہیں تو تقدیر صدق سوال حسب شرائط [illegible] متروکہ یہ متوفی چار حصہ مستقسم ہو کر ایک حصہ اس کی بیوی کو ملے گا اور تین حصے زید کی بیٹی کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جمیل احمد مرحوم کی پہلی بیوی مرحومہ سے ایک لڑکا دوسری بیوی سے جو موجود ہے کل سے ۱۰ کے درجہ کی بیاں موجود ہیں ترکہ مذکورہ میں کس طرح تقسیم کیا جائے گا۔ (۱) مکان پختہ (۲) مسجد کچی کے لئے اس مذکورہ سے (۳) ایک باغ ہے (۴) تین چکیوں میں شرکت ہے ورثوں میں کس طرح تقسیم ہوگا؟

الجواب صورت مسئولہ میں ایک بیوی (زوجہ ثانیہ) اور تین لڑکیاں وارث چھوڑے ہیں تو اس کا متروکہ ۸۰ (اسی) سہم پر منقسم ہوکر ان سہام میں سے زوجہ ثانیہ کو دس سہم ملیں گے اور چودہ چودہ سہام تینوں لڑکیوں کو ملیں گے اور سات سات سہام چاروں لڑکیوں کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ محرم ۸۸ھ

حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا کہ جیسے اس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔ (حدیث)

یا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ ایک [illegible] مکان خریدا ہے اس مکان میں [illegible] ی ہے اس کی [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

فرماتے ہیں۔۔۔

الجواب بر تقدیر صدق سوال، استفسار رشتی احمد کوریں وحسب شرائط و فیصلہ رشید متوفی کے متروکہ کی روپیہ وآنے اس کی بیوی بیس گے اور آٹھ آنے بیٹی وارث تین آنے دونوں بہنوں بیس گے اور بھتیجا محجوب ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد نعیم حسین عفی عنہ

دار الافتاء منظر اسلام محمد آباد، بریلی شریف

۲۰۰۲ھ ۱۴۲۳ھ

یہ فتوی ہے مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خاں کا ایک ہندو عورت سے جس کا نام [illegible] تھا تعلق ہو گیا اور اس ناجائز تعلقات سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن میں حامد خاں سے ایک لڑکی جس کا نام اسلام بی خاں رکھا گیا اور دوسری مختار بیگم اور حامد خاں کی تیسری لڑکی ہندو عورت [illegible] سے ناجائز تعلقات سے [illegible] میں حامد خاں کا ناجائز مسماۃ قریشی بیگم سے دو لڑکیاں [illegible] اور قریشی بیگم سے بطن سے حامد خاں کے نطفے سے لڑکے پیدا ہوئے جو [illegible] ہو گئے جب اسلام بی خاں جو کہ ہندو عورت کے بطن سے پیدا ہوا تھا تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہوا تو اسکول میں داخل [illegible] اور ان کی ولدیت کالموں میں حامد خاں لکھوائی گئی۔ اور جب مختار بیگم شادی کے قابل ہوئیں تو ان کی شادی کے وقت قاضی کے نکاح رجسٹر میں ولدیت حامد خاں ہی لکھی گئی جو اس وقت زندہ تھے اسلام بی خاں کی جب شادی ہوئی تو ان کی بھی ولدیت قاضی کے رجسٹر میں حامد خاں ہی لکھی گئی۔ اسلام بی خاں بعد شادی پاکستان چلے گئے اور پاکستان میں اسلام بی خاں کے ایک لڑکا اسلم حامد خاں اور ایک لڑکی حامدہ بیگم پیدا ہوئیں جب یہ پاکستان میں تھے تب حامد خاں اسلام بی خاں کو خط بطور اپنے لڑکے کے لکھا کرتے تھے اور اسلام بی خاں بھی اپنے والد حامد خاں کو بطور اپنا باپ ہی سمجھتے رہتے تھے اور خط بھی لکھا کرتے تھے جب اسلام بی خاں کا انتقال حامد خاں کی زندگی میں پاکستان میں ہو گیا اسلام بی خاں کے انتقال کے بعد حامد خاں نے اپنے پوتا پوتی کو گھر سے لکھنا پڑھنا کر کے ہندوستان مستقل رہائش کے لئے اپنے پاس بلوا لیا اور تا حیات اپنے پاس بطور پوتا پوتی رکھا۔ اسلام بی خاں کے انتقال کے بعد ۱۹۶۳ء میں حامد خاں کا انتقال ہو گیا اور حامد خاں مرحوم

ے منقولہ بالا غیر منقولہ جائداد میں سے کچھ حصہ چھوڑ کر جو کہ بے حقیقی جان محمد خاں سے تھے جن کے بعد ان حامد خاں کی منکوحہ بیوی قریشی بیگم سے جن سے ان کے کوئی اولاد نہ تھی۔ حامد خاں مرحوم کو ورثہ میں سے چھوڑ کر سات سو روپے نقد اور پانچ سو روپے کا زیور دیں خاں برادر حقیقی حامد خاں پر یا حامد خاں سے چھوٹے حصہ طلب یا ادا کیں برادر حقیقی حامد خاں مرحوم سے یہ اختلاف ہے کہ حامد خاں مرحوم کی جائداد میں سے ان کی بیوی قریشی بیگم جو کہ حامد خاں کے بھائی اور بہنوں کے علاوہ ان کے بیٹے سے پیدا ہوئی تھی جس کو وہ ظاہر کرتے تھے اس کی شادی کے چار سال کے بعد ہوئی ہے۔ دوسرے اور حامد خاں مرحوم کی حامد خاں کی صحیح وارث سے اسلام بی خاں جو حامد خاں کے بھائی اور بہنوں کے بیٹے سے پیدا ہوا تھا۔ جس کی حامد خاں مرحوم سے بھائی پیدا ہوئی اسلام بی خاں کے بیٹے سے ایک لڑکا اسلام حامد خاں ایک لڑکی حامد بیگم پیدا ہوئے تھے جو کہ حامد خاں مرحوم کے پوتا پوتی ہوتے ہیں جن کو حامد خاں مرحوم اپنی حیات میں پرورش کرتے تھے اور ان کی پرورش کی ذمہ داری لی تھی اب حامد خاں مرحوم کے بھائی بہنوں کے بیٹے سے صحیح وارث ہیں اور حامد خاں مرحوم یہ دونوں بچے ہیں اب آپ سے ان مسئلہ کے متعلق طریقہ معلوم کرنا ہے کہ

(۱) یہ کہ قریشی بیگم جو کہ مسمات عورت یہ منکوحہ بیوی سے حامد خاں کے تعلقات سے پیدا ہوئی تھی اور حامد خاں مرحوم کا حیات بطور اپنی اولاد کہتے رہے وہ حامد خاں مرحوم کی جائداد میں سے وارث ہونے کی مستحق ہے۔ اور حامد خاں مرحوم کے منقولہ میں سے ترکہ پانے کی مستحق ہے۔ روپے کی مستحق ہے۔ اس حساب سے پانے کی مستحق ہے"

(۲) وہ اسلام بی خاں جو کہ مسمات عورت یہ منکوحہ بیوی سے حامد خاں کے بھائی سے پیدا ہوا تھا اسلام بی خاں کی اولاد اسلام حامد خاں لڑکا اور حامد بیگم لڑکی حامد خاں مرحوم کی زندگی میں اسلام بی خاں مرحوم کی وفات کے بعد اور پہلے حامد خاں مرحوم سے ان کے بعد حامد خاں مرحوم کی جائداد میں سے وارث ہونے کی مستحق ہے اور حامد خاں مرحوم کے منقولہ میں سے ترکہ پانے کی مستحق ہے۔ روپے کی مستحق ہے اس حساب سے"

(۳) اور قریشی بیگم جو کہ حامد خاں مرحوم کی منکوحہ بیوی تھی اور اولاد ہونے کی صورت میں اپنے حصہ میں سے ۱/۸ روپے نقد

طلب ... میں سے کس حساب سے چوتھا حصہ پانے کی مستحق ہے۔ برائے کرم اس کا مفصل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

بوقت جو بھی جواب ہو دلائل کے ساتھ حوالہ تحریر فرمائیں۔ عوام

الجواب ... صحیح ہے درست ہے اور وہ ... ہے۔ حدیث میں ہے ... فرائض میں سے ... ورثہ ... اقرب ... لام فقط واللہ تعالیٰ اعلم

... صحیح اور درست ہے اور وہ ... ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) قریبی بیٹے کا بقیہ مہر باقی ... جو دوسرے شوہر سے پانے کی مستحق ہے۔ جب تک اس کا دین مہر ادا ... کی وراثت تقسیم نہیں ہو جائے گا اور دین مہر علیحدہ ادا کرنے کے بعد جو مال بچے گا اس سے ... روپیہ چار آنے پانے کی مستحق ... قریبی بیٹے کی حصہ سے قریبی بیٹے پانے کی مستحق ہے جو دوسرے شوہر کی کوئی اولاد ... کے ... دین مہر کی ادائیگی کے بعد جو مال بچے گا اس سے قریبی بیٹے کو اس والدہ کی وراثت سے ایک چوتھائی ملے گا اور باقی تین حصے دوسرے شوہر کی اولاد کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ سید محمد افضل حسین مراد

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۷ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

پوچھتے ہیں علمائے دین مسئلہ میں کہ زید نے تین شادیاں کیں پہلی بیوی سے ایک لڑکی موجود ہے اور دوسری بیوی سے جو پہلی بیوی کے فوت ہونے پر شادی کی اس سے ایک لڑکی موجود ہے دوسری بیوی کے فوت ہونے پر تیسری شادی کی جس سے دو لڑکے موجود ہیں دو بیویوں کی۔ زید اپنی جائداد تینوں لڑکوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہے تو کتنا کتنا حصہ ... ہوں گے۔ راہ ورمطابق شرع شریف جواب سے مشرف فرمائیں۔

الجواب ... جب زید مرے تو ترکہ کی تقسیم کیا معنی۔ زید جس کو چاہے ہبہ کر دے قابض بنا دے گا وہ لے گا مالک

وقابض ہوجائے گا نیز رید کو چاہئے کہ [illegible] سے کی کوریا دہ دینا چاہتا ہے وہ [illegible]

[illegible] سید محمد فضل حسین غفرلہ

[illegible] مفتی دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

یکم شوال المکرم ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

حاجی ہدایت حسین صاحب کے [illegible] پرسجاد حسین، واشفاق حسین، وابرار حسین، وانوار حسین، صفات حسین پانچ پسر، سروری بیگم، کشوری بیگم، چندولی، تولی چار دختر، وقاری بیگم بیوہ وارث چھوڑ [illegible] کہ چھوڑ۔

دریافت طلب یہ ہے کہ مسماۃ سروری بیگم وہتر کہ حاجی ہدایت حسین کس قدر [illegible] شریعت مطہرہ سے

سروری بیگم دختر حاجی ہدایت حسین

معرفت: حمد اللہ خاں

تفصیل متروکہ حاجی ہدایت حسین۔ [illegible] جائداد منقولہ۔ نقد [illegible] روپے۔ [illegible] روپے۔ [illegible] روپے۔ برتن وکپڑا وزیور وغیرہ تخمیناً ۵۰۰۰ سامان دوکان [illegible] روپے۔ گندم [illegible]

الجواب مرحوم نے صرف دس ہی وارث چھوڑے ہیں ایک بیوی چار لڑکیاں اور پانچ لڑکے تو بتقدیر صدق سوال وحسب شرائط فرائض متروکہ حاجی ہدایت حسین صاحب ایک سو بارہ سہام پر منقسم ہوکر چودہ سہام ان کی بیوی کو ملیں گے اور سات سات سہام چاروں لڑکیوں کو ملیں گے اور چودہ چودہ سہام پانچوں لڑکوں کو ملیں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ شوال ۸۳ھ

کتاب الوقف

[illegible]

[illegible] مکان نے جو ایک مسجد میں وقف کے لئے ایک مسلم نے خرید لیا ہے اور وقف کرنے والوں نے [illegible] بعد دریافت طلب امر یہ ہے کہ یہ بیع صحیح ہوئی یا نہیں۔ یہ معلوم ہونے پر کہ یہ مکان وقف ہے۔ خریدار نے [illegible] والوں نے ثمن موقوف سے بھی مسجد میں کچھ لگا دیا یا مشتری کی ملک ہوئی۔ مفصل و مدلل تحریر ہو۔

فقیر شاہ محمد حسین معرفت جناب [illegible] صاحب ٹیلی گراف ماسٹر ریواڑی ۲۳ ذی قعدہ ۱۳۲۳ھ

الجواب وقف کی بیع باطل ہے شامی میں ثانیہ سے الاختلاف فی بطلان بیع الوقف لانه لایعبر للتملیک و تملک [illegible] وقف کرنے والوں کا [illegible] پڑے کہ اس مکان پر [illegible] مسجد کے [illegible]

کتبہ محمد [illegible] حسین عفی عنہ

[illegible] مدرسہ محمدی [illegible] شریف

۱۵ شوال ۱۳۲۳ھ

[illegible] کے مسائل میں۔

[illegible] پورے مدرسہ رئیس بصورت حنفی [illegible] ایک مسلم حامد خاں نے فروخت کی اس زمین کے پچھم طرف یہ مسجد ہے۔

اس زمین وقف پر متصل ان کے کارندوں نے حد مسجد سے ۳ گز مسجد مظہر و محرف الف شامل کر لیا گیا۔ شہر کے معززین نے اس وقت نے فقیر سے استفتاء کیا ہے مسجد مذکور اور اس کے سامنے کی زمین

پورب طرف مظہرہ بحرف (ب) اور گزر کے نیت رفع ہ مسلم معمر یں کے حوالے یا یا اس کے بعد دوسرے ہی دن
مظہرہ بحرف (ب) پر یک "مسلم مسافر خانہ" کی بنیاد ڈالی گئی یہ فعل اصل مالکان زمین کی طرف عمارت عمل میں
گیا تقیہ کا یہ سلسلہ دو اڑھائی برس تک مسلسل ہوتا رہا چندوں سے جاری رہا ہے کو وجہات سے پیش نظر مقصد صاحب
ضلع کا یہ عمل اصل مالکان آراضی کی عین مرضی منشا ہو سکتا ہے

(۲) سلسلہ یا اعرض ہے کہ دو اڑھائی سال سلسلہ تقیہ گزر جانے کے بعد جب تعمیر مسافر خانہ سے محسوس ہوا کہ اصل
مالکان زمین کی اجازت بھی ضروری ہے تو تمام ذمہ کاران کو رضامندی کے مدعو کیا میں ایک معاہدہ تحریر "مسلم
مسافر خانہ" وقف کریں اور یہ کہ واقفین آراضی سے ایک محضر نامہ لکھا جائے (ناظم مسافر خانہ) اور میں موقوفہ قانونی قرار دیا
اور بعد عمارت تمام سابقہ تصرف و معاف رہے آئندہ کی صورت میں جو وقف عدم اجازت کا دعوی کرے یا
شدہ کے بارے میں شریعت کا کیا منشا ہے۔ عنایت فرمائیں

(۳) سلسلہ ہذا یہ امر بھی دریافت طلب ہے کہ زمین موقوفہ مذکورہ پر مسلمانوں کے چندے سے عمارت مسلم
مسافر خانہ کے لیے تعمیر ہو چکی ہے دو بھی بنا اللہ خوش واقف ان قرار پائے گی اور یا کسی یہ بھی مسلم مسافر خانہ کا متولی
متصور ہوگا جس کو واقفین آراضی سے بنداستوں مقرر کرنا یا ضابطہ کی کارروائی سے جو عمارت تعمیر ہو
اور واضح آخری بہت دسمبر ۱۹۶۳ء کے مدرسی مدرسہ عنایت ہوں یہ کہ ان کی شدہ صورت ہوں ہو یا نقصان ہو جائے گا
اعتبار جانبی عادل (ایکسپرٹ) ارسال خدمت رہا ہوں (اسلام محمد عبید اللہ قاسمی ۲۰ دسمبر ۱۹۶۳ء

الجواب اس زمین کے حقدار ورثہ ہیں سب کی اجازت درکار تھی ان کی اجازت کے بغیر ان زمین میں تصرف ناجائز
اور حرام ہو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ولا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل تفسیرات احمدیہ میں ہے
اذ المعنی لا یاکل بعضکم مال بعض بالباطل کالسرقۃ والغصب الخ درمختار میں
ہے ولا یجوز تصرف فی مال غیرہ بلا اذنہ ولایۃ الا فی مسائل الخ شامی میں
(۲) تعمیر کے بعد ورثہ سے زمین واقف راضی تو وقف جائز صحیح ہوگیا وقف کے بعد سے پہلے ان میں جو تصرف

ہوا ناجائز اور باطل ہوں واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس میں توقف ہوگی ہے اس زمین پر جو محلہ سے دور مسافر خانہ ملک ہے یا کسی کتاب میں یاد نہیں ہوتا ہے کہ زمین یہ ایک شخص متولی ہو اور محلہ کا متولی دوسرا شخص ہو مگر چند دہندگان کی یہ بیت ہوتی ہے کہ وہ محلہ کا متولی جدا ہیں گے ۔ ہے صورت مسئولہ میں یہ ہی زمین محلہ سب کا متولی ہے۔ واللہ تعالیٰ علم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ رشوال ۸۱ھ

مسئول عبدالرؤف

یہ فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں ایک مکان مسجد محلہ حوض قصبہ گورے جس میں وقف علی اللہ ہو گیا اور جس سے تمام اس میں رہتے تھے اب گر گیا ایک صاحب طور سرایہ دار رہتے ہیں اس مکان کے گرنے کے پختہ چھت اور جو کچھ سب بوسیدہ شکستہ ہو گئی تھی یہ ارادہ صرف دیواریں دوبارہ بنوانے کے ہے اگر ہیں چاہے تو یہ تھا کہ نئی جیادوں پر دوبارہ دیوار تعمیر کرا دی جائے کیں بعض لوگوں نے دوسرے بعض لوگوں نے کہنے سے نئی فٹ چوڑی جگہ چھوڑ دی اور ان لوگوں کے دستخط کے لے لگی قائم کروی۔ اس طرح دور میں قصہ مسجد وقف علی اللہ سے الگ ہو گئی یہ کر دیا شرعاً جائز ہے یا نہیں اور اگر ایسا کیا ہو تو جن لوگوں سے ایسا کیا ہے کہ اس کے بارے میں کیا حکم شرعیہ ہے جواب باصواب سے جلد رجلد مطلع فرمائیں۔

الجواب: وقف جائز علی اللہ جدا ہے عمل سے اس پر قبضہ جمانا یا اس پر پختہ قائم کرنا حرام ہے اور سخت بڑا گناہ ہے جو لوگ ایسا کرتے ہیں توبہ کریں ورنہ ان سے مثل جوں بدلیا جائے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۰ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ یہ مسجد کی چٹائیاں ہیں جن پر مسجد میں نماز پڑھتے ہیں اور
جمعہ کی نماز بھی پڑھی جاتی ہے۔ اس لئے ان چٹائیوں سے کسی ضرورت کے لئے [illegible]
سوال ان چٹائیوں کا ہے کہ ان چٹائیوں کو مسجد سے باہر لے جانا جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز ہے تو مسجد میں
کتنا عرصہ رہنے کے بعد باہر لے جانا جائز ہے۔ بینوا توجروا

الجواب وہ چٹائیاں مسجد کی ملکیت سے خارج ہیں اور بھی مسجد کے کام میں آسکتی ہیں اس لئے ان کو
بیچ بھی سکتے ہیں اور ضرورت کے تحت باہر لے جانا جائز ہے۔ جب وہ چٹائیاں کسی کام کی نہ رہیں تو ان کا حکم
ملبوظ رکھے۔ مسجد کی ملکیت قرار نہیں میں کہیں کی جا سکتی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

[illegible]

کیا فرماتے علماء دین اس مسئلہ میں کہ

ایک جماعت مسجد کی [illegible] کے لئے [illegible] میں عید [illegible] کی نماز
پڑھتی ہے اس کے لئے کیا حکم ہے کہ وہ مسجد [illegible] میں ہے اور [illegible] میں
پھیلتی ہے۔ جلاتے ہیں [illegible] پر [illegible] سے [illegible] میں [illegible]
یہ مسجد یا مصلی اور خطبہ کی [illegible] عید گاہ [illegible] سے [illegible] مسجد میں [illegible]
پھوٹ پڑا جاتا ہے۔ بینوا توجروا

مستفتی غلام محمد [illegible]

الجواب اگر وہاں پانی میسر نہیں ہے یا وہاں پر [illegible] تو دوسری جگہ عیدین کی نماز پڑھنے کی
جو جگہ عیدین کی نماز کے لئے وقف ہے اس میں [illegible] سے [illegible] لہ وقف علی

ھذا تلہ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

[illegible] مسئلہ میں [illegible] ایک مدرسہ کی [illegible] مدرسین [illegible] ایک قطعہ میں [illegible] ہوتا ہے [illegible] ایک قطعہ [illegible] صاحب [illegible] مدرسہ میں [illegible] قطعہ میں مدرسہ کی [illegible] سے [illegible] راہ سے [illegible] ان حضرات میں [illegible] ہے [illegible] ہوتا ہے [illegible] مدرسہ [illegible] مدرسین [illegible] سید [illegible]

الجواب [illegible] جس [illegible] سے [illegible] اصل مقصود [illegible] ہے [illegible] لا یجعل لذا بسناد ولا لحال [illegible] ولا [illegible] جعل [illegible] لی [illegible] فیہ مصلحۃ [illegible] علی [illegible] قول [illegible] فی [illegible] لیسد [illegible] بعضہ [illegible] ہوگا [illegible] ہے [illegible] مدرسین [illegible] ہوگا [illegible] ہوں [illegible] ہے [illegible] ہوں [illegible] ہے [illegible] حق [illegible]

واللہ [illegible] ان [illegible] مسجد [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۲۰ ذی القعدہ ۸۳ھ

باب الصدقہ

مسئولہ محمد حمید اختر پورنوی

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

یعنی صدقہ واجب میں سے اپنی خونی رشتہ دار عورتیں کسی وجہ قابل حد سے زیادہ ہوں یا کم ہوں۔ حد مقصود بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب اپنی ذی رحم کو صدقات واجبہ یا جو کچھ بھی نفلی خیرات دینا ہو دینی ہو تو دینی ہو یا کم ہو کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے شوہر اور شوہر اپنی بیوی کو نہیں دے سکتا باقی دیگر رشتہ دار ہو یا جو حد حسن ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمد نصر حسین غفرلہ

دار الافتاء مظہر اسلام محمد علی سوسائٹی کراچی

۲ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

سب سے پہلے

☆ سب سے پہلے [illegible]

☆ سب سے پہلے [illegible]

☆ سب سے پہلے [illegible]

☆ سب سے پہلے [illegible]

☆ سب سے پہلے [illegible]

(اشتہار کی مخصوص)

کتاب البیوع

زکوٰۃ، عشر، صدقہ

[illegible] فرماتے ہیں علماء [illegible] اس مسئلہ میں کہ قصبہ [illegible] میں [illegible] مسجد [illegible] مسجد میں [illegible] کرتی تھی [illegible] مدرسہ میں [illegible] ہے اور اس کے متعلق ہوئے کا بہت نزدیک ہے کی مسجد کے قریب [illegible] میں شامل رہے مسجد کی توسیع کر دی جائے تو مسجد بہت وسیع ہو جائے [illegible] کی مسجد کے قریب میں قبرستان بھی ہے [illegible] کی نماز پڑھنے کے لئے جو نمازی آتے ہیں تو مسجد میں گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے [illegible] ہوتی ہیں [illegible] کرائے ہیں ورنہ مرمت ہی کرائے ہیں [illegible] تعالیٰ [illegible] کے نمازیوں سے جو چندہ لیا جاتا ہے وہ بھی مدرسہ میں [illegible] روضہ شریف [illegible] قربانی [illegible]

الجواب (۱) مسجد کا چندہ مدرسہ میں خرچ [illegible]

(۲) مدرسہ کے لئے مسجد میں چندہ [illegible]

(۳) صدقہ فطر مسجد میں لگانا [illegible] مسجد [illegible] مسجد مدرسہ اور [illegible] میں لگانا حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) منبر اور ستون اور پیش امام عیدگاہ اور جملہ مسجدوں کو چھوڑ کر مسجد کی مرمت [illegible] کرائیں قبروں کو پامال ہونے سے بچائیں [illegible]

مفتی سید محمد امین حسین صاحب

[illegible]

مسئول محمد اسماعیل

[illegible]

الجواب [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ

دارالعلوم دیوبند

۲۰ / ۱ / ۱۳۹۶ھ

[illegible]

[illegible]

۲۰ ذی الحجہ ۸۷ھ

مسئول محمد اسماعیل

[illegible]

الجواب [illegible]

کہتے ہیں کہ کنکروں بھاؤ کا ہوتا ہے اب وہی حساب ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد محسن حسین غفرلہ

[illegible]

۲۶ ذی الحجہ ۸۹ھ

علمائے دین و مفتیان شرع متین کیا فرماتے ہیں مسائل ذیل میں:

(۱) زید کہتا ہے کہ عشر کا نکالنا تو حساب روپیہ سے وقت تقسیم اناج سے ہوتا ہے اور مسلمانوں پر عشر واجب ہیں کیونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کو اپنی رقم کا کچھ پتہ نہیں ہوتا ہے یہ کہنا زید کا کہاں تک صحیح ہے۔ مسلمانوں سے مسلمانوں پر عشر کا مطالبہ کیا جائے یا عشر کی رقم میں کتنے برس تک کا حساب لیا جائے جواب تک جواب عنایت فرمائیں۔

(۲) زید کہتا ہے کہ غلبہ واحد عشر آب پاشی نصف عشر کا ہے اور کنوئیں کا پانی ہو تو عشر کا ہے گا یہ زید کا قول صحیح ہے۔ بینوا توجروا

الجواب ہندوستان کی عشری زمینوں کی پیداوار میں عشر واجب ہے کہ اس سے عشر کا مطالبہ کیا جائے اور مقدار عشر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں۔ مختار میں ہے: الصدقۃ فی مصرف الزکوٰۃ والعشر ھو مصرف الصدقۃ فقط ولکن ذکر ھنا لیعلم ان الصدقات کلھا کذلک فی المصرف۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) نصف عشر سے تو کسی حال میں واجب نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] ۲۹ ذی قعدہ ۱۸۹۰ھ

کتاب الاضحیہ

مرسلہ [illegible]

[illegible] ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ چرم قربانی کی قیمت مدرسہ میں مدرسہ کی عمارت میں مدرسین کی تنخواہ میں صرف [illegible] ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔ اس میں بھی جید ثقہ مفتی کا رائے یا جید ثقہ اس رقم کا صرف کرنا جائز ہے؟

الجواب چرم قربانی واجب کا رقم میں کاٹنے سے واجب یا حق اس کی قیمت مدرسہ کو دے سکتے ہیں مدرسہ کا تنخواہ عمارت میں کاٹنے یا مدرسین کی تنخواہ دینے سب جائز ہے۔ رائے مفتی ثقہ کا حکم اس کا نہیں ہے۔ ہاں جو قربانی نہ دے سکے [illegible] ہے مفتی اس کا اس کے رقم [illegible] ہے [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک اشتہار مسائل قربانی کے متعلق میری نظر سے گزرا جس میں قربانی کے گوشت کی تقسیم کے متعلق یہ لکھا ہوا ہے کہ گوشت کے تین حصے کرے اگر گوشت کم ہے یا گھر کے آدمی زیادہ ہیں تو لکھا ہے کہ اہل و عیال کو زیادت ملے۔ یہ گوشت کی مقدار کم ہونے پر [illegible] گوشت مدارو تو ہے مکان گھر میں صرف [illegible] ہے۔ حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں [illegible]

الجواب اشتہار کا مضمون مسئلہ رفتی [illegible] میں مذکور ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] اور پھر اپنے مکان میں رکھتے ہیں اور یہ گوشت بعد میں اور جگہوں میں [illegible] فرمائیں۔

الجواب [illegible]

حررہ العبد محمد [illegible]

[illegible]

۲۳ رذی قعدہ ۸۸ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] ایک سیلگ ٹوٹ گیا [illegible] یا گوکل ہوگیا [illegible] ہوگیا ہو۔ (۲) ایک صورت یہ ہے کہ [illegible] پانچ سو روپے یہ معیادت نے قرض لیتے وقت [illegible] پہلے دیجیے اور جس وقت میں آپ کا پانی سو روپیہ [illegible] پاس سے آپ جو میں اور ہوں [illegible]

الجواب [illegible] ایک تہائی واجبی ٹوٹ گیا [illegible]

(۲) قرض اس شرط پر لے کر میں پانچ روپے [illegible] سے راضی ہے [illegible] حساب کرتے [illegible]

حررہ العبد محمد [illegible]

حررہ العبد منظر [illegible] ☆ ۲۳ رذی قعدہ ۸۸ھ

یا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان متین مسئلہ ذیل میں

زید کا عقیدہ کیسا ہے؟ اس زید کو ذبح کرنا چاہتا ہے جائز ہے یا نہیں؟ بعض لوگوں نے اعتراض کیا کہ زید کا عقیدہ نہیں ہوا اس سے قربانی کیسے ہوسکتی ہے اس زید کو بھی قربانی کیسی ہی ہے یا حکم ہے فقط والسلام

سائل محمد سہراب علی قادری رضوی حشمتی

الجواب عقیقہ پر قربانی موقوف نہیں جس کا عقیقہ نہیں ہوا ہو وہ قربانی کرسکتا ہے۔ زید اگر صاحب نصاب تھا تو اس پر قربانی واجب تھی۔ اسی صورت میں جس سے زید قربانی سے رہ گیا وہ بھی گنہگار ہے۔ اور زید بھی سب توبہ کریں۔

اور زید صاحب نصاب نہ تھا جس پر قربانی واجب تھی تو اگر خرید تو اس صورت میں بھی زید پر قربانی واجب ہوگئی ہو قربانی سے رہ گئے تو زید بھی قرضدار رہے۔ اور اگر خریدا تو اس پر واجب نہ تھا اور زید بے صدقہ رہے واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ سید محمد محمل حسین عفی عنہ

رفیق مسند و مدرس مدرسہ اسلامیہ بریلی شریف

۱۵ ذی الحجہ ۱۳۱۳ھ

ارشادات اعلیٰ حضرت قدس سرہ

☆ ایک مسجد کا سامان دوسری مسجد میں لے جانا جائز ہے۔

☆ عقیقہ کا گوشت بچہ، ماں باپ، نانا نانی، دادا دادی، ماموں، چچا وغیرہ سب کھا سکتے ہیں۔

☆ نابالغ وغیرہ و مرتدین کے جنازہ کی نماز نہیں ایسا جنازہ پڑھنا کفر ہے۔

☆ نکاح کسی سبب سے منع نہیں یہ جو مشہور ہے کہ محرم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے۔

☆ نابالغوں کے پاس بچوں کو پڑھانا حرام ہے۔ (ملفوظات، احکام شریعت)

کتاب السیر

مسئولہ: حسین ساکن شہر ضلع پنجاب جنوبی ہند

کیا فرماتے علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں

(۱) کھانا سامنے کھانا ہو تو پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

(۲) مومن کی روح سر نے کے بعد گھر پر آتی ہے یا نہیں؟

(۳) درود شریف بلند آواز سے پڑھنا چاہئے یا نہیں؟

(۴) دیوبندی عقائد والے کو سنی کہتے ہیں یا نہیں؟

(۵) [illegible]

کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں مدلل جواب عنایت فرمائیں

(۶) گیارہویں شریف [illegible] بدعت ہے؟

(۷) نفلی صدقہ [illegible]

(۸) جس ملک میں پیدا ہوں ہو کہ شادی کے وقت [illegible]

یا نہیں اور کیا [illegible]

الجواب [illegible]

ورجاء حق ایہ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ماں مومنین کی دعوان حمد چاہتی ہیں جاتی ہیں اور مسنت اعلیٰ حضرت قدس سرہ کا رسالہ تیاں الزان لدیدہ حکم بعد دعوان حفظ کیجئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) شریف اللہ سے ہو یا مشتہ آدمی سے وطن چار مستحب ہے قرآن ریم کا رشاد مطلق ہے صلے اللہ علیہ وسلم حدیث جو صحیح آدمی سے پڑھے کوئی آدمی جاہل سے یا مذہب وہابی کی باتوں پر مسلمان کان نہ دھریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) قاسم نانوتوی رشید علی تھانوی خلیل احمد انبیٹھوی نے کفریات قطعیہ بنا پر سارے جہاں علماء ہندوستان کے کئی علماء حرمین کا فتویٰ دیا ہے جس میں محمد علی مونگیری اور صوارم الہند پر لکھے ہیں یہ بدی ان کے کفریات کو اچھا جانتے ہیں ایسے کافر ہیں جو ان کو اچھا جانے اور مرتد ہیں اور مرتد ہیں اور مرتد کے پیچھے نماز حرام ہے جن کفریات کے پیچھے مرتد ہوں مختار میں ہے۔ ولکن بعض ما علم من الشر ضرورۃ کمن یقول بلا یصح الاقتداء بہ صلاۃ بنیۃ تعلم علم

یہ بدی عقائد ہے کی میں وہابی ہیں ان کے عقائد میں جو ان عقائد کو اچھا جانے جو عقائد میں خود رشید احمد گنگوہی سے فتاوی رشیدیہ میں اس فرقہ وہابی کے عقائد کفریہ ہیں ان سے واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) جو کوئی ہندوستان میں عام طور پر پایا جاتا ہے جس کے ماں کا رنگ پاں کی بہ نسبت کم سیاہ ہوتا ہے ہر گز حلال نہیں میں نے اس بارے میں بہت فتوی لکھا ہے جو مظہر فتاوی میں چھپا ہے رشید احمد گنگوہی اور ان کے متعلقین دیوبندی اس کے ہوئے ہوئے جاتے ہیں جو رشید احمد گنگوہی کے فتوی کے خلاف فتوی لکھے۔ رشید احمد گنگوہی اور دیوبندی کا حکم ہے کہ وہ مرتد ہیں جو ان سے کسی کا نکاح ہوں میں مختار میں ہے ولا یصح ان ینکح مرتد ولو مرتدۃ ولا کافر علی مسلمۃ واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) ربیع الآخر میں غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو شیرینی کھانے والے کو ثواب پہونچایا جاتا ہے کی کوئی اصل ہوں کہتے ہیں یہ کہ ہے۔ دیوبندی سے ناحق ہوتا ہے ان باتوں پر عمل نہ کریں واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) [illegible]

(۸) جہاں ایسا ہو [illegible] وہاں [illegible] وضاحت [illegible]

[illegible] صورت میں [illegible]

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۲۹ ذی قعدہ ۱۳۸۲ھ

مسئولہ محمد یوسف خاں طالب علم [illegible] ۱۹۶۳ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

[illegible] قبل [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

فی منظر اسلام بریلی شریف

۱۶ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

[illegible]

[illegible] ایسے شخص کے متعلق شرع متین اس مسئلہ میں

[illegible] ایسے شخص کے متعلق جو عورت کی بات مانتا ہے وہ کافر ہے مسلمان

[illegible]

الجواب [illegible] عورت کی بات مانتا ہے [illegible] اور جدید یا ایسا فعل ہے اور یوں کہتا ہے

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

فی منظر اسلام بریلی شریف [illegible] ۱۳۸۲ھ

باب الاوقات

[illegible] کے متعلق ہوئے جدید [illegible] سے پتہ [illegible] سے جدید [illegible] قضا [illegible] ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

سوال طلوع آفتاب سے [illegible] شروع کا وقت گھڑی کے حساب سے کتنا ہوتا ہے؟

الجواب [illegible] سے پہلے اور بعد کی قضا [illegible] طلوع آفتاب سے [illegible] منٹ تک [illegible] عصر کی نماز کے بعد بھی جائز ہے جب کہ [illegible] سے پہلے قضا [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) طلوع آفتاب سے [illegible] منٹ بعد [illegible] شروع ہوتا ہے اور گھڑی کے حساب سے [illegible] اس وقت کتنا ہوتا ہے [illegible] وقات میں دیکھے کہ گھڑی میں کتنے بجے ہوں اس میں سے [illegible] بجے تک شراق کا وقت رہے گا واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

فی منظر اسلام بریلی شریف ۱۸ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

رویت ہلال

مسئول: افتخار الدین

کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ریڈیو یا تار یا ٹیلیفون کی خبروں پر رمضان شریف کا اور رمضان یا عید کا چاند ہونے یا نہ ہونے کا حکم کرنا کیسا ہے بینوا توجروا

بیکر شکر گزار فرمائیں۔ اور جواب پر مدرسی مرحبا چھاپ کر شائع فرمائیں۔

الجواب ثبوت ہلال کے لئے ریڈیو تار ٹیلیفون وغیرہ وہ خبریں ناقابل قبول ہیں۔ جن کی وجہ پر علماء نے رمضان یا عید کا یا بقر عید کا گواہی سے اللہ تعالیٰ اعلم

حررہ سید محمد آصف حسین عفی عنہ

[illegible]

یکم ذی قعدہ ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں رویت ہلال کی حجت یا رویت پر عمل کرنا یقینی طور پر کس شہر یا ملک یا وضع حلقہ میں پایا جانا ضروری ہے یا نہیں۔ اور اگر رویت ملک سے کسی دوسرے ملک میں پائی جائے اس کے فاصلہ کی مقدار مقرر ہے یا نہیں اور اگر چند میل سے فاصلہ پر ہو تو ان کے لئے ثبوت شرعی کا ہونا اور اس صورت ہے یا نہیں یا کیا۔

(۲) حالت حاضرہ کے تحت میں کل جو ذرائع ترقی یافتہ ہیں جس ایک مقام سے دوسرے مقام تک خبروں کے شہر کے کام آرہے ہیں مثلاً ریڈیو ٹیلیفون وغیرہ تو ان ذرائع سے رویت ہلال کی خبریں مل جائیں تو وہ قابل عمل ہو سکتی ہیں یا نہیں۔ کیا مدنی اعتبار سے ان کا ضروری ہے یا نہیں۔ چونکہ انہیں کی بنا طلوع وغروب شمس وغیرہ پر عمل پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اتحاد مدنی باقی نہیں رہتا ہے بلکہ شرعی دیکھے جاتے ہیں اس پر عمل کرنا مدنی نقطہ نظر سے کس حد تک

پکی ہے۔

(۳) اگر ریڈیو عام ہو چکا ہے اور اس سے عمدہ کمائی سے ریڈیو پر خبریں شروع ہوتی ہیں یکی صورت میں بیوی ہندے کسی عمدہ علم سے روایت حدیث کی اجازت مل جائے پھر بھی حدیث شریف عمل ہو سکتا ہے یا نہیں۔ آپ صاحبوں سے توقع ہے کہ بدلائل شافیہ جواب مرحمت فرمائیں گے تاکہ مسلمانوں کی تعلقات دور ہو جائے اور اختلاف قوی رفع ہو جائے۔ ادارہ علمیہ کی جانب سے تحقیقی جواب دینے کے ساتھ عیدی مبارکباد لیکن اور مسرتیں منائیں۔ جس کے ہم ممنون و مشکور رہیں گے۔

(۴) بعض شہروں میں کسی، بلی، چوہے وغیرہ حدیث میں معین مقرر ہوتے ہیں ان میں علماء شامل ہیں یہ علماء کے علم کے دعوے دار ہیں ثبوت سے ثبوت ہونے پر عمل کیا جاتا ہے یا نہیں۔ فقط منجانب مسلمانان تعلقہ ہنگوں ضلع پرلی مہاراشٹر پوسٹ عطاء پیش امام مسجد پیش حاضر ہیں۔

الجواب شہادت حدیث میں ناشروں میں سے ہر جگہ روایت کا ثبوت شرعی ہونا شرط ہے اختلاف میں ہے واختلاف المسامیع غیر معتبر عندی ظاہر الاسناد، علیہ اکثر المشائخ وعلیہ السمعانی بحر عن بعض اصحابنا فیلزم عمل المشرق بروایۃ اھل المغرب اذا ثبت عندھم روایۃ وللثبوت شرط یوخذ سے ثبوت شرعی کے تحت طریقے ہیں (۱) شہادت (۲) شہادت پر شہادت (۳) قضاء قاضی پر شہادت (۴) قاضی شرع کا خط دوسرے قاضی شرع کے نام (۵) مشہور شرعیہ جو عام مسلمانوں کا علم ہو جو علماء روایت حدیث سے حجاز میں ہے عام اہل دنیا کی دوسرے علماء میں محقق معتمد پر اعتماد کا التزام علماء روایت حدیث کا صدیوں سے چلا آتا ہے یہ عام مسلمانوں کا دوسرے کی روایت کے حدود میں معتبر ہیں ہے جو عام مسلمانوں کا علماء کی روایت کے حدود میں معتبر ہے ان سب طریقوں کا تفصیل بیان امام اہلسنت علی حضرت سیدنا مجدد مائۃ حاضرہ رضی اللہ عنہ فتاویٰ رضویہ میں ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴) معتبر سند سے ثابت ہے صورت میں ہو یہ ہے کہ ایسے جانور علماء کے روایت حدیث کا ثبوت شرعی

ہو جائے خواہ عالم ہو یا روایت جاں کے ادعا میں اپنے علم پر قول وقائع یا کسی عالم یا محقق معتمد پر جب عتماد کا التزام
ہو سے اور وہ اعلان ہو اسے اور اس حاکم اسلام کا فیصلہ ہو یا کسی نے حکم کے بعد عالم کا تحقیق صادر ہو تو اس
کی حاکم اسلام کی روایت کے حدود میں اس کے علاوہ کچھ نہیں ہو جائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) روایت جاں کے ثبوت شرعی کے چھ طریقے جو اوپر مذکور ہوئے ان سے حدود ہائے ان طریقے سے ان کے متعلق
ہے ہوتے جس حاکم اسلام میں سے ہمارے ملک میں علمائے حنفی تحقیق حاکم اسلام کے ذکر مقام ہے جس
تک وہ عرف عوام ہے وہاں تک یہ کام معتبر ہے۔ شہادت اور سے حدود میں کافی نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) ایسے حاکم اسلام کا علان دو مسلمان سے روایت کے حدود میں معتبر نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

۱۶ صفر ۱۳۸۷ھ

مسئولہ سیف اللہ خاں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں۔

ہمارے یہاں اہل سنت و جماعت کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ لیکن چند حضرات دیوبندی عقائد کے بھی ہیں جو
ہمیشہ کوشش کرتے ہیں مختلف فیہ مسائل پر بحث ہو جائے۔ ۲۹ رمضان المبارک کو چاند نظر نہیں آیا۔ حالانکہ ہم لوگوں نے
گروہ لوح کے لوگوں سے چاند دیکھنے کی حتی الامکان کوشش کی۔ مگر چاند نظر نہیں آیا اور سرکاری روایت جاں کے متعلق بھی
تصدیق ہوئی کہ حضور کے کہاں سے متعلق بھی روایت جاں ۲۹ رمضان کا روزہ رکھا گیا ہے۔ جس کو ہم
اہلسنت دیوبندی حضرات بھی مانتے ہیں مگر پاکستان اور دوسرے ممالک اسلامیہ سے ریڈیو سے روایت جاں سے متعلق
اعلان ہوا جس میں ہم اہلسنت و جماعت کا کہتا ہے کہ ریڈیو کی خبر جو کہ ممالک اسلامیہ سے اعلان ہوتی ہے معتبر ہے
لوگوں نے منادی کرا دیا اور عید منایا۔ دیوبندی حضرات کہتے ہیں کہ ریڈیو کی خبر جو ممالک اسلامیہ سے ہوتی
یا غیر ممالک سے معتبر نہیں ہے ہمارے یہاں ہوتے جس میں کافی اختلاف ہوا۔ خیر میں یہ طے پایا کہ فیصلہ منگایا جائے

[illegible] متعلق [illegible] سے ذی [illegible] ہوگئی ہیں تو ہر ہوگئی ہے [illegible]
[illegible] کیا [illegible] اس مسئلہ کو مفصل مرقوم فرما کر [illegible] گے

الجواب [illegible] ہیں چاند سے کافی ہیں تو اوقات اسلامیہ سے [illegible] ہوں یا غیر ممالک اسلامیہ سے واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۲ ذی قعدہ ۸۳ھ

کتاب الرھن

مسئولہ حافظ رحمت اللہ ساکن بڑگاؤں تحصیل بڑگاؤں ضلع بیجاپور

محکمہ مال سرکار میں حسب ذیل امور کے بارے میں علمائے دین متین کیا فرماتے ہیں حسب ضابطہ شرع شریف سے فیصلہ فرما کر

پورا اجر پائیں۔

(۱) زید نے بکر سے ایک کھیت موروثی دو بیگھہ جو باعتبار صنف ہذا کے ہے پانچ سو روپیہ میں اس شرط سے رہن کیا کہ جب تک

اس کو خود کاشت کر کے اس کی پیداوار فصل سے مستفید ہوتا رہے اور بکر کھیت مرہونہ سے کسی طرح کا فائدہ نہ اٹھائے

اقتضائے معاملہ کیا ہے۔ زید روپیہ مذکور ادا کرے جب مرہونہ کھیت زید کو واپس ملے گا یا نہیں

صورت میں بموجب شرع شریف کیا ہے؟

(۲) مدعی جماعت اپنی سوداگری کے جہاز جماعت میں رکھ سکتے ہیں؟

(۳) خطہ عرب کے حدود میں جو شہر ہیں ان کے باشندوں میں اور جو شہر حدود سے باہر ہیں ان کے باشندوں میں

کیا فرق ہے۔ یہ بھی معلوم ہے کہ حضور پرنور ﷺ کے زمانہ میں جو لوگ عرب سے باہر تھے وہ عرب ہی

سے وقتاً فوقتاً آتے تھے اور یہاں ایمان لے کر عرب ہی کو واپس جاتے تھے اور اب جو لوگ عرب سے آتے ہیں ان کے حکم میں

کچھ فاصل ہوتا ہے یا نہیں جو بیان واقع ہے۔

(۳) کسی مسجد میں ایک چٹائی یا محصور یا قرآن شریف یا دوات قلم یا پانی کا مٹکا چھوڑ جانے یا ان چیزوں کا

مسجد کی عمارت یا دیگر شخص جو ناظر وغیرہ ہو اٹھا سکتا ہے۔

الجواب بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ناجار سے ناجار رہن سے کل فرض جو منعقد ہوتا ہے اس کا حکم

(۲) محکمہ سے بہتر رہن اور کیا ہوگا جس نے کی جائے تو بلاشبہ جماعت کا جہاز اور اس سے اور بعض صورتوں

میں اس کا ادا بھی جائز اور مذہب کے مذکور تفصیل اور دلیل پر اختلاف فقہا تو بحمد اللہ عز وجل ہمارے

المعطوف الیہ بسر حسن لجماعہ مشیہ ویحیے واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) خطبہ میں عربی زبان کے سوا دوسری زبان کا خطبہ متواتر سے خلاف اور مکروہ ہے۔ صحابہ کرام و تابعین عظام رضی اللہ عنہم سے روایت میں عربی خطبہ ہی منقول ہے اور جو جمع بیس ہزار یا اس سے زیادہ ہوئے عامہ علماء عصرین اہل عجم کے وطن میں بستے تھے وہ خطبہ عربی ہی پڑھتے تھے یا ایسی جگہ کبھی پیدا نہ ہوئی کہ خطبہ عربی میں [illegible] عربی زبان میں [illegible] شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی شرح موطا مزید تفصیل فتاوی رضویہ جلد سوم میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) [illegible] ہے جو ان کی امامت کا حق نہیں رکھتا ویسے ہی ہے و علم ان صاحب البیت و مثلہ ھو المسجد [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

تصدیق محمد [illegible] ۸ محرم ۱۳۹۷ھ

کتاب الرضاع

مسئولہ محمد بدرالدین اشرفی

[illegible]

[illegible] ہے پانی [illegible] پستان میں [illegible] پستان سے دودھ [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے

باب الربو

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک ہندو کا فرنا جرو ایک مسلمان سے روپیہ قرض لیتا ہے کہ ہر سال ایک معین رقم اپنے ذمہ سے ادا کرے گا اور اصل رقم میں سے کچھ نہ دے گا اور اصل رقم جوں کی توں رہے گی اس طرح اس رقم پر جو نفع لے گا وہ سود ہوگا یا نہیں۔

الجواب صورت مسئولہ میں اگر ان سے جو روپیہ حاصل ہوا وہ سود نہیں ہوتا بلکہ صورت مسئولہ میں اجارہ ہے

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد آل حسین عفی عنہ

مسئولہ حافظ رحمت اللہ موضع [illegible] تحصیل [illegible] پرگنہ [illegible] ۱۳۲۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں

(۱) ایک شخص نے دوسرے کو کچھ روپیہ اس شرط پر دیا کہ ہر سال [illegible] اور بعد میں بعد کی طرف سے اس روپیہ کی زمین اپنی بیوی کے نام پر کرا دی اس نے شرط کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جو کہ اسی آدمی کی صلب سے ہے اب وہ لڑکا بالغ ہوا اور دینی تعلیم بھی حاصل کی اب وہ لڑکا کسی مسجد میں امامت بھی کرتا ہے تو اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(۲) کسی شخص عبد اللہ نے اپنے وقت حیات حافظ رحمت اللہ نامی شخص کے پاس ۱۵۰ روپیہ اس شرط پر دیئے کہ ۱۵ سال تک روپیہ رکھے رہو ہر سال حافظ رحمت اللہ کو ۱۰ روپیہ دیتے رہیں گے اور اصل روپیہ سے کچھ نہ دیں گے اور اصل پیداوار سے مستفید ہوں گے بعد وفات حافظ رحمت اللہ کے لڑکے نے عبد اللہ سے کہا کہ تمہارا روپیہ ہمارے باپ کے پاس تھا ہمارے باپ کے مرنے کے بعد ہم کو میرا روپیہ واپس دو عبد اللہ نے کہا کہ میں نے ۱۵۰ روپیہ تمہارے باپ کے پاس اس طرح سے دیئے تھے کہ ہر سال ۱۰ روپیہ دیتا رہوں گا اصل روپیہ واپس نہ لوں گا تو کھیت واپس جبکہ ۱۵ سال تک ۱۰ روپیہ سے دیتا رہا اس طرح ۱۵۰ روپیہ ادا کر چکا ہوں اصل روپیہ کا کھیت سے تعلق نہیں

میت پر ... قصہ ... ادا ... جوتے ... کا روپیہ ... کیں ... کریم ... ہو گئے ... روپے ... کی ... کے ... ثابت ... ہیں؟

الجواب ... والی عورت ... بچے ... ان ... شوہر ... ملے ... جائیں ... حدیث ... ہے ... لہ ... لف ... ہی ... ہ ... سے ... ہیں ... ان ... ثابت ... راست ... درست ... ہے ... واللہ تعالیٰ اعلم

... ہے ... شوہر ... درست ... اور ... قرض ... سے ... حاصل ... ہوں ... وہ ... سب ... کریم ... کے ... ہیں ... روپے ... سے ... ہیں ... واللہ ... اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

... مسلمان ... محلہ ... سوداگران ... بریلی ... شریف

۸/ ... ۱۳۸۷ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ

... سے ... چھ ... ہیں ... ان ... سے ... ان ... مرحوم ... کے ... علاوہ ... ہیں ... ان ... سے ... کچھ ... واندیشہ ... ہے ... کہ ... میرے ... بعد ... میری ... جائداد ... منقولہ ... کی ... طرف ... سے ... آپس ... میں ... جھگڑا ... ہوگا ... اس ... وجہ ... سے ... میں ... نے ... اپنی ... جائداد ... منقولہ ... کے ... بجائے ... باقی ... ورثہ ... کے ... ایک ... ایک ... سو ... روپیہ ... دے ... کر ... ان ... سے ... ایک ... وصیت ... نامہ ... لکھ ... لیا ... ہے ... جس ... میں ... میری ... زندگی ... کے ... بعد ... میری ... جائداد ... منقولہ ... کے ... بارے ... میں ... ہے ... اور ... اس ... وصیت ... نامہ ... میں ... یہ ... شرط ... لکھی ... گئی ... ہے ... کہ ... میری ... جائداد ... منقولہ ... میں ... سے ... جو ... اس ... کو ... پہنچے ... گا ... وہ ... اس ... کے ... لوگوں ... کو ... دینا ... ہوگا ... اور ... اگر ... کوئی ... اس ... کے ... خلاف ... کرے ... گا ... تو ... اس ... کا ... حق ... ساقط ... ہو ... جائے ... گا ... اب ... دریافت ... طلب ... امر ... یہ ... ہے ... کہ ... کیا ... میرا ... یہ ... وصیت ... نامہ ... شرعاً ... صحیح ... ہے ... اور ... اس ... کے ... خلاف ... کرنے ... والے ... کا ... حق ... ساقط ... ہو ... جائے ... گا ... یا ... نہیں ... بینوا توجروا

الجواب ... حدیث ... کا ... حکم ... ہے ... لا ... وصیۃ ... لوارث ... اس ... سے ... وصیت ... صحیح ... نہیں ... ہدایہ ... یا ... کسی ... اور ... کتاب ... کے ... بعد ... وصیت ... صحیح ... نہیں ... ہوتی ... واللہ ... تعالیٰ ... اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

... مسلمان ... محلہ ... سوداگران ... بریلی ... شریف ... روزی ... قعدہ ۱۳۸۳ھ

... ہیں ... علمائے ... اس ... مسئلہ ... میں ... کیا ... فرماتے ... ہیں ... مسلم ... سے ... سوال ... ہے ... جواب ... تحریر ... فرمائیں۔

الجواب یہاں کے میر مسلموں سے جو چور ڈاکو ہے، وہ کیسی ان کو سود کھانے والے کہتے ہیں وہ میں شرائط [illegible] عصمۃ الدلیل وکو یہ معصوم نہیں بالاجماع فعصمہ حدعہ وعدم فعلہ لایسع الخ واللہ تعالی اعلم

حررہ الفقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۷ ذی قعدہ ۸۷ھ

مسئول اسمٰعیل

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل میں

[illegible] کہتے ہیں وہ دین [illegible] کہتے ہیں [illegible] کہتے ہیں [illegible] کہتے ہیں

کہ حد الحمد اور محمد خدا میں تو اس کی بہت بڑی حماقت ہوگی۔ خدا کے علاوہ جس کسی نے محمد کہلوانے کا شوق فرمایا ہے اس نے کبھی ایک نہیں بیس بیس نام رکھے ہیں یوں اس رسول بھی شاہ مدار کہلاتے ہیں فقیر کی قوم بھی شاہ مدار ہوتا ہے مگر وہ قوم سے سید نہیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس پاک شاہ دین کو دوقوم سے تعلق ہیں اور فقیروں کی قوم بھی شاہ مدار ہے مگر وہ قوم سے سید نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) سرکار دو عالم ﷺ کی دو پاک قوم کا فقیر سمجھنا غلط اور حماقت ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) ہرگز دونوں ایک نہیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ہاں یہ دونوں فقیر بھی ہوتے ہیں اور گداگر بھی ہوتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۶) تندرست کو دیکھ کر ترس آنا اور اس کی دعا سے جس لوگوں نے عیب والے کو پیشہ بنایا ہے سب بھول گئے ہیں عرف عام میں دو فقیروں کی قوم مشہور ہوگئے ہے گداگری پیشہ چھوڑنے کے بعد وہ سید نہیں ہیں یہ دوسری قوم نہیں بنا سکتے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۷) میت کو غسل دینے کے لیے پیسے دینا ضروری نہیں ہے جس سے غسل دلایا جائے اس کو غسل دینے والے کی قوم کا بھی غسل ادا ہو جائے گا۔ بعض علاقوں میں فقیروں کی قوم سے غسل میت کو پیشہ بنایا ہوتا ہے میت غسل نہ کرتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۸) سوال سمجھ میں نہیں آیا فقط

(۹) جس کا خاندانی پیشہ بھیک مانگنے کا ہے عرف عام میں اس قوم کو فقیر کہتے ہیں ایسے موقع پر ذات و قوم کا ایک ہی مطلب ہوتا ہے فقیروں کی ذات ہے فقیروں کی قوم سے میں پوچھتا ہوں ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۱۰) اس بات میں صرف اتنا ہے کہ ہمارے قبیلے اور علاقے میں ہمارے یہ قبیلے حد سے زیادہ اس میں مبتلا ہیں اس کی صورت میں عرف عام معتبر ہے یعنی عام لوگ جو سمجھ رہے ہیں وہی ہے۔ جو بعض مشہور سے یہ ظاہر نہیں ہے کہ وہ خود سید ہونے کا دعوی کرتے ہوئی جو عرف میں فقیر ہے یہ ظاہر نہیں کہ وہ سید ہونے کا دعوی کرتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

(ترجمہ عربی)

[illegible]

كتاب الحظر والاباحة

مسئولہ حبیب الرحمن بھوجپوری دار الافتاء بریلی شریف یوپی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ میں کہ

کہ حضرت لگاتا رہے یا نہیں ۲ کہ سنت معتمدہ میں عورت عورتوں سے شرمگاہ موقع عزیمت ہوگی ہینوا وتوجروا۔

الجواب ہو ۱۲۰۰ سال ابی ہریرہ میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رائحۃ الجنۃ آخر زمانہ میں لوگ ہوں گے جو خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے وہ نہ پائیں گے بو جنت کی اور جنگلی کبوتروں کے پوٹے کتنے سیاہ ہوتے ہیں اسی سے ظاہر ہے کہ یہ خضاب کتنا سیاہ ہوگا اور علامہ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں لحدیث یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رائحۃ الجنۃ وفیہ عنہ ایضا انہ یوشک ان یخضب شبابکم من شیبکم وشر شیوخکم من شبکم وفیہ عنہ ایضا انہ یکون فی امتی رجال یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لایجدون رائحۃ الجنۃ لہذا یہ خضاب ناجائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سید محمد افضل حسین عفی عنہ

دار الافتاء منظر اسلام مسعود گنج بریلی شریف

۱۲ ذی قعدہ ۱۳۸۳ھ

مسئولہ محمد طاہر حسین اشرفی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ میں

کہ یہ بار بار داڑھی کترانا رکھنے پر بھی رہیں تا ایسے شخص کو امام بنانا کیسا ہے دریافت طلب امر ہے

ہے کہ یہ [illegible] ہو گا [illegible] صحیح ہی کی خصوصی [illegible] یہ موقع پیش آئے کہ [illegible]
ہیں تو طعنے سے پہلے [illegible] معقول وجہ شرعی سے تو [illegible] ہیں تو بہتر ہو [illegible] بہتر ہی ہو گی اور میں لوگوں کی
نظر میں [illegible] ہونے سے بچی جاویں۔ [illegible] تا کہ وقت ضرورت پر کام آئے اور لوگوں کو [illegible]
ہو جائے [illegible] بات سے [illegible] کہ [illegible] ہو [illegible] ہو جاوے تو [illegible]

الجواب [illegible] نے [illegible] ہے [illegible] معقول ہیں [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو

ہے۔

حصاب کے بارے میں ۔۔۔ سے ۔۔۔ حفظہ کیجے۔ اللہ تعالیٰ ۔۔۔
اسکا رنگ لکھئے کہ کیسا ہے تو اس کا حکم لکھا جائے گا۔

سید محمد محمل حسین مدد۔

۔۔۔ مظہر اسلام ۔۔۔ بریلی شریف

۲ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

مسئول رحمت حسین خاں محلہ ۔۔۔ بریلی شریف ۔۔۔ ۱۳۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

تعزیہ یا تعت بنا کر ۔۔۔ جس پر ۔۔۔ ہے یا ۔۔۔ تعت ۔۔۔ لوگوں کو پلانا یا کھلانا کیسا ہے؟ تعزیہ یا تعت ۔۔۔

الجواب ۔۔۔ تعزیہ یا تعت ۔۔۔ پاس نہیں لے جائیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مظہر اسلام ۔۔۔ بریلی شریف

۷ محرم ۱۳۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

ایک شخص ہمارے محلہ میں سے وہ یہ کہتا ہے کہ تعزیہ پر ۔۔۔ شادی کرتے ہو تو میں کھانا کھاؤں گا ورنہ ۔۔۔ ضرور کھائیں گے۔ خواہ سود کا روپیہ ہو یا تنہا سے کھانا کھاتے ہو تو سود کا روپیہ مسجد کے ۔۔۔ ہوں تو سود کا روپیہ لے لو ورنہ نہیں دیکھیں گے اور وہ شخص ایسا ہے جو ۔۔۔ ہے۔ اس حالت میں ہمیں کیا کرنا چاہئے کیا ۔۔۔ ہو بہر حال کس قسم کا پیسہ ہو ہمیں وہ ۔۔۔ نہیں یا رکھنا چاہئے۔ کھوٹ

پریشان ہیں رہتے ہیں ان باتوں سے حضور پر روشن ہیں جو حضور شریعت کا ہو آپ جواب عنایت فرمائیں

الجواب تادیں میں جانا حلال ہے مجبوراً ظلم اور ظلم سے قرض لیا کارثواب ہے۔ لانسا کلک ھو الکم بینکم یا مدھن ۔ وہ شخص جو ۔۔۔ سے ڈرتے تو مسلمان اس سے میل جول بند کریں ۔واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

۔۔۔ مدرسہ ۔۔۔ بریلی شریف

۱۲ محرم ۱۳۴۱ھ

(۱) ایک شخص ۔۔۔ نام ۔۔۔ سے ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ سے ۔۔۔ ہیں ۔۔۔ سے ۔۔۔ ہیں

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیم رمضان ۸۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) معلم شرع سے کم واقفی رکھنے والوں پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے۔ شریعت میں کتنی سزا ہے۔

(۲) جو شخص معلم شرع سے کم واقفی رکھتا ہے تو اس کو کیا کہہ سکتے ہیں یا کیسے

(۳) غلط مسائل بتانے والوں پر شریعت کا کیا حکم ہے کوتاہ حواس جہالت ہے

الجواب واقفی یک مشت واجب ہے اس سے کم ناقص ہے اور جو پوری واقفی یک مشت سے کم بتاتا ہے وہ حق معلم سے اپنے کو کم بتاتا ہے اور اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ جب سے واقعی علم

(۲) ہاں جو یک مشت سے واقفی کم بتاتا ہے اس کو حق نہیں کہہ سکتے ہیں معلم علم

(۳) یہ علم مسئلہ بتانے والوں پر حدیث میں وعید آئی ہے من افتی بغیر علم لعنہ ملئکۃ السمٰوٰت والارض (جو کسی کو علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پر فتویٰ دے جس سے جہالت علم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ استاذ لڑکوں کو تعلیم دے رہے تھے تو لڑکے آپس میں مذاق کر رہے تھے بھی زید نے عمر کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو عمر نے کہا یہ حرکت ہے استاد صاحب نے فرمایا کہ مذاق سے بھی باپ کے غصے سے بچتا ہے اور حرامی سے چوتھے ہے اور اس سے بھی بیوی سے ملنے کے وقت کہ اس میں بچی تھی۔ یہ حرامی ہے۔ ان لڑکوں کو اس جملوں سے سخت دل تکلیف ہوئی ہے۔ تو اس صورت میں استاد صاحب پر شریعت کا کیا حکم ہے۔

الجواب۔ توبہ لازم ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۱۴ صفر ۱۳۹۰ھ

سوال۔ [illegible] اس مسئلہ میں کہ [illegible] چندہ [illegible] ہیں [illegible] روپیہ [illegible] اور [illegible] روپیہ ہی [illegible] تو [illegible] روپے ہیں۔ کیا [illegible] مسجد کے کاموں میں صرف کیا جا سکتا ہے یا [illegible] دیا جائے۔ یہ [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کا [illegible] روپیہ [illegible] دیا جائے اور [illegible] جو [illegible] ہوتا ہے یا نہیں

الجواب [illegible] معلوم [illegible] جس [illegible] پھر بھی معلوم [illegible] دینے [illegible] خرچ نہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] بریلی شریف

۱۶ صفر ۱۳۹۰ھ

مسئول۔ محمد اشرفی

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ بقرعید قصاب کا ہوگا تاہے اور دوسرے دن میں بکرے کا گوشت ہوتا ہے یا گوشت تاہے یا تجارت شروع کی ہوں میں درست ہے اور یہ تجارت رہنا چاہیے۔ رسالہ سلطان عارفین پاکستان میں شائع ہوا تھا دیکھے یا نہیں۔ دس چار جس یہ ہوگا ہے بھیس بکری مرغی ہوتا تنی تعداد پوری ہو جانے پر ذبح کرنے والے پر گوشت ہوتا ہے پھر مسلمان گوشت کھاتے ہیں یہ گوشت کھانے والے پر بھی ہونا چاہیے یہ لوگ نہ کھائیں تو قصاب کا نقصان ہوتا ہے جس کو گوشت کھانا چاہیے مستحب وقت سے قبل ذبح کرنا کیوں ہوا ہے اور دوسرا حوالہ ہوتا ہے یا تو سلطان عارفین والے

قید یا حوالات میں گذارا تھا اور ہمارے ان قصبوں و حوالی مرکز کار عمر یا ان چیزوں کی تجارت حلال ہی ہونا چاہئے جو حلال ثابت ہو تو حلال کیسے ہوگا۔

(۲) چاول کی بھجیا اور انڈی کھانا کیسا ہے یا نہیں تحریر فرمائیں۔

الجواب سلطان حبشہ ملیبار پاکستان کے جو حصے جو صدیوں سے قبل بادشاہ اسلام ظل اللہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایسی چیزیں حلال ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اونٹنی اور گائے کھانا مکروہ تحریمی ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں امام اہلسنت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس مسئلہ کو بہت واضح دلیل سے مبرہن فرما کر تحریر فرمایا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۰ صفر ۱۴۰۷ھ

مسئولہ: نثار احمد

یہ فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص سے یہ بیان کیا کہ وہ ولایت میں ہو چکے یہ سن کر اس نے کہاں تک صحیح یا غلط ہے جواب مرحمت فرمائیں۔

الجواب ان علاوہ سے ولایت کے متعلق یہ ہے کہ ان کا علم بتانا غلط ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

دار الافتاء منظر اسلام سوداگران بریلی شریف

۲۳ ربیع الاول ۱۴۰۷ھ

یہ فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ لوگوں سے ایک پارٹی قائم ہے جس کے ارکان میں چند باتیں شریعت کے خلاف ہیں ان کے بارے میں دارالافتاء سے فتویٰ منگوائے ہیں فتووں کو بھی اعلان سنائے گئے جس کی پارٹی والوں نے فتووں کو تحقیر کی نظر سے دیکھا اور فتووں کی کوئی قیمت نہیں سمجھی گویا شریعت بھی ان کے یہاں کوئی چیز نہیں رہی

ہی صورت میں ان لوگوں سے کیل جو اس مسجد کو متنازعہ بنا رہے ہیں شریعت کیسے حکم صادر فرمایا جائے۔

الجواب اگر واقعی وہ لوگ شرع کا خلاف کر رہے ہیں اور تنبیہ کرنے کے بعد بھی ضد پر اڑے ہوئے ہیں تو ان سے کیل جول بند کر دیا جائے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] مظہر اسلام [illegible] بریلی شریف

یکم ربیع الآخر ۱۳۷۶ھ

[illegible] ہیں کہ [illegible] مسجد میں [illegible] سے ایک مسلمان [illegible] تحریر کی وصیت میں رہی چھوڑ کر اپنی جگہ سے چلا گیا پھر [illegible] سے ایک مسلمان نے متنازعہ [illegible] کی ایک [illegible] کا خطبہ پڑھا جب یہ کام ہو گیا تو [illegible] سے تمام [illegible] اپنے گھر [illegible] ہیں سب یہ کام مسلمان کی حیثیت سے اپنی رضامندی [illegible] کے [illegible] کی کسی مسجد میں [illegible] وصف [illegible] چاہتا ہے۔ اگر [illegible] کی شہادت حق ہے کہ یہ [illegible] کام کے [illegible] حق کی [illegible] سے لوگوں [illegible] کام مسجد میں [illegible] یا جا سکتا ہے شوہر اور عورت دونوں کا انتقال ہو گیا ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب جب وہ کام اپنی [illegible] مسجد میں دیا جا سکتا ہے تو [illegible] اس [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] مظہر اسلام [illegible] بریلی شریف

[illegible] ۱۳۷۶ھ

مسئلہ مشتاق احمد

[illegible] ہیں [illegible] مسجد [illegible] کے بارے میں [illegible] پڑھتے ہیں [illegible] ہیں [illegible] مسجد [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

ور بحر متاے کہ میں ریہ جلد ما وہی منداے والے مسلمان مسلمانوں ہاتا رے بحیثیت مسلمان ہو ہے آپ تا
کہتے ہیں تو حضرت سے وہاں سے تو ہی سیے تب ہم ہیں گے ہیں تو ہم ہیں ہیں گے ہد حضور ا سے گر ش
ا ہی منداے والے کے ہے ثریت میں یہ حکم ہے ہیں دیل نے ساتھ حکم ہے مطلق ا ہیں ہ ش ہ ہی مطلق ا
یہ معلق کی تعریف ہی تحریر فرمادیں فقط

الجواب وہی منداے والے ا جو وہی منداے ا تاے ا ہ ش ہے ا تاے ا ہ ہی مطلق ہے پہ
آئی ا ہ ہ نے ہی ہ ت ت قد ہے ہ ا ہ ہ ہ

(۳) یکی صورت میں ... سے مرد سے ... ہوا ... رہے گا ... سے ... سے ... ہوتا ... سے

واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین عفر لہ

دارالافتاء و منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ ذی قعدہ ۸۷ھ

مسئولہ مختار

یا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کی شادی ہوئی تھی ہندہ سے ایک سال اس ماہ کے بعد ہندہ کا پیٹ ... اور زید کی ... ثابت ہوئی بارہ دن بعد ہندہ کا انتقال ہو گیا۔ مرنے کے بعد ہندہ کی والدہ نے جنازہ ... اور ہندہ کی ... سے ... کہ ... ہے ... ہندہ سے ... ہے ... ہندہ کے ... ہے ... ہندہ کے ... ہے ... ہندہ ک

الجواب اگر وہ رسائیں چاہتی تو اپنے شوہر سے طلاق حاصل کرے جس طرح بھی ہو سکے طلاق سے

طلاق کے بعد عدت ہوگی۔ جب تک طلاق نہ دے دے عدت نہیں گزرے گی واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۷ ذی قعدہ ۸۵ھ

مسئولہ: نواب خاں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کا شوہر زید دو سال سے پتہ ٹھکانہ چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ شادی ہوئے تین سال ہوئے ہیں ہندہ شوہر کی جدائی سے پریشان ہے۔ ہندہ شریف خاندان کی ہے اس نے اپنے والدین سے کہا کہ مجھے طلاق دے دو تاکہ میں دوسری جگہ شادی کر لوں۔ والدین نے زید کو خط لکھا کہ ہندہ کو طلاق دے دو تاکہ وہ دوسری جگہ شادی کر لے۔ زید نے ایک خط لکھا کہ میں نے ہندہ کو طلاق دے دی ہے۔ بعد ہندہ نے عدت گزاری۔ بینوا توجروا

الجواب صورت مسئولہ میں ہندہ کا شوہر کا خط لکھنا طلاق نہیں ہوا۔ ہندہ کو چاہئے کہ اپنے شوہر کا انتظار کرے اور اچھی طرح رہے اور اچھی طرح سمجھائے طلاق نہ دے۔ ہندہ کو چاہئے کہ مسلمان کے گھر جوں بند کرے۔ جب تک طلاق نہ ہو اور اس کی عدت پوری نہ ہو ہندہ کسی دوسرے سے نکاح نہ کرے۔ ہندہ کو چاہئے کہ طلاق دے دے یوں کہ طلاق دیتی ہوں تجھ کو طلاق دیتی ہوں یا طلاق دیتی ہوں اس طرح سے کہ اس کے کسی طرح طلاق دے یا طلاق کا انتظار کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲ ذی الحجہ ۸۵ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید اپنی زوجہ کو تین طلاقیں دے سکتا ہے تو اس

طرح ہے

الجواب [illegible]

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین منظر

[illegible] منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

[illegible]

یہ [illegible] ہے [illegible] ہمارے بزرگ
[illegible] ہم [illegible] چلی آرہی ہے اور اب تک قائم ہے [illegible]
[illegible]

الجواب [illegible]

[illegible]

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین منظر

[illegible] منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

[illegible]

مسئول علیہ احمد

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید ایک معزز آدمی ہے اور جو حسن بھی ہے زید سے نام یا متعلق یا محکمہ سے قبل تحریک تھی اور لکھنے والوں نے زید سے متعلق یا محکمہ سے یعنی ثبت ہے کہ ہم میں تیار ہوں چاہئے اور چندے کے متعلق یہ رہے ہوں کہ ۱۲ آنہ یا روپیہ جو بھی ہو سکے ساتھ دینا چاہئے تسلیم کر لیا اور عمرو چندہ جمع کرنا رہا اس پر وقت یا ۲۹ بار چاہا ہو گیا یا ہے سے چندہ لیتے ہوئے تک گھر بار کے حوالے سے رہتے ہیں اس سے عمرو چندہ لیتا ہے پتہ چلا ہے اس سے بھی چندہ دیا ہے تو زید سے عمرو نے کہا کہ جب ان لوگوں سے چندہ لے تو میرے پاس آنا تم سے پیسے لے لوں گا پھر زید نے عمرو سے پیسے وصول کر لیے۔ بعد دریافت طلب یہ ہے کہ چندہ جو لیتے وقت اس سے عمرو نے کہا تھا کہ جب محلہ سے چندہ لے تو میرے پاس آنا میں تم سے پیسے لے لوں گا یہ کہنا کیسا ہے یا رشوت چلی ہے اس طرح لینا دینا کیسا ہے بینوا توجروا

الجواب بفرض صحت سوال صورت مسئولہ میں جو شخص کہ عمرو نے زید سے کہا تھا کہ جب محلہ سے چندہ لے تو میرے پاس آنا میں تم سے پیسے لے لوں گا یہ کہنا کیسا ہے یا رشوت چلی ہے اس طرح لینا دینا کیسا ہے بینوا توجروا

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

[illegible]

مسئول: مولانا احمد خاں

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ محفل میلاد کی جو صورت میں کی جاتی ہے کیا وہ صورت ہے ہوتو تکلیف ورنہ کیا حکم ہے (۲) اگر محفل میلاد میں شرکت کرنے والے کا کیا حکم ہے (۳) اگر محفل میلاد میں شرکت کرنے والے (جو صحت کے ساتھ ہو) اور شرکت نہ کرنے والے کا کیا حکم ہے (۴) بدعتی کا کیا حکم ہے اور بدعت کی کیا تعریف ہے۔

الجواب [illegible] اللہ تعالیٰ یہ صورتیں ہیں سے کسی کا تصریحاً خلاف نہیں ہے یہ قطعاً حرام ہے جیسے ملاہی یا جس میں شیطانی سے خلاف ہو اس معنی پر کہ اس میں ایک حضور ہادی برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور یہ خود عبادت ہے اس میں عرس محفل میلاد ہوتی ہے شرعی قواعد اور حکم و ترتیب مقدمات [illegible] جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرتے تھے اور اس کی تعلیم دیتے تھے اور اس کی طرف [illegible] اور یہ اس سے صاف تجاوز کرتے تھے اس کو ان کے [illegible] اور محبت صدیقی اور تعظیم صدیقی پر [illegible] تو فق باطنی سے تعبیر کرتے ہیں [illegible] اصحاب تحقیق ہوئے۔ جنہوں نے ان مقامات [illegible] کی طرف نظر کی حکم فرمایا اور تحقیق یہ ہے کہ تعظیم بدعت اور محبت کی علامت ہے [illegible] تعظیم [illegible] جس کلمہ گو سے کفر کا ادنیٰ صادر ہو اس کی تعظیم [illegible] جس کلمہ گو سے صریح کفر کا ادنیٰ صادر ہوا اس کی تعظیم مختلف ہے اور جس کلمہ گو سے کفر کا ادنیٰ صادر ہوا اس کی تعظیم [illegible] حدیث صحیح صریح سے ثابت ہے حدیث میں ہے [illegible] اذا قال الرجل لاخیہ کافر فقد باء بہا احدھما ان کان کما قال والا رجعت الیہ۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اس [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اس قسم [illegible] عبادت ہونا ظاہر ہے۔ واللہ اعلم اہلسنت اہل نظرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا [illegible]

لرسالہ ہو کتبہ لمحرم سنہ [illegible] ھ

(۳) حضور اقدس ﷺ کے زمانہ سے جدید ہونے والی چیزیں بدعت ہیں یہ میلاد میں بھی ہے جس میں جیسے اس

مقدس کی تعریف ہو جس مندوب جیسے مدارس بنانا اور علم پڑھنا جیسے مساجد بنانا اور علم حدیث جیسے کلام میں کہ یہ بھی

مدارس اور علم جیسے مدارس بنانا اور علم پڑھنا جیسے مساجد بنانا اور علم حدیث جیسے کلام میں کہ یہ بھی بدعت حسنہ ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible]

یہ فرماتے ہیں علماء [illegible] مسئلہ میں کہ [illegible] کی یہ عمدہ دلیل میں بھتے ہیں [illegible] یہ بات ٹھیک ہے یا

[illegible] میں کہ [illegible] کے مطلب میں [illegible] کا یہ [illegible] [illegible] کے [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] جواب صحیح تحریر سے ساتھ عنایت فرمائیں۔

فقیر محمد امیر محمد [illegible]

الجواب [illegible] ۱۲ سے زیادہ [illegible] پر توبہ [illegible] توں سے مکمل [illegible]

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] مدرسہ [illegible] مدینی شریف

۱۸ ذی الحجہ ۸۸ھ

یہ فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] کے بارے میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے (۱) [illegible] کے [illegible] خارج کرا دیتے ہیں [illegible] حنفیوں کے نزدیک [illegible] ہیں یا [illegible] ہیں [illegible] ہیں۔

الجواب [illegible] صحیح [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible] فقیر سید محمد افضل حسین [illegible]

[illegible] مدرسہ [illegible] مدینی شریف

۱۹ ذی الحجہ ۸۸ھ

[illegible] ہیں [illegible] مسئلہ میں [illegible] ویڈیو [illegible] میں [illegible] ہیں اور فلمی [illegible] ہیں [illegible] تلاوت بھی [illegible] ہے (۲) ایک شخص صرف [illegible] تلاوت [illegible] سے [illegible] ویڈیو [illegible] ہیں [illegible] ہیں۔ بینوا توجروا

فقیر محمد [illegible] قادری

الجواب [illegible] ویڈیو سے [illegible] تلاوت [illegible] ہیں [illegible] ویڈیو سے [illegible] بھی [illegible] ہے [illegible]

جارہیں جیسے عورت شوہر کی اجازت کے بغیر روزے نفلی رکھ سکتی ہے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین مظہر

دارالافتاء مظہر اسلام مکہ سوداگران۔ بریلی شریف

۲۱ ذی قعدہ ۸۲ھ

یہ فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہمارے یہاں کے امام صاحب مغرب سے وقت نماز پڑھاتے تھے تقریباً سے ایک پچھلی رات کے پڑھتے ہیں امام صاحب چلے گئے اس حالت میں امام صاحب کو یاد رہا چاہیے (۲) یہاں مختلف عورتیں عید اور تقریبوں میں امام صاحب سے یہاں حاضرات سے پوچھتی ہیں اور امام صاحب کو ان کے گھر جانے کی حاجت ہوتی ہے کیا ایسی صورت میں امام صاحب کو جانا چاہیے یا نہیں۔ (۳) مقروض قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں جس کے پاس نقد روپیہ نہیں کہ قرض ادا کرے علاوہ حاجت اصلیہ کے جو اس پر قربانی واجب نہیں۔ بینوا توجروا

الجواب (۱) پچھلی رات سے ہے جب کہ اس کا وقت ہوتا ہے تو امام صاحب کو یاد رہا چاہیے واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) عورت امام صاحب کو بلانے کے لئے جائے تو بہتر ہے کہ امام صاحب نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مقروض قربانی کرے تو جائز ہے بشرطیکہ جس کے پاس نقد روپیہ نہیں کہ قرض ادا کرے علاوہ حاجت اصلیہ کے علاوہ نصاب ہو اس پر قربانی واجب نہیں۔ بینوا توجروا

اگر دین مہر مؤجل ہو تو عورت دے سکتی ہے جب چاہے شوہر سے طلب کرے اور شوہر دے سکتا ہے اور اگر مؤجل نہ ہو تو عورت دے سکتی نہیں اور مؤجل ہونے کی صورت میں عورت کو حاصل کر سکتے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

[illegible] سوداگران بریلی شریف

۲۹ ذی قعدہ ۸۳ھ

[illegible] ہیں [illegible] ہندو [illegible] ہندو [illegible] ہندو

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ [illegible] شریف وحلیہ مبارکہ ہواہیں کھینچتے پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے۔ (۲) ایک جگہ لوگوں نے مل کر میلاد شریف کرنا چاہا ہے کہ تو زید نہیں ایسے لوگوں کا کیا حشر ہوگا (۳) ایک جگہ چند لوگوں نے مل کر عید گاہ کو مرمت کرنی شروع کی مگر نہیں ہوئی تھی اب چاہتے ہیں کہ دوسری جگہ پختہ بنائیں کیا یہ حکم ہے مودودی محمد حسن عسکری اصلاحی پر

الجواب واضح ہو کہ مذکورہ بالا جواز کی مستدل یہ ہے کہ اس سے پیچھے نماز ادا کرنا جائز ہے اس کو امام بنانا گناہ ہے۔ جس مدرسے میں لوگوں کے مدرسے سے کسی نماز کا فساد ہوگی اور کسی نماز میں [illegible] علم

(۲) کیوں کرنا چاہتے ہیں دریافت کرنے سے فقط

(۳) دوسری جگہ بنا سکتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین عفر لہ

دارالافتاء مفتی اسلام مخدوم سوداگران بریلی شریف

۱۵ ذی الحجہ ۸۴ھ

از طرف مولوی عبدالحمید

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میلاد شریف میں کھڑے ہوتے ہیں [illegible] کہیے وہ کس جرم کا مستحق ہے۔ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب میلاد شریف میں قیام مستحب ہے اس زمانہ میں قیام سے منع کرنے والے [illegible] بدعتی ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء مفتی اسلام مخدوم سوداگران بریلی شریف

۱۵ ذی الحجہ ۸۴ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں (۱) لفظ صل اس کا صحیح لفظ ہے اس وجہ سے [illegible]

جائے وہ طلاق ہوگی یا نہیں قصد ہونے کی صورت میں طلاق ہوگی یا نہیں (۲) تحریر

میں ہونے کی صورت میں طلاق ہوگی یا نہیں (۳) کسی مسلمان کو اس کی بیوی کو حرام

بھی کہنا اور اس کی غلط بیانی کرنا

الجواب ۔ ضاد کو دال، ذال، ظا، زا پڑھنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے یہاں ہر جگہ قصد ہونے پر

نماز فاسد ہوگی اور

(۲) تحریر میں طلاق واقع ہوگی اور

(۳) حرام کہنے سے طلاق نہیں ہوتی ہاں نیت کی صورت میں طلاق ہوگی اور

میں تاویل کرنے سے کفارہ ہوگا واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ محرم ۸۳ھ

یا ماتے ہیں ہوتے ہیں (۲) ایک مجلس سے عدت ختم ہوجاتی ہے

ہوتے ہیں (۴) عدت میں ہوتے ہیں

ہوتے ہیں چاہیں (۵) عدت

سے مدد یا ذکر کرنا اس کا احترام کرنا کیسا ہے؟

الجواب ۔ اعلیٰ حضرت کی

ملاحظہ کیجئے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر سید محمد افضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۲۵ محرم ۸۳ھ

روپیہ یعنا مقرر اور شرط قرار دیتے ہیں۔ اولیاء عورت یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ نہیں کریں گے تو یہ ہم لاں بھائی کی لڑکی کا نکاح ان سے کریں گے تو آپا جنہوں نے عہد شکنی کی

الجواب

الحواب

محمد شمس الہدیٰ اشرفی

الجواب [illegible]

(۲) [illegible]

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب حررہ العبد المذنب

کتبہ فقیہ سید محمد فضل حسین غفرلہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۲ مگر ۹۳ھ

میل جول سلام وکلام یا ملاقات سے بچنا چاہئے جو لوگ اس سے عمل نہیں کرتے ہیں ان کی نماز کا کیا حکم ہے واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: سید محمد فضل حسین غفرلہ

[illegible]

۱۲ محرم ۱۳۹۲ھ

یا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] کے متعلق علماء دین نے [illegible] ہے [illegible] کا کیا حکم ہے کہ کے پیچھے نماز ہوگی یا نہیں۔

الجواب: [illegible] غالباً مظہر کہا اس لئے اس کے بارے [illegible]

کتبہ: سید محمد فضل حسین غفرلہ

دار الافتاء مظہر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۳ محرم ۱۳۹۲ھ

یا فرماتے ہیں علماء اس مسئلہ میں کہ [illegible] کے ان سے نماز ہو سکتی ہے یا نہیں؟

[illegible]

مشکوٰۃ میں فقط [illegible] محمد حسین محلہ [illegible] ضلع مراد آباد

الجواب [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) پاکی کا حکم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

[illegible]

[illegible]

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

کے آگے سے گزر سکتے ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا (بیان فرمائیں کہ تخت یا چبوترہ کتنا اونچا ہو کہ اس پر نماز پڑھی جا سکے۔ ناقل)

ہے؟

(۳) جس رومال یا تولیہ سے وضو کے بعد منہ یا ہاتھ پونچھتے ہیں اسکو بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) لوگوں سے سنا ہے کہ عربی میں صف اور اس کی قسم کے ہوتے ہیں اس کے سنعوں کے مواقع اور محل بھی جدا جدا ہیں ایک صاحب اس سلسلہ میں معلومات میں اضافہ چاہتے ہیں اس سے جناب کو تکلیف دے رہا ہوں کہ صف اور اس کی قسم کے ہوتے ہیں اور ان کے استعمال کے مواقع کتنے ہیں اور اس مقام پر کون سی مراد لی جائے گی۔ مثالوں سے واضح معنی کے ساتھ دارالعلوم کے ساتھ تعاون فرمانے کی زحمت فرمائیں گے ہوگا۔

(۵) عالمہ کی شادی کئی سال ہوئے تھی اس میں اختلاف ہونے کی وجہ سے عالمہ کے والدین نے عالمہ کی شادی زید سے کر دی۔ زید کا انتقال ہو گیا ہے۔ عالمہ پھر شادی کرنا چاہتی ہے لیکن عالمہ کا جو قصہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے شوہر سے طلاق حاصل کرنے کے بعد شادی ہوں گی عالمہ سے بہت ساری رشتے میں گھر والی یا نہیں ہے ایک صاحب سے بات کی کہ عالمہ سے کہ عالمہ سے وہ شخص مر جائے پھر اس سے مسلمان کرنے کے نکاح کر لیا جائے ساتھ کر دیا جائے اور اس صورت میں ہے۔ یا وقت طلب مرید ہے یا قلبی یا ہو سکتا ہے کہ ساری باتوں سے مطمئن فرمائیں کہ ان باتوں سے بھی بچا جائے پھر عالمہ دیوبندی کے ان گزارے کا سوال ہے کا عقیدہ اسلام مطابق جواب دیا کہ عالمہ عالم صحیح ہے۔

الجواب مسجد کی چھت پر بھی ظاہر ہے کہ مسجد کی سب دیوار سے ہیں مسجد میں پیچھے رہنے والی مقتدی چھت پر صف بندی کریں یہ بات عبارت کی بنا پر فی الضرورة متبع لمحضور تکبیر شرط ہے یہاں امشتبہ ہو جو دیوار ہو ہوئے تین میں سے الصعود علی کل مسجد مکروہ وبھذا ظہر ان الشط الجریکرہ ان یصلی بالجماعة فوقه اذا صاق فح لایکرہ الصعود علی السطحه بصرح بذلک فی العرایب والله تعالیٰ اعلم

۲ امام کہاں پر کھڑا ہو مسجد میں یا صحن تک کھڑا ہو سکتا ہے جب تک پیچھے کی صف مسجد میں

پڑھتا ہو تو صف موضع سجدہ تک پہنچ گئی ہو تو اس کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے اور اگر صف موضع سجدہ تک نہ پہنچی ہو تو اس کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) اگر کسی شخص نے کچھ آیتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد سجدہ کی آیت پڑھی ہے تو اس کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) اگر کسی شخص نے سجدہ کی آیت پڑھی ہے تو اس کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) اگر کسی شخص نے سجدہ کی آیت پڑھی ہے تو اس کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) اگر کسی شخص نے سجدہ کی آیت پڑھی ہے تو اس کے لئے سجدہ کرنا جائز ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

۳ جمادی الاول ۱۳۹۲ھ

[illegible] چار مکتبوں میں ایک صاحب نے [illegible] سے [illegible] میں کس مسجد کی [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہے

الجواب شریعت مطہرہ نے بعض خاص صورتوں میں صدقۂ فطر واجب فرمایا ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے اس کل صدقۂ فطر کے تحت [illegible] ہیں ہے قرآن کریم کا ارشاد ہے لا تقتلوا اولادکم خشیۃ املاق نحن نرزقہم [illegible] اولاد کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی روزی دیتے ہیں اور تمہیں بھی اور [illegible] لا علی اللہ رفیا [illegible] اللہ تعالیٰ نے جو تمہارے لئے صدقۂ فطر سے عبارت ہیں [illegible] کو کثرت امت مقصود ہے سرکار کا ارشاد ہے [illegible] تاکہ میں قیامت کے دن تمہاری کثرت سے گذشتہ امتوں پر [illegible] چاہئے اور بلا ضرورت پریشان نہ ہو رہے [illegible] نے جو رقم فتوی دیا ہے اور اس کی وجہ [illegible]

(۵) جس سے پریشان [illegible]

(۶) [illegible]

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

[illegible] بستی شریف

۱۸ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

[illegible] مفصل و مدلل عنایت فرمائیں
[illegible] کے بارے میں
[illegible] مفتی شیخ محمد [illegible]

الجواب [illegible] گوشت و پوست کا قربانی کرنے [illegible]
[illegible] صدقہ [illegible] جہاں ثواب کا کام ہو وہاں صدقہ
[illegible] کسی غریب محتاج

واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

[illegible]

۳۰ ذی الحجہ ۱۳۹۱ھ

میں شک نہیں کہ نیکیوں سے گناہ دھلتے ہیں ارشاد خداوندی ہے ان الحسنت یذھبن السیئات اللہ عزوجل سے مید معظمت سراقت سے وہ عطار دستار ہے۔ مگر دین تعین کس سے ورنہ اس بارے میں یہ ناچیز عرض کرتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء مظہر اسلام فتحپور سوداں بریلی شریف

۳۰ محرم ۱۳۹۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے مندرجہ ذیل مسائل میں کہ

(۱) مسلمانوں کو حصاب لگانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) مسلمان تندرست فقیر جو مذہب کے یہاں عید و شب برات وغیرہ کے موقع پر دروازہ پر آکر صدا دیتا ہے وہ فقیر مسلمان کا کام کرسکتا ہے یا نہیں؟

(۳) تعزیہ داری جائز ہے یا ناجائز؟

(۴) کاپی اور بھنگ وغیرہ بیچنا ہے یا نا اور موذی مرد عورت لوگ آکر دکان میں صدا دیتے ہیں وہ چندہ بھی لیتے ہیں یہ جائز ہے یا ناجائز؟

الجواب (۱) کا۔ حصاب ناجائز ہے حدیث میں ہے عید والشیب ولا تشبہوا بالیہود کی تعدیل دوا رسیاہ رنگ کے پاس نہ جاؤ دوسری حدیث میں ہے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو حصاب لگائیں گے جیسے بوڑھوں کے پوٹے وہ جنت کی بو نہ سونگھیں گے درمختار وغیرہا میں ہے یکرہ الخضاب بالسواد شرح منیہ میں ہے حدیث عبدالحق جس قدس سرہ فرماتے ہیں حصاب بسواد حرام است واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) جو بلا ضرورت شرعیہ گدائی کرتا ہو وہ سوال کرنے کے لائق نہیں ہیں جو قدیمی صحیح مسلمان ہوں نادار ہوں واللہ تعالیٰ اعلم

(۳) مروجہ تعزیہ داری ناجائز و حرام ہے اور تفصیل کے لئے رسالہ تعزیہ داری ملاحظہ ہو اس مسئلہ میں یہ پوسٹ کارڈ کافی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

۲ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

[illegible]

الجواب [illegible] حضور ﷺ کا دست مبارک [illegible] ہاتھوں سے [illegible] ہاتھوں سے [illegible] ہاتھوں سے

[illegible] یہ ہے کہ ہماری [illegible] ہمیں [illegible] مسلمانوں سے [illegible] دیا [illegible] دوستوں کے [illegible] ہے [illegible] ہمارے [illegible] ہمارے [illegible] ہمار

میں اس آیت کریمہ کی تفسیر کی ہے۔ جو حضرت سے رکھتے ہیں سے پانچ سو روپیہ کو [illegible] کو روپیہ سے پانچ سو روپیہ [illegible] کیا جائے گا؟ یعنی روپیہ سے کی سو کی تعداد میں ہیں ان سے اس آیت کریمہ کی [illegible]

الجواب [illegible] جو سے ان کی [illegible] ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

[illegible]

۱۵ر محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

یہ [illegible] ہے [illegible] عورتوں میں جھگڑا ہو رہا تھا [illegible] ہوئے تھے جھگڑا [illegible] عورتوں سے [illegible] سے [illegible] ہو جو تھا [illegible] تحقیق [illegible] سے [illegible] عورت [illegible] سے تحقیق [illegible] سے جھگڑا [illegible] ہوئی تھی [illegible] صاف [illegible] ہوئی [illegible] تحقیق کرنے [illegible] عورت [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] تھے [illegible] ہوئے [illegible] تحقیق [illegible] صاف [illegible] ہوئی [illegible] سے [illegible] عورتوں [illegible] سے [illegible] عورت [illegible] ہوئی [illegible] سے [illegible] عورت [illegible] ہوئی [illegible] ہوئے [illegible] عورت [illegible] ہوئی [illegible] سے [illegible] ہوئی [illegible] سے [illegible] عورتوں [illegible] سے [illegible] عورت [illegible] ہوئی [illegible] سے [illegible] عورتوں [illegible] سے [illegible] ہوئی [illegible] سے [illegible] ہوئی [illegible] سے [illegible] ہوئی

ایمان نہ رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ واقعی عفی عنہ

دارالافتاء منظر اسلام محلہ سوداگران بریلی شریف

۱۵ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ

یہ فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

الجواب

بحرج آن۔

یا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص نابالغ بچے کا ولی ہو ایک روپیہ چاندی کا لے کر اس روپیہ سے اس بچے کا غسل کرائے یہ جائز ہے؟

الجواب اس طرح غسل میت جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ فقیر محمد امجد علی اعظمی

مدرس مدرسہ امجدیہ محمدیہ سوداگران بریلی شریف

۳۰ رجب ۱۳۶۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں کہ

(۱) آپ نے ایک جگہ میں لکھا ہے کہ "مچھلی کا پیٹ کا بچہ کھانا جائز ہے" تو آپ نے تحریر فرمایا تھا کہ ناجائز ہے اب کیا کرے اس میں کون سی حدیث شریف ہے بیان فرمائیں

(۲) مفتی حبیب اللہ صاحب علیہ الرحمۃ نے فتاویٰ میں لکھا ہے کہ "مچھلی کا پیٹ کا بچہ کھا سکتے ہیں" اور آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ "نہیں کھا سکتے" اب آپ میں مفتی حبیب اللہ صاحب میں سے دونوں تحریروں میں کون سی صحیح مانی جائے مطالعہ کرنے والے حضرات بیان فرمائیں

(۳) جو مغرب و عشاء میں قضا ہو جائے پڑھتے ہیں ظہر و عصر میں یوں نہیں پڑھتے ہیں اور خطبہ دونوں ارکان کے درمیان کیوں بیٹھتے ہیں اس کا جواب عنایت فرمائیں۔

(۴) پیٹ کی حاملہ مچھلی کا پیٹ کی بچی ہوئی مچھلی کا غسل پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

(۵) احسان دانش یا احسان الٰہی کی دعوت جانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب (۲) مفتی حبیب اللہ صاحب کی تحریر نہیں ہے۔ مفتی حبیب اللہ صاحب کا جواب اس صورت میں ہے کہ اس کا سر کاٹ دیا گیا ہو اور بعد مشقوں کے جانے کے بعد سوال میں ہے جواب کا حاصل یہ ہوا کہ مردہ مچھلی کا مشقوں

(۳) مدارس میں جو جمعہ پڑھا جاتا ہے اس میں مصلحت ضرور ہے بتداء اسلام میں کفار مکہ مدینہ پڑھتے

دیکھتے تھے تو شور وشر کرتے تھے ان سے ظہر وعصر میں آہستہ قرأت کا حکم دیا گیا لہٰذا وقت دو ہوتے تھے ورنہ سب کے وقت صاف پیچ میں مشغول ہوتے تھے درخشہ کے وقت ہو جاتے تھے بعد ان اوقات میں جہر سے حکم دیا گیا تو سب کے راحل ہونے پر بھی حکم باقی رہا۔ جمعہ اعیدین بعد میں شروع ہوئے بعد ان میں جہر کا حکم دیا یہ تمام تفصیلیں یوں ہی دے دیتے ہیں ایک ورقی تحریر میں مگر وہ جو میں نے عرض کیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

خطبے بھی شروع ہوئے دونوں کی فصل سے نے خطبہ مقرر ہوئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) جس کپڑے پر چاندی تصویر ہو اسے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر تصویر چھپی ہوئی ہو اس کو ریشم پر رکھ کر بیچیں تو بعض کی تفصیل نہ کافی دے یا نہ دیا ہو یا ہی ہو اس کا چہرہ مٹا دیا ہو تو [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) ہاں بچنا چاہئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء بمنظر اسلام محمد آباد بندرگاہ

۹ شعبان ۱۳۹۲ھ

از عبدالرحمن انصاری کلکتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میرے یہاں پہلی میں [illegible] پھر پوچھنے کے دو چار دن کے بعد معلوم ہوا کہ وہ حضرات کا [illegible] میں یہ فرماتے ہیں پہلی بتی سے اس پیسہ کی بیٹ سے کوئی [illegible]

الجواب ان دونوں کا بچنا صحیح ہے مگر بچنا چاہئے مگر [illegible] واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ قاضی عبدالرحیم بستوی غفرلہ

دارالافتاء بمنظر اسلام محمد آباد بندرگاہ

۲ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

[illegible] ہوتے ہیں [illegible] مولانا جناب [illegible] صاحب [illegible] اجمیر شریف [illegible] سے تشریف [illegible] وقت [illegible] کہ [illegible] آ حاضر ہیں [illegible] پیر [illegible] کرا دیا۔ [illegible] وعدہ [illegible] ساری [illegible] ۵ روپیہ [illegible] دینے [illegible] ہوں [illegible] والوں [illegible] کہ [illegible] جو کچھ [illegible] نقل [illegible] صاحب [illegible] ساری [illegible] وقت [illegible] ساتھ [illegible] [illegible] [illegible]

یادگار اعلیٰ حضرت

[illegible]

پاسبان اہلسنت مفتی اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مفتی اسلام ہے

[illegible]

ترجمان اہلسنت مفتی اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مفتی اسلام ہے

[illegible]

مرکز دین و شریعت مفتی اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مفتی اسلام ہے

[illegible]

رہنمائے قوم وملت مفتی اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مفتی اسلام ہے

[illegible]

[illegible]
یادگار اعلیٰ حضرت مفتی اسلام ہے

[illegible]

مظہر شان جلالت مظہر اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مظہر اسلام ہے

☆ ہوگیا ہے مستند تو اقتدار علم کا

☆ تم نے

واہ کیا جری ہے قسمت مظہر اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مظہر اسلام ہے

تجھ کو حاصل ایسی شوکت مظہر اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مظہر اسلام ہے

ہے دی واہ قباحت مظہر اسلام ہے
یادگار اعلیٰ حضرت مظہر اسلام ہے

جشن صد سالہ بزم احبا کے ایکسو مادہائے تاریخ ۲۰۰۳ء

مفتی اعظم ہند شاہ محمد مصطفیٰ رضا قادری محمد [illegible] مدظلہ العالی

[illegible] ۱۴۲۴ھ

گل محمد اللھم صل علی [illegible] ۱۴۲۴ھ

احسن [illegible] اللھم صل علی [illegible] ۱۴۲۴ھ

[illegible] جشن [illegible] ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء

زیب جشن مدرسہ منظر اسلام ۲۰۰۳ء

جلوہ محبوب منظر اسلام ۱۴۲۴ھ حب محمد منظر اسلام ۱۴۲۴ھ

محمدی منظر اسلام ۱۴۲۴ھ ☆ باصواب منظر اسلام ۱۴۲۴ھ

جلوہ ناز منظر اسلام ۱۴۲۴ھ اھل اللہ منظر اسلام ۱۴۲۴ھ

لطافت کلام مرکز اھل سنت ۱۴۲۴ھ تاج زر مرکز اھل سنت ۱۴۲۴ھ

[illegible] ۱۴۲۴ھ

گل گلستان مرکز اھل سنت ۱۴۲۴ھ

[illegible] ۲۰۰۳ء

چشم عالم [illegible] ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء

فی امان [illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء ☆ [illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء

[illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء ☆ [illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء

[illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء ☆ [illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء

[illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء ☆ [illegible] علی حضرت ۲۰۰۳ء

کبر حیاشہزادگان اعلیٰ حضرت ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء [illegible] (اسلام ۲۰۰۳ء)

[illegible] (اسلام ۲۲۲ھ) [illegible] (اسلام ۲۲۲ھ)

[illegible] (اسلام ۲۲۲ھ) [illegible] (اسلام ۲۲۲ھ)

[illegible] ۲۰۰۳ء [illegible] ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۰۰۳ء [illegible] ۲۰۰۳ء

سرمایۂ وفا مفتی اعظم ہند ۲۰۰۳ء

[illegible] ص ۲۰۰۳ء

[illegible] ص ۲۰۰۳ء

[illegible] ص ۲۰۰۳ء

[illegible] ص ۲۰۰۳ء

[illegible] ص ۲۰۰۳ء

[illegible] ص ۲۰۰۳ء

[illegible] ص ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۲۲ھ [illegible] ۲۲۲ھ

پاپوش محمد مفتی اعظم ہند ۲۰۰۳ء

[illegible] ۲۲۲ھ

[illegible] ۲۲۲ھ

[illegible] ۲۲۲ھ

[illegible] ۲۲۲ھ

گدبر ذہن یحن ملت ۱۴۲۲ھ سکت بشن یحن ملت ۱۴۲۲ھ

عجب ز یحن ملت ۱۴۲۲ھ والامرتبہ ریحان ملت ۱۴۲۲ھ

[illegible] ان ملت ۱۴۲۲ھ

[illegible] وقد شکر ح لاسلام ۱۴۲۲ھ

توفیر علماتاج الاسلام ۱۴۲۲ھ

[illegible]

حسب الحکم [illegible] ۱۴۲۲ھ

حسب الحکم [illegible] ۱۴۲۲ھ

حسب الحکم [illegible] ۱۴۲۲ھ

حسب الحکم [illegible] ۱۴۲۲ھ

حسب الحکم [illegible] ۱۴۲۲ھ

[illegible] ۱۴۲۲ھ

[illegible]

[illegible]

بیرونی حضرت مدیحان ملت شاہ علامہ خان شاہ مفتی محمد ریحان رضا خان صاحب رضوی

منقبت شریف

منقبت سریف عالی نسب ۱۳۱۵ھ

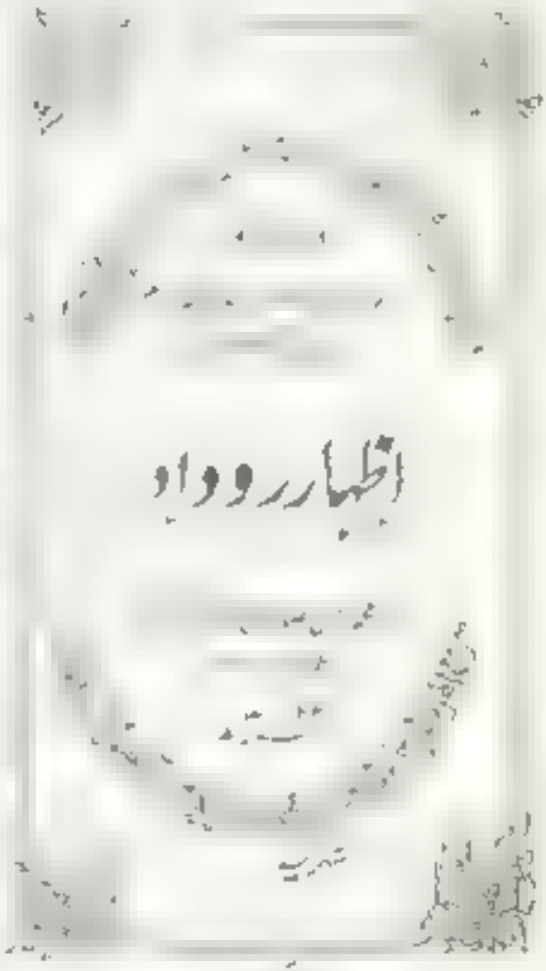

اظہار روداد

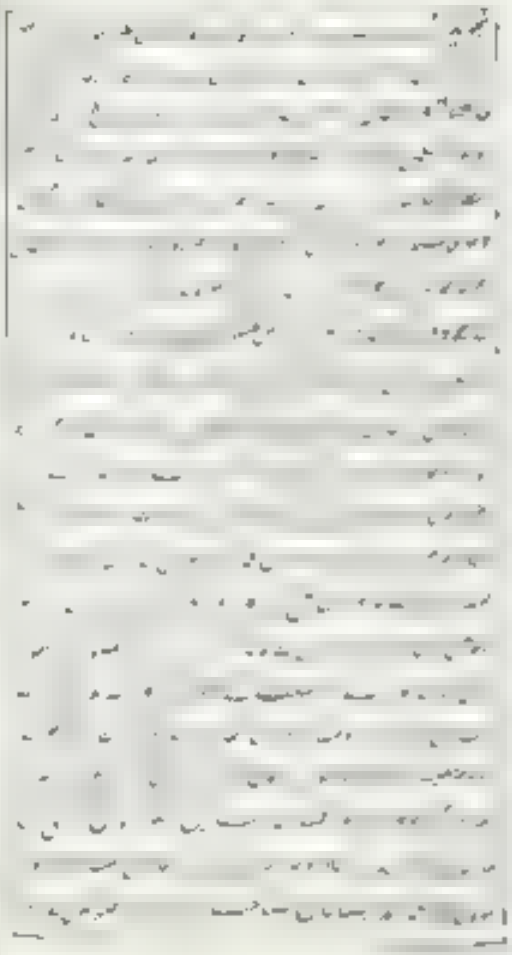

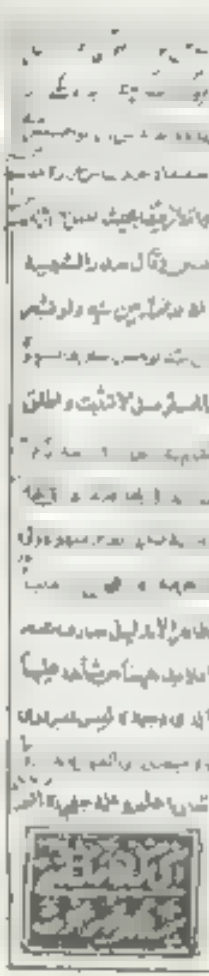

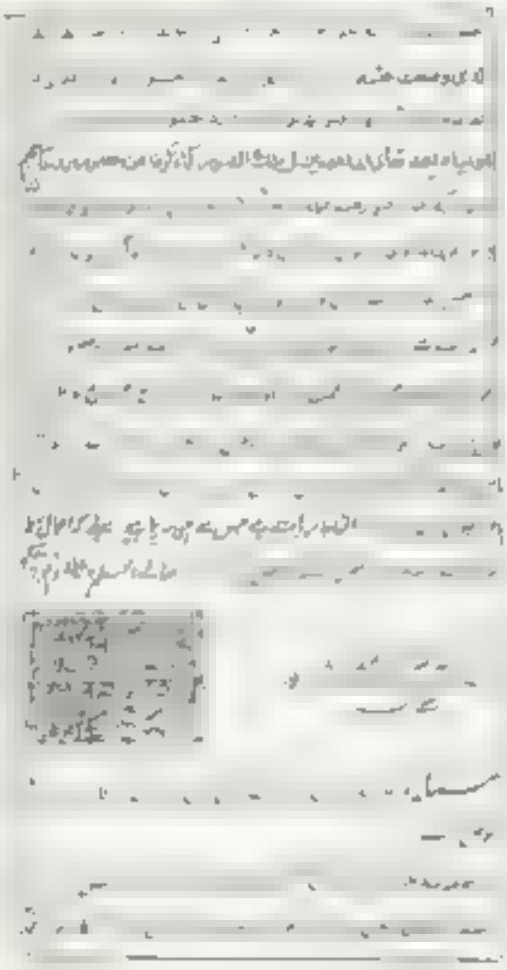

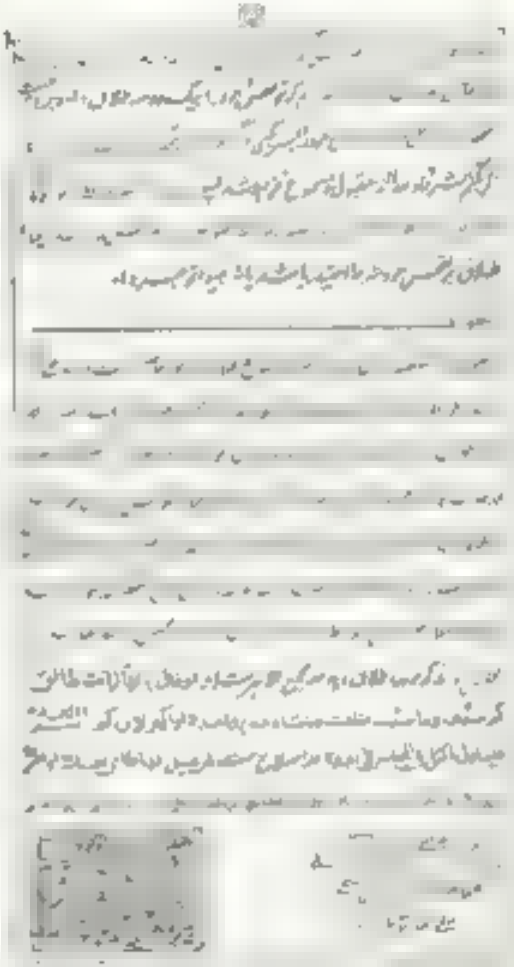

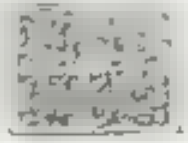

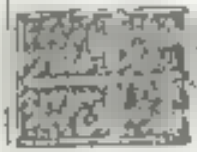

اخلاص

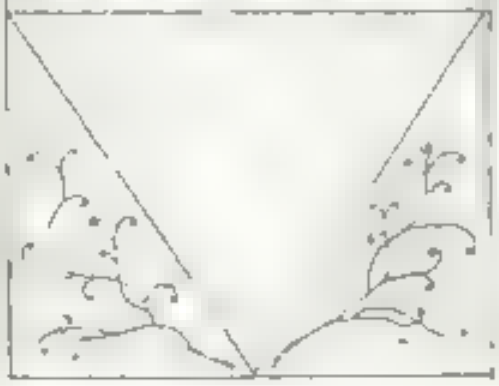

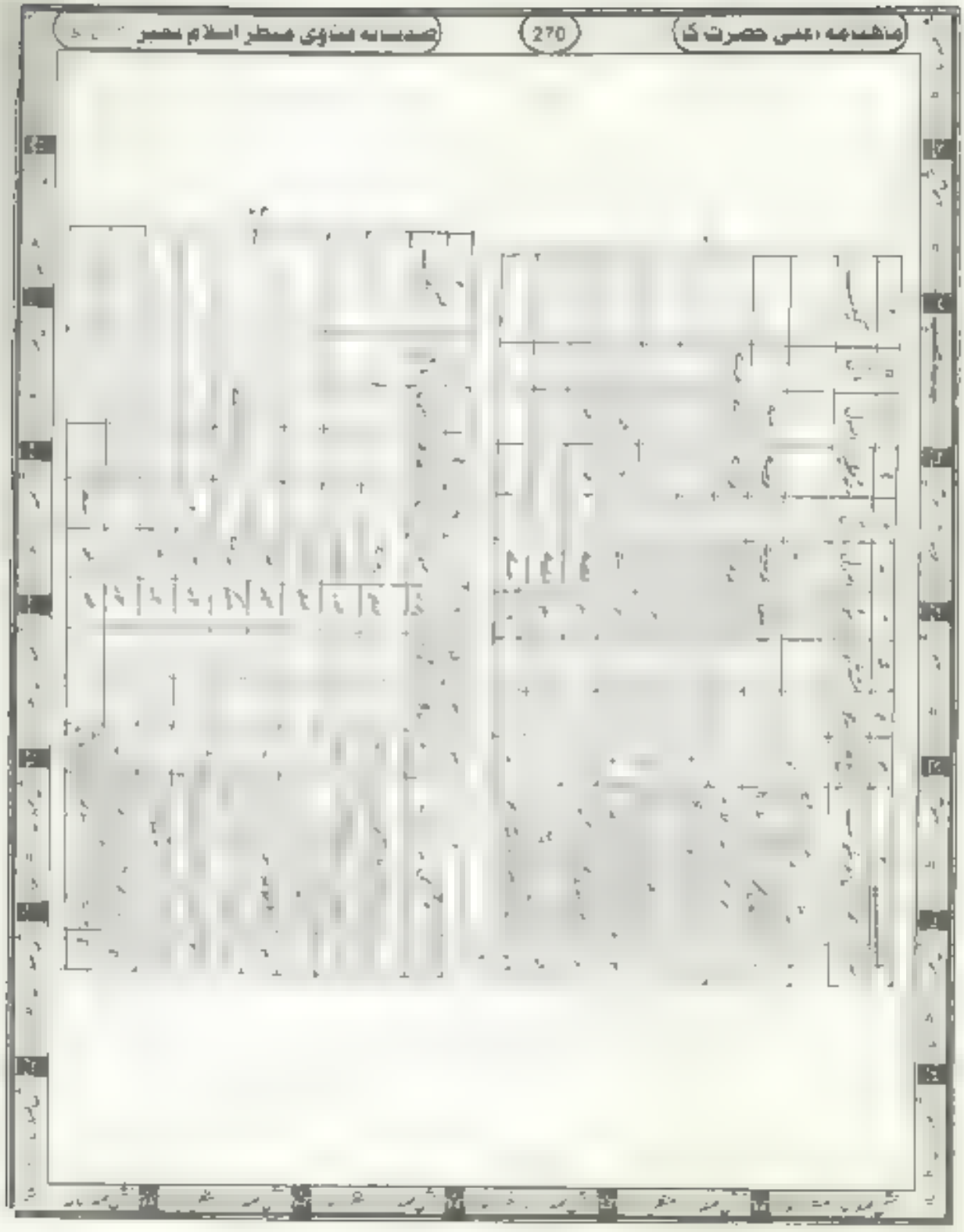

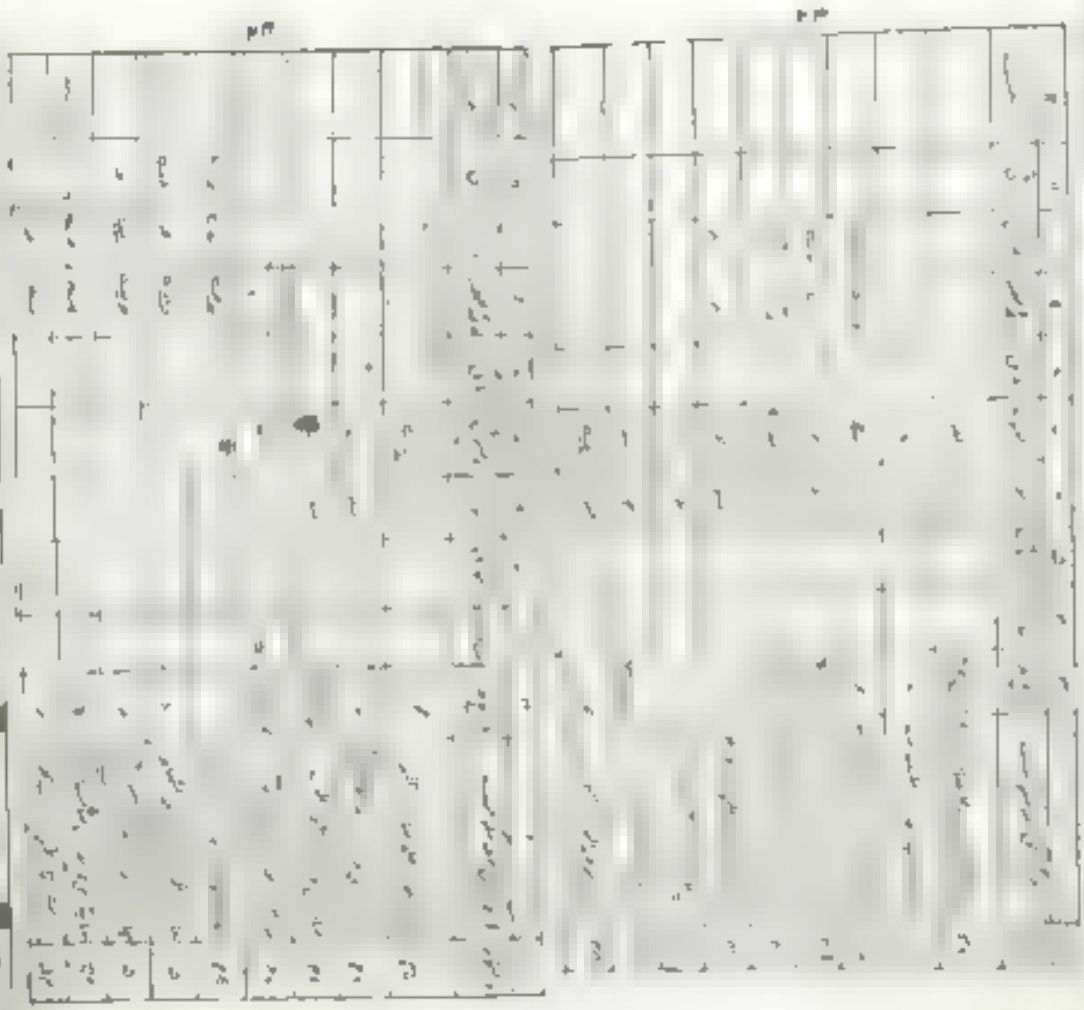

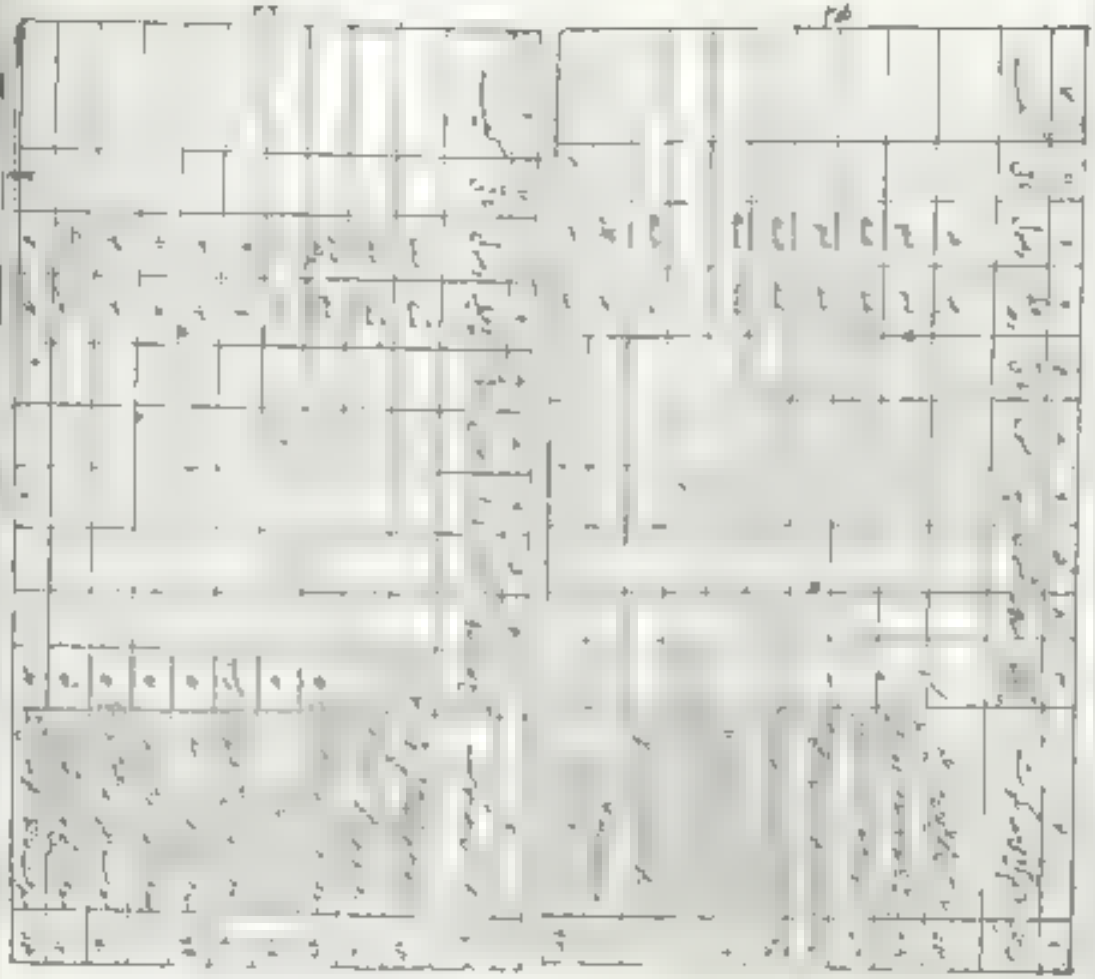

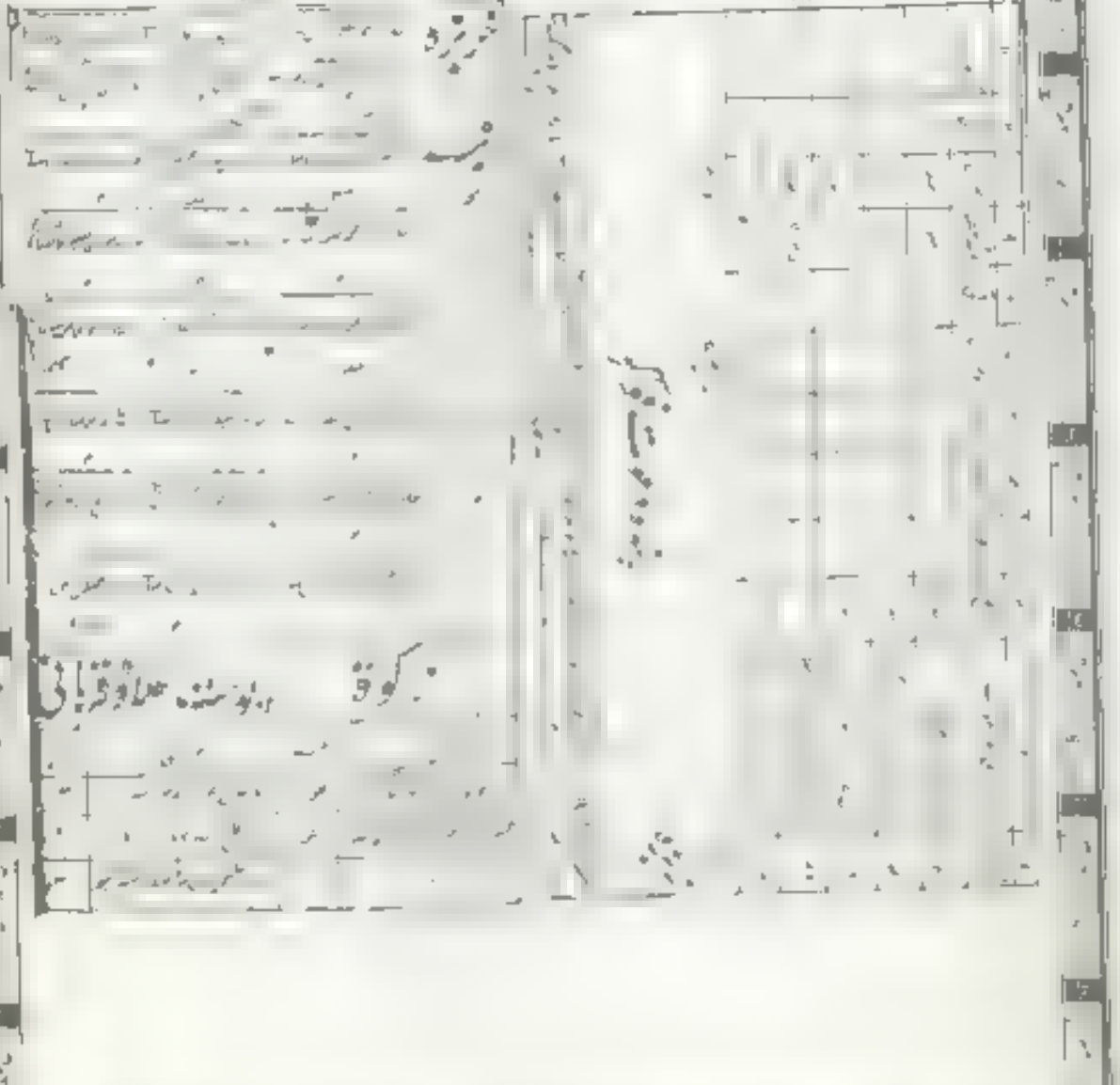

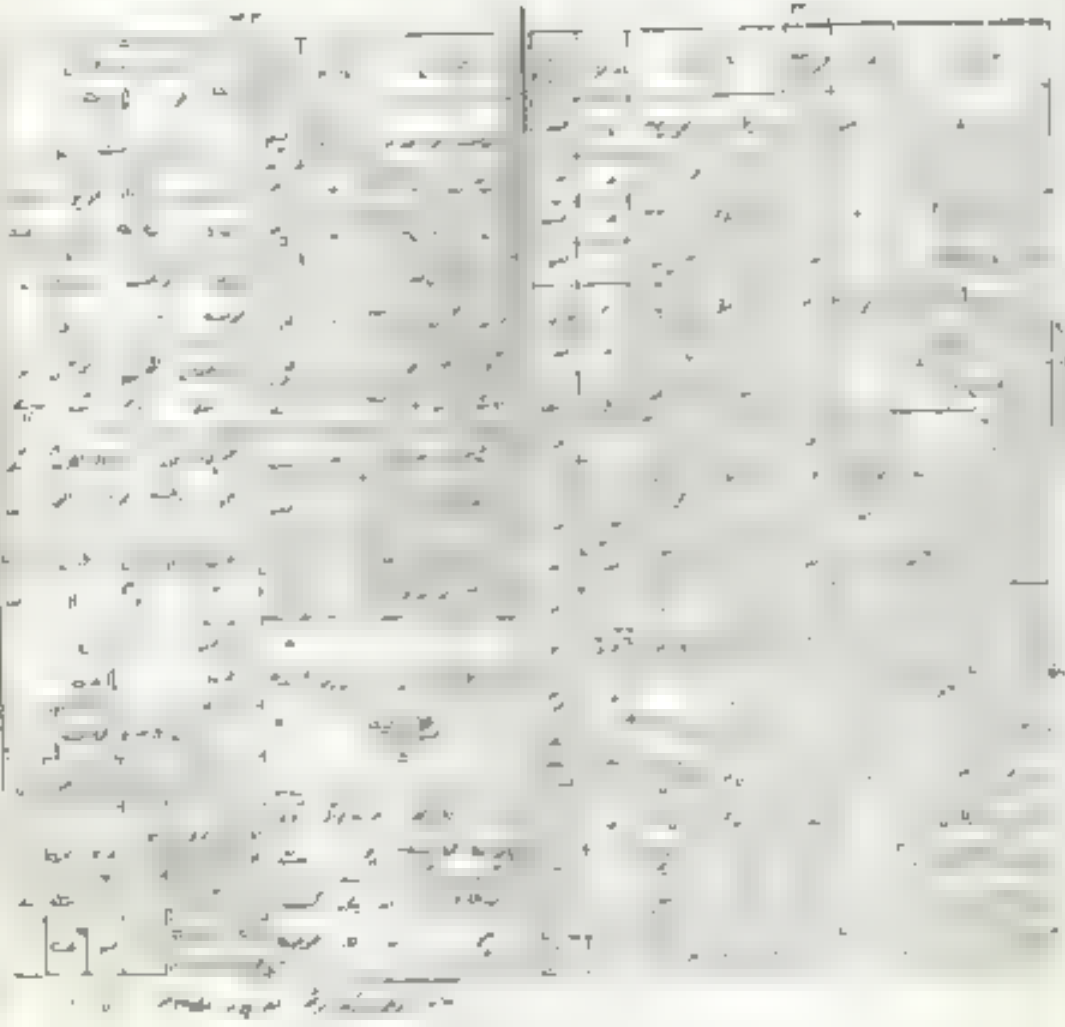

صدسالہ فتاوی مفتی اسلام نمبر ۔ ۔ ۔

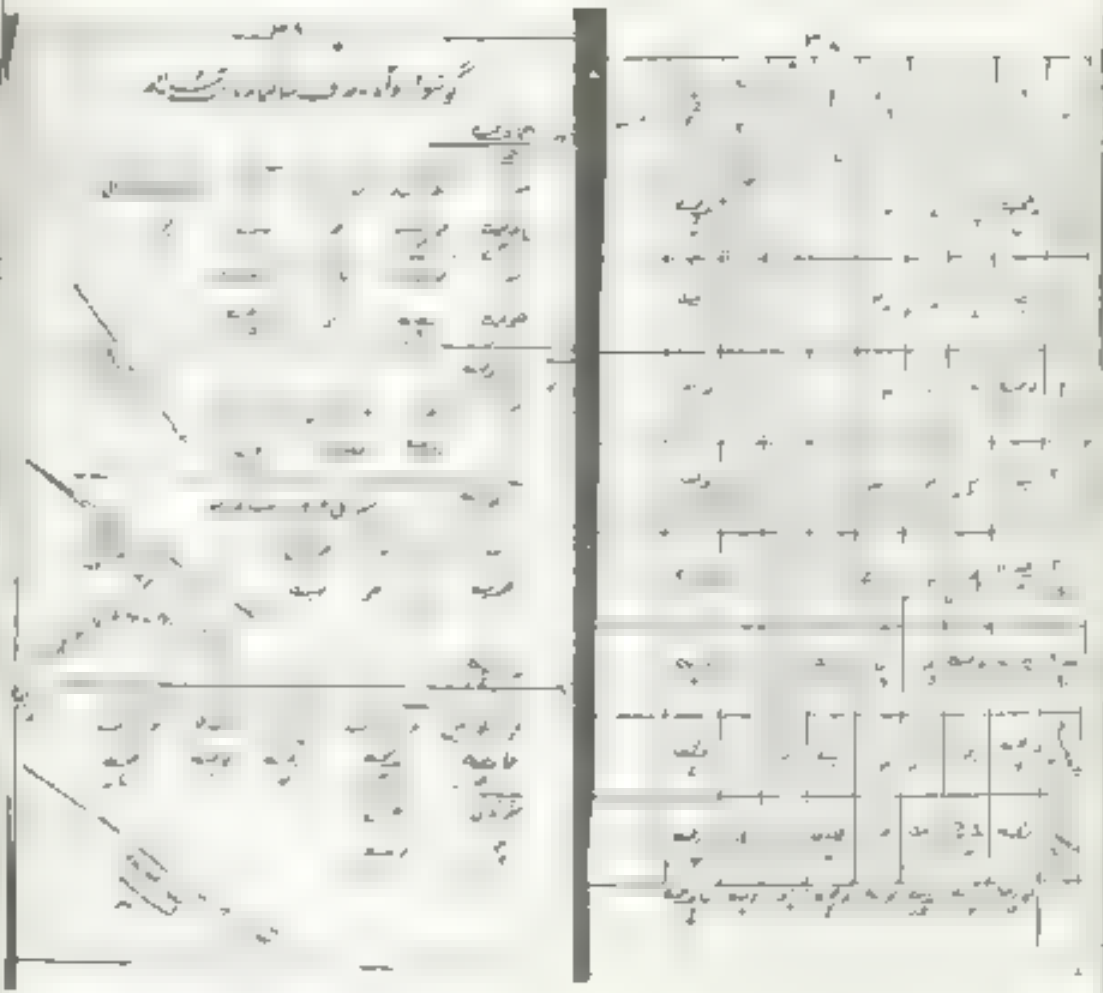

منظر سلام کی نعت اور اس کا

[illegible]

[illegible]

[illegible] علوم [illegible] حسین [illegible] پرنسپل [illegible]

[illegible] ہے [illegible] ہیں۔ [illegible] تعلیمی [illegible] جس [illegible] تعلیم [illegible] پیغام [illegible] جو [illegible] ہیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں

ناراضگی اور عدالتی چکر لگتے رہتے ہیں۔

انہی مدارس میں ہمارے قافلوں میں سے کچھ لوگ شامل ہیں۔ ہمارے قافلے کے [illegible] کہا جاتا ہے۔ ہمارے قافلوں میں جو لوگ [illegible] حسن میں ہندوستان کے مسلمانوں کی زبوں حالی نقطۂ عروج پر پہنچ چکی تھی۔ [illegible] ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ [illegible] ہاتھوں ہلاک ہو رہے تھے۔ [illegible] جواب دے چکی تھی۔ [illegible]

یہی مظلوم اسلام اس صورت میں [illegible] سے ہمارے قافلے والوں میں [illegible] جدید طریقہ تعلیم [illegible] تھیں [illegible] تھیں۔ [illegible] ان مدارس میں [illegible] ہمارے قافلے والوں میں [illegible] ان مدارس میں [illegible] محلصانہ کوشش [illegible] ہمارے قافلے والوں میں [illegible]

مدارس تعلیم اور تدوین وتعارف [illegible] معنی دیتا ہے۔ اس اعتبار سے مدارس کا معنی ایک معنی میں [illegible] میں مشغول رہے۔ جس کے ذریعہ طلبہ و طالبات [illegible] کو تربیت دی جاتی ہے۔ ان کی شخصیت کی نشوونما کی جاتی ہے اور [illegible]

نصاب اور اسکی بنیادیں نصاب کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی بنیادیں مضبوط اور مستحکم ہوں۔ مندرجہ ذیل بنیادوں پر نصاب کو تشکیل دینا بہتر سے بہتر نتائج کا حصول ممکن بنا سکتا ہے۔

۱) **مذہبی بنیاد** یہ حقیقت ہے کہ مذہب ہماری زندگی کا ضروری حصہ ہے۔ اس لئے نصاب کی تشکیل میں اس کا اہم کردار ہے۔ اگرچہ بعض دانشور مغربی ممالک سے متاثر ہیں مگر یہاں کے ماہرین اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ بعض ایسے مضامین جو براہ راست مذہبی نہیں ہیں ان میں بھی مذہب اور اس کے تصورات شامل ہونے چاہئیں۔ مثلاً بعض معاشرتی علوم کے مضامین پر بھی اس کا اثر ہونا چاہئے۔ ہمیں اس مسئلہ کو سلجھانے کی فکر ہموار کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ مذہبی تعلیمات کو کس قدر اور کس طرح ہم نصابی سرگرمیوں کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔

۲) **معاشرتی بنیاد** چونکہ تعلیم ایک معاشرتی عمل ہے اس لئے ضروری ہے کہ نصاب تعلیم کی بنیاد معاشرتی عمل پر رکھی جائے۔ نصاب میں ایسے مضامین شامل ہونے چاہئیں جو معاشرے کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد دے سکیں۔ معاشرے کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے نصاب کی تشکیل کرنا ضروری ہے۔

۳) **فلسفیانہ بنیاد** [illegible] نصاب تعلیم کی بنیاد کسی فلسفہ پر ہونی چاہئے۔ [illegible] نصاب کی تشکیل کے لئے ضروری ہے۔

۴) **نفسیاتی بنیاد** اس کی اہمیت بہت زیادہ تسلیم کی گئی ہے۔ نصاب کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ نصاب تشکیل دیتے وقت بچوں کے نفسیات کی واقفیت اور ان کی شخصیت کے فطری تقاضوں کا پورا پورا خیال رکھا جائے۔ کوئی بھی نصاب جس میں بچوں کی نفسیاتی خصوصیات کا خیال نہ رکھا گیا ہو وہ طلبہ کے لئے کارآمد نہیں ہو سکتا۔ ایسے نصاب میں طلبہ کی دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔

علامہ [illegible] نے مسلمانوں کے [illegible] مسلمانوں کی [illegible] قائم کیا اور [illegible] سے پہلے [illegible] تک کی مدت میں جو [illegible] تعلیمات نقل [illegible] ہمیں [illegible] جو [illegible] ہمیں [illegible] پیش نظر رکھے

ہوئے تاریخ کو ترتیب دیا جائے۔ اس طرح سے تعلیمی نظریات متعین کئے جائیں۔ دوسری دعوت فکر ہے۔ جو میں کسی خدمت میں پیش کرتا ہوں سوچئے اور بتائیے کہ امام احمد رضا کے اصول سے کون سی تعلیمی نظریات قائم کئے جاسکتے ہیں۔ اور کیا یہ نظریات آج کے لئے مناسب ہیں یا نہیں؟

امام احمد رضا اور تعلیمی نظریات (۱) تعلیم کا مقصد یہ ہونا چاہئے (۲) تعلیم مقصد کی برآوری شاہی ہونا چاہئے۔ (۳) اس میں درمیانی مقاصد کی تحصیل میں مصنفین کی معرفت شیء سے ماورا اشیاء کی معرفت ہو۔

(۴) بتدائی سطح پر رسول ﷺ کا نقش ان پر بٹھایا جائے اس کے ساتھ ساتھ اصحاب اور اولیاء کے نقش بھی قائم کئے جائیں۔

(۵) تعلیم کا مقصد اخلاق پر مبنی ہو۔ جس سے اخلاق حسنہ پیدا ہوں۔

(۶) تعلیم کے مقاصد میں اعلیٰ ہدایت دی جائے۔

(۷) تعلیم میں خود شناسی اور خود داری کا جوہر پیدا کیا جائے۔

(۸) تعلیم میں تعلیم و متعلم کا احترام پیدا کیا جائے۔

امام احمد رضا کی تحصیل پر مبنی سے تعلیمی نظریات کافی مدت تک رہے ہیں۔ وقت کے جدید نظریات پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ قدیم معاشرتی اقدار کی پاسداری بھی پیش نظر رکھی جائے۔ اس کی جھلک امام احمد رضا اور دیگر علماء کے تعلیم کی تحصیل میں امام احمد رضا کے رائے ہوں مصنفین کیں۔ اس کا حاصل یہ حاصل ہے کہ اصل حقیقت شیء سے ماورا ہے۔ اس کی تحصیل یہ حاصل ہے۔ اس میں کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقت شیء کی معرفت تک محدود رکھا جائے۔ جو حقیقت شیء کی معرفت تک رہنمائی حاصل کرنے کا مقصد ہے۔ امام احمد رضا کے مذکورہ مقاصد پر مبنی ہونے چاہئے۔ تعلیمی نظریات حقیقت شیء کی معرفت تک محدود ہیں۔ اس اعتبار سے امام احمد رضا کے نظریات میں جو معلومات کی فراہمی، فکری صلاحیتوں کی نشوونما سے ان کا تعلق ہے۔ کسی بھی تعلیم کو معاشرے سے جوڑا جائے اور کسی بھی تعلیم کا مقصد حقیقت

ں اندرونی صلاحیتوں کو بیدار کرنا۔ ان کی ذہنی فکری تربیت کرنا۔ اور اعتماد کے لئے تیار کرنا ہے۔ انسانیت شرف
، خلق و عزت حاصل ہو۔ جیسے عبادت یہ سیکھتا کرنا ہے۔ بچوں کی شخصیت کی تشکیل ان کی جسمانی ذہنی جذباتی و
معاشرتی نشوونما ہوتا ہے۔ اس کے ماں باپ کہ بچے رہنے کی ذمہ داری سے حالات کو دیکھنے کا نئے دریچوں میں
میں بھٹکنے سے آپ کو بچا رہتی ہیں۔ شش در وجہ میں گئے کہ اور تعلیمی مدارس کے اور انہوں کے خلاف ہوں اور
بے نظام میں مذہب، اور ان تہذیب سے علم و عمل سے خوف دلایا۔ وہ حواس محبت سے کورے ظاہر کرتے ہیں۔ ہمیں
مدد کی احساس کیں۔ ان معاشرتی ہیں ان کے یہاں پہنچ رہی ہیں۔ انسانیت انسانیت صدق وصفا و
تہذیب کی سے نا آشنا ہیں۔ ان پر ان کا ایمان و عقیدہ کی طرف بھاگ رہی ہے۔ عالم آج سب سے بڑا بشارت
گروہ بھی ہی ہے۔ نوجوانوں میں ظلم و تشدد بڑھ رہا ہے۔ یہ سب تباہیاں ہیں ان کے سطحی تعلیمی نظریات کے ان کی
ہے تہذیب سے گہرا رشتہ ہے جو تعلیمی تصورات پیش کرتے ہیں ان میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں۔

(۱) طلبہ کو مذہب سے آشنا کیا جائے۔

(۲) طلبہ میں قومی تعلیم کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

(۳) ان میں معاشرہ سے ہم آہنگی پیدا کی جائے۔

(۴) ان کی شخصیت میں اعتماد کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

مظہر اسلام میں جامعہ نعیمیہ مراد آباد نے اپنے قیام سے اب تک اپنے اہداف و مقاصد میں تعلیمی نظریات کی بنیاد پر
جامعہ نے اپنی تعلیمی نظام میں شعبہ جات قائم کئے ہیں جن میں شعبہ درس نظامی، شعبہ عصری علوم، شعبہ
جامعہ نے اپنی تعلیمی نظام میں شعبہ جات قائم کئے ہیں جن میں شعبہ درس نظامی، شعبہ عصری علوم، شعبہ قانون شریعت دوم، فیض الادب
جامعہ نے اپنی تعلیمی نظام میں شعبہ جات قائم کئے ہیں جن میں شعبہ درس نظامی، شعبہ عصری علوم، شعبہ قانون شریعت دوم، فیض الادب
جامعہ نے اپنی تعلیمی نظام میں شعبہ جات قائم کئے ہیں جن میں شعبہ درس نظامی، شعبہ عصری علوم، شعبہ قانون شریعت دوم، مشق انشاء عربی۔
جامعہ نے اپنی تعلیمی نظام میں شعبہ جات قائم کئے ہیں جن میں شعبہ درس نظامی، شعبہ عصری علوم، شعبہ قانون شریعت دوم، تعلیم عربیت اقلیت، عربی
تعلیم، شعبہ تعلیم متون۔

نصاب بمائے جماعت سوم شرح جامی مختصر معانی شرح تہذیب شرح شمسیہ شرح مائۃ عامل

دیوان متنبی، مقامات حریری شرح مقامات حمیدی۔

نصاب بہ جماعت سابع مختصر المعانی، مطول، دیوان حماسہ، مختصر المعانی، شرح تہذیب، مسلم الثبوت

نصاب برائے جماعت ثامنہ صدرا، میر زاہد، خیالی، قطبی، میبذی، شرح تہذیب، مسلم الثبوت

نصاب تعلیم کے مشمولہ مضامین نصاب علیمیہ میں شامل مضامین کی تفصیل

(۱) نحو (۲) صرف (۳) منطق (۴) فلسفہ (۵) کلام (۶) اصول (۷) فقہ (۸) تفسیر (۹) حدیث

(۱۰) اصول فقہ (۱۱) تفسیر (۱۲) حدیث۔

اس نصاب علیمیہ سے مراد مطلوبہ تعلیم ہے جو طلبہ کو حاصل کرنی ہوتی ہے۔ اس کی تفصیلات سے گفتگو کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی تاریخی حیثیت کا جائزہ لیا جائے۔ اس کے لئے ہمیں اس عہد کا مطالعہ کرنا ہوگا جس میں یہ نصاب مرتب ہوا۔ اس عہد کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس نصاب کی ترتیب میں کن کن عوامل نے کام کیا ہے۔ اس نصاب کی ترتیب کے بعد اس کی تدریس کے لئے کن کن طریقوں کو اختیار کیا گیا۔ اس کے بعد اس نصاب کی افادیت کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے بعد اس نصاب کی خوبیوں اور خامیوں پر بحث کی جائے گی۔ اس کے بعد اس نصاب کی اصلاح کے لئے کیا کیا کوششیں کی گئیں اور ان کوششوں کے نتائج کیا ہوئے۔ اس کے بعد اس نصاب کی موجودہ حالت کا جائزہ لیا جائے گا۔ اس کے بعد اس نصاب کی اصلاح کے لئے کیا کیا تجاویز پیش کی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد اس نصاب کی اصلاح کے لئے کیا کیا کوششیں کی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد اس نصاب کی اصلاح کے لئے کیا کیا کوششیں کی جا سکتی ہیں۔

نصاب تعلیم اور مصنفین نصاب تعلیم کی مرتب کرنے والے علماء کی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ان کی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد ان کی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا۔ ان کی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد ان کی خدمات کا جائزہ لیا جائے گا۔

انصاب تعلیم اور سیرت سازی

انصاب تعلیم اور فکری ارتقاء

مصلف تعلیم کے خوشگوار اثرات مصلف تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ علوم منظر اسلام سے واقفیت حاصل کرنے کے بعد وہ ملک و بیرون ملک میں اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی شخصیت، شرافت، اخلاق، صداقت، علم، ان کا عشق، محبت، رشد و ہدایت اور شعور و آگہی کے پیغامات کو عام کرنے میں مصروف ہیں۔ ان کا یہ عمل ان کے تعلیمی ظریفات و اثرات کو ان کے قلب و جگر میں جذب کرنے کی علامت بن گئے ہیں۔ کہ

ہوا میں پھیلی ہے تیرے مہک تیری
گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

منظر اسلام کے بعد کے تعلیمی سفر میں سب سے اہم مقام فکرت ہے جو ایک عظیم ستارہ ہے جس کی خوشبو دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ اور قوم و ملت کی مشکلوں میں خوشبو سے معطر کرتی ہے منظر اسلام کے وقت وہ ستارے تھے جو اس میں [illegible] سے آپ سے نکھرے ہوئے چمن میں پھیلی ہوئی چاندنی میں۔ اس خوشی کو آپ نے جو رنگ میں شعر سے بیان کیا ہے۔

کیوں رضا آج کی ہوئی ہے
اندھیرے اجالوں میں جانے والے

فارغین کی تعداد [illegible] تعلیمی خدمات میں مصروف ہیں۔ منظر اسلام کے مصلف تعلیم کا میاب اور [illegible] مصلف تعلیم [illegible] فخر محسوس کرتے ہیں۔

[illegible]
[illegible]

جامعہ منظر اسلام اور فرمان روائے دکن

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

مولانا عبدالحمید چودھری جو علی حضرت امام احمد رضا کے تلمیذ خاص میں سے تھے۔ جس کا ذکر اعلیٰ حضرت کے وصایا شریف میں بھی ہے۔ آپ نے فرمانروائے دکن نظام آصف جاہ سابع کی خدمت میں منظر اسلام بریلی کا تعارفی منظوم تعارف پیش کیا۔ جو کل چوبیس اشعار پر مشتمل ہے وہ تعارف موصوف کی کتاب "آثار آخرت" میں صفحہ ۴۳۴ تا ۴۳۶ پر درج ہے۔ اس سے پہلے یہ نثری عبارت رقم ہے۔

تحمید و تصلیہ میں منظوم مکرر جناب مدرسہ منظر اسلام مسلمانان بریلی کھنڈ اعلیٰ کی امداد و مساعدت حضور نظام آصف جاہ سابع فرمانروائے حیدرآباد دکن صانہ اللہ عن کل آفۃ و بلیۃ شروع ہوا۔ اور بعد اپیدا ہونے اطلیہ مدرسہ منظر اسلام مذکور کا پیش گاہ حضور فیض گنجور ہوا۔ (الخ)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مختار چودھری صاحب نے علامہ حامد علی کی طرف متوجہ ہوکر اس سے متاثر ہوکر اس نے منظر اسلام کے لئے امداد کی اپیل کی تھی۔

اب اس منظوم تعارف کے چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔ امید ہے کہ قارئین شوق سے پڑھیں گے۔

مولانا عبدالحمید اشعار پیش کرنے کے بعد لکھتے ہیں۔

درگہ دریکہ شاہ منظر ہم ۔۔۔ شکلیں ہر ہاں کہ جہاں شہرش
بگذا دو دریکہ ریز فضل وصلے ۔۔۔ نامہ منشی چیست در تقریم فضلی ہزش
فاضل یکتا دنا ہمیش احمد رضا ۔۔۔ درصفے تحریر کا یاں
وارث علم نبی دانائے قرآں و حدیث ۔۔۔ ہمچو او مشکل جہاں ہست کشت و مفتیاں
درجنانے منظر اسلام آں عالیٹ ۔۔۔ بہر تعلیم مقرر ہا کہ ریں پاداش
آں زماں احساں اقاش وقف زاد ریں ۔۔۔ چاردے چوکاں تا ماں ۱۲۰۰ش

مذکورہ اشعار کا حاصل یہ ہے کہ چشمہ علم وحکمت مدرسہ منظر اسلام پوری دنیا کے سب سے بڑے عالم وفاضل امام احمد رضا کی سرپرستی میں شدومد سے جاری رہے گا۔ جس سے تشنگان علم اپنی علمی پیاس بجھاتے رہیں گے۔

علی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے بعد منظر اسلام کا اشرف وانور آپ کے خلف اکبر حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد حامد رضا خاں (علیہ الرحمہ) کے دست مبارک میں آیا اس حسن انتظام وخلوص ان کے تعلق سے رقم کرتے ہیں

دست ہمش بود حامد رضا خاں خلف ☆ گام بگام پدر جہد در و داشتی
پرتو حق چو جان دوں حامد فتاد ☆ کرد در حیات طمع آن ہمہ پیدائش ہمہ ی
اہتمام مدرسہ کنوں ہست دست حامل ☆ ہست تاباں منظرش زیں ہمہ وہ وہ وہ شتی
اہلسنت رست در طمع یکتا ، حفظ بہ صراط مستقیم وملت پیلسی

چوں کہ یہ دور مجدد اعظم حضرت علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں چند قلیل عرصہ آپ کی علمی علامت کا شہرہ آفاق عالم میں تھا اس سے طالبان علوم نبویہ دور دراز کا سفر کرتے ہوئے طے کرتے تھے تاکہ چشمہ علم وعرفان سے مکمل وشرح سے خوب خوب سیراب ہو سکیں۔ ان کے بعد منظر میں آپ علیہ الرحمہ والرضوان کی منظر شی چھوں طرح تھی ہے

مجمع طلاب چوں پروانہ ہا ☆ شمع ہمہ ہا ہمہ ہا در حاصل شوری
یا کہ چوں الجمع تو ہا تاباں حلقہ زن ☆ سر سے فقہ وتفسیر علوم ظاہری
رہ داشب باشدہ ورقاں ہمہ وقاں رہیں ☆ ہمہ شاں می رسد ہا ہمہ ہا ہمہ ہا چرخ چہی
جز بعلم بعلم کار یشاں ہیچ نیست ☆ ہیچ یک در تسبیح ایں باشد قصور و بیزاری

مدرسہ کی جو شب قائمی رعیت آتے ہوئے لکھتے ہیں

گنج چہ در بست تحت رفتر ہے ☆ ہست ار افتخر فخری فقر و فاخری
ہاں مگر بے متاعت رہ توں ہیچ کا ☆ کار دیا باشد یاد ایں تو خود دانا تری
چوں گروہ بیوائے طالبان علم ایں ☆ بر رہ دولت سرایت می رسد ار بتری
شیخ ہمہ ہے کریم ارحمن تمہائے کرم ☆ کاسہ یسان شریعت را باحسان نگری

[illegible]

مولانا محمد عبدالحمید چودھری اس اشعار میں کہتے ہیں کہ اے سلطان میں حدیث رسول [illegible] اطمینان بخش ہے۔ کس چیز سے [illegible] کامیابی کا بھروسہ [illegible] دین اور پاسبان شریعت کے لئے آپ امت تعاون فرمائیں۔ تاکہ منظر اسلام میں [illegible] آپ کی بارگاہ سے پر امید ہیں ان کی امیدیں بر آئیں۔ یقیناً محدثانہ رموز کی قدر شناسی آپ کا [illegible]

اس کے بعد محمد چودھری صاحب [illegible] خراج عقیدت پیش کرتے ہیں

[illegible]
خادم ناچیز منظر اسلام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کہتے ہیں کہ شاہی حکم میں آپ کی [illegible] میں [illegible] منظر اسلام [illegible] آپ کے سر پر تاج شاہی، احسان مندی سے آپ کا [illegible] آپ کی [illegible] آپ کی یاد کرتے

آخر میں ناچیز دست بدعا ہے کہ اے مولا یہ علمی علامت کی یادگار منظر اسلام [illegible] آفات روزگار سے محفوظ رکھ۔ دشمنوں کی طرف سے [illegible] اس کے [illegible] اس یادگار رضا کے ذریعہ علم و عرفان کی شمع جب تک [illegible] تاکہ اس کی روشنی سے [illegible] آمین بجاہ سید المرسلین۔

اب یہاں سے محمد عبدالحمید چودھری کا مختصر تعارف پیش ہے۔ اس میں آپ [illegible] محمد چودھری صاحب کا تعلق [illegible] سے ہے۔ اس طرح پر تقریباً چند سطریں تحریر کی ہیں [illegible]

مولانا عبد الحمید خاں چوہدری اقصبہ سہارنپور سے ایک دینی حیثیت اور قدیم زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ تھے
۱۸۶۲ء یا ۱۸۶۳ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۳۲ء میں وفات پائی۔ مولانا ابو الحسن صاحب سبحانی جو مولوی تراب علی
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے ان کی خدمت میں رہ کر تکمیل کی اور خاص طور پر فقہ میں مہارت حاصل کی
بعد میں دینی خدمات سے متعلق ہو گئے۔ مولانا موصوف نے چوہدری عبد الحمید خاں کو داخل خارجی کی سند اہل
درسے عالم اور فاضل کی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس کے نتیجے میں وہ اسلامی علوم میں کامل دسترس
ان گئے۔ اور وہ اس میں زندگی کے آخری سانس تک اپنے جوہر دکھاتے رہے۔

مرحوم نے حوالی دارالعلوم کا نامہ کا یادگار نظم میں ہے۔ اس کے شعری انداز میں مسلسل تخلیق
ہیں بیشتر یہ مسدس قصیدے ہیں۔ ہر مصرعے شامل ہیں۔ لیکن اس کا سب سے یادگار اور مشہور کارنامہ "کشف الحق" ہے
ہے۔ اس کا اصل نام "مناظرہ مباحثہ" ہے۔ یہ مناظرہ مباحثہ سے متعلق ہے۔ اس کا انتساب بھی بہت دلچسپ ہے
اور اس کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے۔ اس سے چوہدری صاحب کی غریب طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔

مولانا عبد الحمید خاں صاحب کے حلقہ احباب میں سب سے زیادہ مقتدر اور معروف و مشہور شخصیت مولانا احمد رضا
صاحب محمد اللہ علیہ کی تھی۔ ان کی مولانا موصوف سے عقیدت مندانہ تعلق تھا۔ آپ مولانا احمد رضا
کی علالت کے وقت کئی بار بریلی شریف سے دیوبند شریف سے گئے تھے۔ اس کا ذکر شریف میں یوں موجود ہے۔

مولانا چوہدری عبد الحمید خاں صاحب رئیس سہارنپور مصنف [illegible] (مولانا حضرت کے عقیدت کیش مخلص میں
سے ہیں شریف سے بلوانے گئے تھے شریف لے گئے۔ علی حضرت قبلہ سے عرض کیا حکیم عابد علی صاحب ڈپٹی سیتاپور
نے ایک پرانے طبیب ہیں۔ شیخ حمیدہ کی درخواست ہیں۔ میرے جہاں سے ہیں ہو جاتے۔ ارشاد ہوا ہاں
تک تدبیر نہیں چھوڑنا اور یہ نہیں سمجھتا ہے کہ اب تدبیر کا وقت نہیں رہا۔ (وصایا شریف ص ۲۲، مطبوعہ مجمع اسلامی
مبارک پور اعظم گڑھ)

مولانا ہلوی کی آخری علالت کے موقع پر بھی ان کی عیادت کے لئے بریلی شریف میں وصایا شریف میں چوہدری صاحب
[illegible] ہیں۔ ان سے ان دونوں بزرگوں کے علمی معمولات و تعلقات کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے

(بقیہ حاشیہ مولانا عبد حمید خاں کے مختصر حالات رقمطراز کرنے کے بعد چوہدری محمد یعقوب متوفی ۱۹۷۰ء حمید خاں تعلیم حاصل کرنے مشغول کنز الآخرہ)

مولانا چوہدری علی حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کے دوستوں میں سے تھے۔ علی حضرت کے بھی والی خاں سے متعارف تھے۔ اور ان کا یہ حاشیہ بھی اسی تصور کا آئینہ دار ہے۔

بندوق سے مارے ہوئے شکار کے بارے میں حنفی فقہا کی تصریحات کے مطابق اگر بندوق چلانے والا شکار کو پائے تو اس کا کھانا حلال ہے یا نہیں۔ اس مسئلہ میں محترم چوہدری صاحب قدس سرہ نے بہت سے علماء کرام کے اقوال پیش کئے۔ جن میں بعض کے حوالہ جات کا اضافہ راقم نے کیا ہے۔ اس حاشیہ کے مطالعہ سے آپ کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے اقوال کی پیش بینی کا بھی اندازہ ہوتا ہے۔ بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی دوست اور معاصر کی تحریر نہیں

بلکہ خود [illegible] کی تحریر سے مخلوط ہوں ہے

مولوی [illegible] ہست مثل [illegible]

پانچ [illegible] ہست [illegible]

پیشوا [illegible] ورث [illegible]

[illegible]

فاضل کامل بریلی مسلمش [illegible] ہست چار [illegible]

حضرت مصنف چوہدری صاحب قدس اللہ اسرارہم صاحب رقمطراز کرنے کے حاشیہ میں یوں رقمطراز ہوتے ہیں۔

یعنی مولانا مولوی صوفی مفتی احمد رضا خاں صاحب مدظلہ فاضل بریلوی جو بہت بڑے فقیہ محدث و اجل جمیع علوم دینیہ کے زبردست عالم ہیں۔ اور فقہ میں جن کا ثانی نہیں ہے۔ اور جو فی زمانہ مجتہد مقید کا درجہ رکھتے ہیں۔ درحقیقت اہلسنت وجماعت کی کشتی کے ناخدا ہیں۔ وہ بھی اس شکار کی صحت فرماتے ہیں۔ اور اس بارے میں مفصل رسالہ تحریر فرمایا ہے۔ اور فرماتے ہیں جس کہ بندوق میں توڑے کاٹ کیس سے۔ بعد اس کا شکار درست ہوا کرتا ہے۔ حتی قولہ

(حاشیہ آخر ص ۳۰۹)

مشہور ہے وہ غزل بھی نذر کی ہے جسے مولانا عبد الحمید خاں چڑیا نے نظام حیدر آباد میر عثمان علی خاں کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

مرحبا اے مسند آرائے ارشاد	مرحبا اے آفتاب آسمان پرتری
مرحبا اے جانشین تاج وقت و حاجر	مرحبا اے یادگار نامداران جری
مرحبا اے جانشین آں امام	باش کرد شیراں را پیش بیری
مرحبا اے رونق دست و صدارت	شاں دارائی و فرد شوکت اسکندری
تا شمس و رفعت داں بات	بدرخ ملک دکن پرتو فگن شد مشتری
عاقلاں ں شیخ	اے بہت	یا کہ علی
دست	ات	بعلم
	اے امیر المومنین تو نائب	پیغمبری
		تو یکی گوئی
	اے بہائے دین و دنیا تو	پروری
	زیں سبب در علم و در فضل و ہنر	سلطری
		ی
		ی
		ی
		ی
		ی
درسگہ داریم شاہا مظہر اسلام نام		
ہنگہ او در بریلی زیر عمل فاضلے		
فاضل یکتا و نام		

[illegible]

[illegible]

[illegible] کس میں تاریخ کا [illegible] کے سبب [illegible] یادگاروں کی [illegible] تاریخ کے [illegible] مرتب [illegible] تاریخ [illegible] کا [illegible] کی [illegible] کی [illegible] ہے۔ یادگاریں کی تاریخ [illegible] ریت [illegible] کا حصہ ہیں۔ یادگاروں کے [illegible] کی عظمت، شوکت کے اعتبار سے اقوام عالم میں [illegible] کی اہمیت [illegible] واقعیت [illegible] یادگاریں [illegible] عظیم [illegible] جیلیں [illegible] ہیں [illegible] کی طرف [illegible] اتحاد [illegible] مائل [illegible] متوجہ [illegible] ہوئے [illegible] یادگاریں [illegible] میں یادگاروں کی کی [illegible] ہیں۔ [illegible] کچھ [illegible] [illegible] [illegible]

اس وابستگی کا ثبوت دے رہے تھے اور کہیں کہیں صحیح العقیدہ مسلمانوں کے متاع ایمان کو لوٹ رہے تھے ان کے سرمایہ حیات میں شب خون مار رہے تھے۔ طرف مقابل عقیدتی بدعملی کا رواج اور ان کی خلاف شرع رسم پر تھا۔ ملت کی رہنمائی کے گورنمنٹ نے جو ذمہ لی تھی اور جو لوگ اس کے ذمہ دار تھے وہ اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر نہیں نبھا رہے تھے اور ملت اسلامیہ ہند کی کشتی بھنور میں ہچکولے کھا رہی تھی۔ ایسے نازک وقت اور سنگین حالات میں مرد مسلمان اسلام کے جلیل علماء میں سے حسن شاہ رس الحدیث اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علی اللہ تعالیٰ عنہ دین متین اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت صیانت کی خاطر عشق رسالت ﷺ سے سرشار دیگر علماء کرام کے ساتھ میدان میں اور قلمی تلوار لے کر میدان میں اعداء سے بالمقابل میدان میں آئے اور اعدائے دین و مشن ﷺ کے دانت کھٹے کر دیئے۔ ان کی شدت وقت سے تاریخ کا ایک یادگار باب شروع ہوا۔ پھر امام احمد رضا فاضل بریلوی نے اس اختیار کیا اور وقت کا ایک کارنامہ انجام دیا۔ ان کے قلم سے نکلی ہوئی تحریریں اور ان کی تصنیف و تحقیق کا ایک عظیم الشان معرکہ آرا باب ہے جس کے نتیجے میں انہوں نے دو سو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ یہ امام احمد رضا سے ایک ہزار سے زائد تصانیف یادگار چھوڑی ہیں جن میں صرف رد باطل اور دفاع اسلام رسول ﷺ کی روشنی اور ان کی رسول سے متعلق کتابوں کی تردید و تنقید میں آپ نے دو سو سے زائد کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔

علی حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی نے جس زمانے میں مکمل فتویٰ دیا وہ انتہائی پرآشوب و فتنوں کا دور تھا دین کے نام پر نئے نئے فتنے جنم لے رہے تھے اور لوگ مختلف فرقوں میں بٹ گئے تھے۔ ایسے زمانے حالات میں جیسے جیسے فتنوں نے سر اٹھایا اور دین کے نام پر فتنہ پیدا کرنے کی کوششیں کیں تو امام احمد رضا فاضل بریلوی ان فتنوں کا سر کچلنے اور ان کے سدباب کے لئے کھڑے ہوئے اور ان تمام فتنوں کے پرخچے اڑا دیئے اور ان کا قلع قمع کیا اور ان فتنوں کے پردے میں جو جذبات اخلاق کا خون کیا جا رہا تھا۔ ایسے میں امام احمد رضا نے

[illegible] قوم مسلمان رسمان کا [illegible] [illegible] [illegible]

سے وہ متفرد و یکتا و بے مثل نظر آتے ہیں۔

میرے مقالے کا موضوع [illegible] اگر صرف ان تصانیف جلیلہ پر روشنی ڈالی جائے جو انہوں نے [illegible] تو مقالہ [illegible] کہ ہندوستان میں تحریک ولایت [illegible] کا سرچشمہ بنا دیا جائے تاکہ منظر اسلام کے قیام [illegible] تاریخ میں منظر اسلام کی صورت وہ ولایت کا مدار ہونا [illegible] اس کے بانی مبانی اور اس کو [illegible] اظہر من الشمس و عالم آشکار ہو چکے ہیں، [illegible] موضوع سے متعلق [illegible] ملاحظہ فرمائیں۔

ہندوستان میں [illegible] کی [illegible] کی مدنام [illegible] کتاب توحید [illegible] کتاب بھی لکھی جس میں [illegible] جس سے قوم مسلم میں مسلکی منافرت و اختلاف پیدا ہوا [illegible]

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ علمائے اسلام متحد و متفق ہو [illegible] قرار دی جاتی تاہم یہ [illegible] کی کاسہ لیسی [illegible] میں [illegible] میں [illegible] میں تحقیقی اور [illegible] پر مشتمل صداقتوں سے [illegible]

۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء میں [illegible] اگر [illegible] کوئی بھی [illegible]

کے معاصر تھی اور زمین میں یا آسمان میں کسی اور نبی کو تجویز کیا جائے۔ (تحذیر الناس ص ۳۴)

اس میں ختم نبوت مسلمہ کے جزئی، اعتقادی حقیقی (کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا) کا صاف انکار ہے۔ اور نص قطعی (ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) کے خلاف ایک نئے عقیدے کی داغ بیل ڈالی گئی ہے۔

۱۳۱۴ھ = ۱۸۹۸ء میں مولوی رشید احمد گنگوہی کی تائید "براہین قاطعہ" مولوی خلیل احمد انبیٹھوی کے نام سے شائع ہوئی جس پر مولوی رشید احمد گنگوہی کی رد دار تقریظ موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ

شیطان اعلم الموت کا دعوی، جو علم محیط رکھنے پر مخالف موحد ان نصوص قطعیہ کے بادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرتا شرک ہیں۔ تو وساوس میں کا حصہ ہے۔ شیطان اعلم الموت ہونے سے ثابت ہوں تو خود علم کی ہوں گی عمل قطعی ہے۔ (براہین قاطعہ ص ۵)

اس میں حضور ﷺ کے علم محیط کو شیطان کے علم کے برابر قرار دیا گیا اور یہ کہا گیا ہے کہ شیطان کے علم کے برابر علم ہونا تو بدیل قطعیہ سے ثابت ہے۔ جس کا کوئی عمل موجود نہیں ہے۔ اس پر دلیل یہ پیش کی ہے کہ حضور علیہ السلام کا علم شیطان کے علم کے برابر ہونا قیاس فاسد سے ثابت کیا گیا ہے۔

۱۳۱۹ھ = ۱۹۰۱ء میں مولوی اشرف علی تھانوی کی تائید سے "حفظ الایمان" شائع ہوئی جس میں لکھا ہے کہ

آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو بھی ثابت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد کون سا غیب ہے کل غیب یا بعض غیوب خاصہ اگر دعوی ثانی ہو تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ (حفظ الایمان ص ۸)

اس میں حضور سید عالم ﷺ کے علوم غیبیہ کا صاف انکار کیا گیا ہے بلکہ حضور کے علم کو بچہ، پاگل اور جانوروں سے تشبیہ دیکر رسول گرامی وقار ﷺ کی توہین تنقیص کی گئی ہے۔

جب علمائے دیوبند کی یہ تحریریں علوم غیبیہ پر مشتمل منظر عام پر آئیں تو علمائے حق اہل سنت و جماعت نے ان سے نظریات باطلہ و عقائد سیئہ کا رد کیا اور قرآن و حدیث سے ان عبارات کی قباحتیں اور خرابیاں بیان کیں اور

ان کا کفریہ ہونا ظاہر کیا اور علمائے دیوبند سے مطالبہ کیا کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں ان گستاخانہ و کفریہ عبارات سے قطع و کردیا جائے اور وہ کتابیں ضبط شدہ قرار دی جائیں۔

احقاق حق و ابطال باطل ہو جائے اور صدہا مطالبات کے باوجود جب علماء دیوبند کسی طرح ٹس سے مس نہ ہوئے تو مجدد اسلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ العزیز نے تحذیر الناس کی تصنیف کے تیس سال بعد اور اس کی اشاعت کے قریباً سوا سال بعد اور حفظ الایمان کی اشاعت کے قریباً پینسٹھ سال بعد ۱۳۲۰ھ میں "المعتمد المستند" مصنف سیف اللہ المسلول مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرہ الولی ۱۲۸۹ھ (یہ مبارک کتاب آپ نے ۲۷ جمادی الآخرہ ۱۲۸۵ھ میں بزبان عربی عقائد اہلسنت کے بیان میں عمدگی طرز پر تصنیف فرمائی ہے جس میں دیوبندیت کے موجد، اکبر دیوبندیت کے برادر اصغر مولوی اسمٰعیل دہلوی کے اقوال کفریہ مندرجہ تحذیر الناس وصراط مستقیم کا بطلان بھی خوب واضح کر دیا۔ حضرت مولانا شاہ فضل حق خیرآبادی حضرت مولانا مفتی صدر الدین دہلوی صدر مدرسہ صدیقیہ نقشبندیہ مجددیہ کے شیخ کبیر حضرت مولانا شاہ احمد سعید دہلوی حضرت مولانا سید علی نیلی بلگرامی مفتی اکابر مکہ آپ کے حقانی حق و رباطل کو سراہتے ہوئے "المعتمد المستند" پر تقریظات تحریر فرمائی ہیں۔ سوائے اعلیٰ حضرت) کے حاشیہ المعتمد المستند پر مرزے قادیانی (جس نے بموجب اصطلاح صحیح مسلم کافر ہونے کا اعتراف کیا) کے ساتھ ساتھ قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی اور مولوی اشرفعلی تھانوی پر ان کی عبارات کفریہ کے سبب حکم شرع کے مطابق فتوے کفر و ارتداد صادر فرمائے۔ یہ فتوی علمائے دیوبند کے کسی ذاتی مخالفت وعداوت کی بنا پر نہیں تھا بلکہ ناموس رسالت ﷺ کی حفاظت وصیانت کی خاطر عین اسلامی اصول کے مطابق دیا گیا تھا۔

پھر ۱۳۲۴ھ میں امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے المعتمد المستند کا دوسرا حصہ جو فتوی مرزے قادیان اور علمائے دیوبند کی تکفیر پر مشتمل تھا۔ علمائے حرمین طیبین کی خدمت میں پیش کیا جس پر انہوں نے ۳۳ جلیل القدر معتمد علماء کے دستخط و مہریں ثبت فرمائیں اور وہ شکوک و شبہات جو صحیح عقائد میں قادیانی کے ساتھ فرق مذکورہ بھی بدشک وریب دائرہ اسلام سے خارج ومرتد ہیں اور حمایت دین اہلسنت سے حد درجہ میں امام احمد رضا بریلوی کو بھرپور خراج تحسین پیش کیا۔ فتوی دہندگان حرمین کی تصدیقات و توثیقات پر یہ عظیم و جلیل مجموعہ "حسام الحرمین علی

مکرمہ "واعتقاد" کے نام سے ۱۳۳۴ھ میں شائع ہوا۔ دوسرا فتویٰ فرمانے لگا۔

تمام سب کچھ ہونے کے بعد علماء ہند کو چاہئے تو یہ تھا کہ ان گستاخانہ و کفریہ عبارات سے رجوع کر لیتے اور اپنا توبہ نامہ شائع کرا دیتے لیکن اس کے برعکس جب کچھ ریشہ دوانیاں اور چارہ جوئیاں تو علمائے عرب کے سامنے اپنی غلطی و بے بسی کا اظہار کرنے کے بجائے ان کی ایک جماعت نے مل کر ایک رسالہ بنام "المہند المفند" ترتیب دیا۔ جس میں تمام عیاری و چالاکی سے یہ ظاہر کیا کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو اہلسنت و جماعت کے ہیں حالانکہ باعث نزاع عبارتیں جن کی بنا پر کفر و ارتداد کا فتویٰ صادر کیا گیا تھا۔ متعلقہ کتابوں میں بدستور موجود تھیں۔

اس کے جواب میں صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہ نے تفتیح الدفع تلبیسات نامی کتاب لکھ کر ہر ہر مسئلہ پر مشتمل تمام عبارتوں کو نقل فرما کر یہ ثابت کر دیا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہوتے ہیں کھانے کے اور۔ اور المہند المفند کا جس طرح رد فرمایا یہ علمائے دیوبند کے سر پر شدید ضرب تھی۔ اس کے بعد بھی ان کا دل سے نکلنے والے کانٹے کی طرح نہ نکلا۔ یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ ہمارے علماء حرمین شریفین کو صحیح طور پر تصدیقات حاصل نہ کی تھیں یعنی اصل عبارتیں اردو میں تھیں۔ گویا یہ عبارات عربی میں ہوتیں تو وہ ضرور تصدیق کر دیتے۔ مولانا احمد رضا صاحب نے ان عبارات کو عربی کے وہی پہنائے جن کے مصنف کی ہر گز مراد نہیں ہے۔ اس کے متحدہ ہندوستان (ہندو پاک) کے علماء میں سے دو سو کی تعداد نے حسام الحرمین کا مؤید و مصدق ہونے کا لکھا ہوا تھا اور ادھر مولانا احمد رضا صاحب نے ان اردو عبارات کو صرف عربی میں تبدیل کیا تھا جس سے ان کے کفر میں ذرہ برابر فرق نہ آیا اور نہ ہی اس کی قسم کی کوئی ترمیم و تبدیلی وقوع پذیر ہوئی۔

چونکہ اس فتویٰ کا اردو ترجمہ شائع ہوا تھا اور اس کی ردو میں متعدد کتابیں منظر عام پر آ چکی تھیں اس لئے شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خان صاحب رضوی پیلی بھیتی نے متحدہ ہندوستان سے اجازتی سو سے زیادہ نامور و جلیل القدر علماء دین کی حسام الحرمین پر تصدیقات حاصل کیں۔ اور ان تمام تصدیقات کو ۱۳۳۵ھ میں "صوارم الہندیہ علی مکر شیاطین الدیوبندیہ" کے نام سے شائع کیا جو آج بھی دونوں گروہوں پر تلوار بن کر لٹک رہی ہے۔

دشمنانِ دین کو ہر میدان میں دو شمشیر اعلیٰ کی حیثیت سے قدم قدم پر کھیل حسن کی عظمت و قوت سے مالا مال کر دیں اور برانداز ہو جائیں۔

امام احمد رضا بریلوی نے منظر اسلام کے وجود و تعلق سے جو حسین و خوبصورت خواب سجایا تھا اسے ذہن منظر اسلام نے سچ کر دکھایا اور گجرات علم و فضل و فن منظر اسلام نے ایک صدی کی تاریخ و روایات سے بھی یہ ثابت کر دیا کہ کتنے پاکیزہ نفوس اور خوش نصیبوں نے خطہ ہائے کائنات میں جو بھی چراغ جلائے ان کی روشنی سے تاریکیوں کے بادل چھٹ گئے اور گمشدگان راہ کے قلوب و اذہان میں علم و عقیدت کا حسین پیغام اور امام احمد رضا بریلوی نے اپنی بے پناہ روحانی توانائی منظر اسلام کی شکل میں روشن فرمائی تھی اسنے دور تاریکیت سے عالم کو بقعہ نور بنا دیا اور اس کی روشنی سے علم و فضل کے دو بلند مینار تعمیر ہوئے جس کی چمک دمک سے کائنات کے تاریک گوشے صیادر ہو گئے اور ضلالت و جہالت کے سیاہ بادل میں اجالوں کا سویرا ہو گیا۔

منظر اسلام کی بیباکی و جسارت سے دشمنان دین کے دلوں میں کبھی کبھی کبھی

اور کتاب ہوتو سمندر ہو جائے۔

مفتی اسلام کے دامن قلم سے آج تک کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان کی نسل سے جتنے بھی سپاہی تیار ہوئے انہوں نے امام احمد رضا بریلوی کے مقصد و مشن کے پیش نظر جب جب بھی بدعقیدوں اور بدمذہبوں کی دہلیز پر قدم رکھا تو کامیابیوں اور کامرانیوں نے ان کے قدم چومے، انہوں نے قصر باطل کو تاراج و برباد اور مسمار و منہدم کر دیا۔ یہ امام احمد رضا کے مقصد نیک، حسن نیت اور ان کے خلوص للہیت کا فیض ہے کہ مفتی اسلام کے بابرکت ہاتھوں سے عقیدت دین و ملت اور عقیدگیں و عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ تبلیغ کے جس میدان میں بھی قدم رکھا تو کامرانیوں نے ہر مقام و منزل پر کامیاب و سرخرو ہوئے۔

مفتی اسلام کے قیام کا یہ عہد [illegible] ۱۹۷۵ء تک جنگ آزادی اور عدم کارکردگی کے تمام [illegible] میں جس علاقے سے بھی [illegible] گئی [illegible] مسلمانوں کی محنت کی گئی [illegible] کے خلاف جہاد کا [illegible] [illegible] علاقوں سے [illegible] [illegible] [illegible]

میں بھی رہتا تھا یہی گریہ جاتا ہے کہ مسلمان کی ایک [illegible] تاریخ حکومت و چند [illegible] ہوتے جاتے ہوگا اسکی پوری خونریز داستان تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے۔

[illegible] کے برخلاف علماء دیوبند جو انگریز کے روز خوار و کاسہ لیس تھے ہیں [illegible] کی حمایت میں بھی کہیں سے نگاہ حق روشنی ادا کیا اور [illegible] پر [illegible] کا مظاہرہ کیا اور [illegible] ثابت ہوتے ہوئے [illegible] اہلسنت کی مخالفت و دشمنی پر کمربستہ اور [illegible] مقدم رہے اہلسنت کے خلاف پروپیگنڈا کیا [illegible] علماء دیوبند [illegible] وہابیہ کہلاتے تھے۔ اور یہ علماء انگریز کے وفادار ہوا کرتے تھے [illegible] آقا و مولیٰ کی محبت [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] اور [illegible] ثابت کیا [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے

تاریخ کا کوئی دور معاف نہ کرے۔

جنگ آزادی کے قیدی اور علاوہ ازیں تاریخ انگریز کے زیر عتاب علماء میں تھے اور حق نے علمداری علماء اہلسنت پر انگریز حکومت کے میں اثرات کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ انگریز کے خلاف جہاد کرنے والوں کو ہمیں غاصب اور جابر کہنے والوں میں ان علماء کے نام تھے۔ اور انگریز کی حمایت کرنے والوں کا حشر پڑھنے والوں نے دیکھ لیا ہے۔ ان علماء کے نام تھے۔ دونوں گروہ کے کارنامے کس طرح آپ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ دونوں میں حق پر کون ہے اور کون ہو سکتا ہے۔ علماء دیوبند کے ساتھ انگریز کی کرم فرمائی کی پراسرار داستان کیا ہے۔

[illegible] کے بعد [illegible] سے [illegible] تک [illegible] میں انگریز [illegible] کے اشارے پر [illegible] علوم [illegible] کا قیام عمل میں آتا ہے [illegible] سے [illegible] کے [illegible] کی [illegible] کی [illegible] کی

ریو بندیت دین و شریعت کے نام پر جو غلط عقیدہ مسلمانوں کو گمراہ کیے ہوئے ہے اس کا تعارف کرانے کے لئے اس نے اس کتاب کو لکھا ہے اور اس کتاب کو پڑھ کر ہر مسلمان کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ دیوبندیت کا عقیدہ کیا ہے اور اس کے ماننے والے کس طرح اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ہٹ کر اپنی من گھڑت باتوں کو دین بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھ کر ہر مسلمان کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ دیوبندیت کا عقیدہ کیا ہے اور اس کے ماننے والے کس طرح اسلام کی بنیادی تعلیمات سے ہٹ کر اپنی من گھڑت باتوں کو دین بنا کر پیش کر رہے ہیں۔

ایسے وقت میں جب عقائد اور اعمال دونوں میں کمی ہے علوم اور مدارس کی ضرورت تھی۔ علوم دیوبند نے اس ضرورت کو پورا کیا اور ہزاروں علماء دیوبند نے پیدا کیے جنہوں نے اپنی تقریر و تحریر سے اسلام کی تبلیغ کی اور مسلمانوں کے عقائد و اعمال کی اصلاح کی۔ علوم دیوبند کی وجہ سے مسلمانوں میں دینی بیداری پیدا ہوئی اور مسلمانوں کی بڑی تعداد نے اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی۔ علوم دیوبند کی وجہ سے مسلمانوں میں دینی بیداری پیدا ہوئی اور مسلمانوں کی بڑی تعداد نے اپنے عقائد و اعمال کی اصلاح کی۔

جاتا ہے۔

مفتی اعظم ہند کا قیام دارالعلوم دیوبند سے بہت بعد میں ہوا۔ مفتی اعظم ہند نے دارالعلوم دیوبند سے تعلیم حاصل کی اور دارالعلوم دیوبند کے علماء سے فتاویٰ کی تصدیق کرائی۔ مفتی اعظم ہند نے اپنی تحریر و تصنیف اور تقریر و خطابت کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح کی۔ مفتی اعظم ہند نے اپنی تحریر و تصنیف اور تقریر و خطابت کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح کی۔ مفتی اعظم ہند نے اپنی تحریر و تصنیف اور تقریر و خطابت کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح کی۔

ہمیں ان عبقری شخصیات کی تصانیف سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے علمی فیوض سے استفادہ کرکے دشمنان دین اور اعدائے مصطفیٰ ﷺ کے ناپاک عزائم کا بھرپور جواب دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

علامہ احمد رضا بریلوی سے عقیدت رکھنے والے اور ان کے علمی کارناموں سے آگاہ ہر شخص نے بتایا کہ منظر اسلام سے ایسے ایسے علمی گوشے وابستہ ہیں جو اب تک منظر عام پر نہیں آئے۔ مخالف کا ذکر چھیڑ دیا جائے تو چاروں طرف سے اچھے خاصے علمی مواد کا ڈھیر لگ جاتا ہے۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ نے جو علمی کارنامہ اور تصانیف کا ذخیرہ یادگار چھوڑا ہے اس کی نظیر نہیں ملتی۔ ان کے سامنے جس وقت جو بھی مسئلہ آیا انہوں نے اس کی تحقیق کی اور جدت طرازیوں کے ساتھ پیش کیا۔ یہی وہ چیزیں تھیں جنہوں نے قوم کو مسلسل جھنجھوڑا۔ انہیں یادگار چیزوں سے قوم نے ایمان و عقیدے کی حفاظت کی اور ان کی بدعات و خرافات کی دبیز تاریکی سے نکل گئی۔

امام احمد رضا بریلوی نے جب اپنی تصانیف علمی دنیا میں چھوڑی تھیں اور دوسری طرف عبد سوئیں یادگار منظر اسلام کو لکھ رہے تھے تو کیا وہ جانتے تھے کہ ان کی تصانیف سے ان کے وصال کے بعد کتنے علمی کارنامے وجود میں آئیں گے۔ ان کی تصانیف کے بقیت یادگار سے مستفید ہونے والے کتنے مصنفین ان کی تصانیف سے اپنی کتابیں مرتب کریں گے۔ کتنے علوم ہیں جو ان کی تصانیف سے اخذ کیے جائیں گے۔ کتنے عقدے ہیں جو ان کی تصانیف سے حل ہوں گے۔ یہ سب باتیں ہیں جو ان کے وصال کے بعد ان کی تصانیف سے ظاہر ہوئیں۔ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصانیف و تحقیقات سے فارغ ہونے کے بعد ان کی تحقیقات و تدقیقات سے فائدہ حاصل کرنے والے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی تصانیف ایک علیحدہ کام مستقل موضوع ہے۔ اگر وقت ساتھ دے تو کسی اور موقع پر اس موضوع پر کچھ لکھا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

ان کارناموں کو دیکھ کر ہر شخص یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ واقعی ان کے قلم سے ہو رہے ہیں۔ ان کے علم و فضل کا اندازہ لگانا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے جو کچھ بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے وہ ان کی تصانیف سے حاصل ہے اور علم و ادب کے اس مینارہ عظمت کو دور رہ کر ہی دیکھا جا سکتا ہے۔ ان کی عظمت کا اندازہ لگانا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے دور کے علماء و فضلاء ہوں یا دور حاضر کے علماء و فضلاء ہوں ان کی علمی عظمت سے ہندوستان کے علاوہ دوسرے ممالک کے علماء بھی بھرپور فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔ اور اپنی علمی پیاس اس کے چشمہ علم سے بجھا رہے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ان کی تصانیف سے استفادہ کرتے ہیں لیکن اس کا اعتراف نہیں کرتے ہیں۔ اس سے ان کی علمی بددیانتی ظاہر ہوتی ہے لیکن اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ منظر اسلام کی تصانیف علمیہ کی اہمیت و افادیت تمام محققین کے نزدیک مسلم ہے۔

یکتائے زمانہ اور تاریخ ساز شخصیت ہونا اس سے بھی ثابت ہوا کہ تیرھویں صدی ہجری سے پہلے بھی [illegible] مدارس دینیہ کا رواج اور اس پر عمل تھا نہ صرف یہ بلکہ اس سے پہلے بھی [illegible] اور تحریروں میں بھی ملتی ہیں کہ بڑے بڑے علماء کرام مختلف مقامات سے آتے تھے جب مفتی اعظم ہند کا یہ بھی [illegible] تھا

جس مسند پر اسلامی پہلے شکل وہ تھی جو مفتی محمد صدر الدین [illegible] حضرت مولانا صدر الدین صاحب کے عہد میں قائم تھی اور دوسری شکل وہ تھی جو مفتی محمد صدر الدین [illegible] حضرت مولانا صدر الدین صاحب کے زمانے میں موجود تھی اور منفرد حیثیت کی تیسری شکل وہ تھی جو [illegible] میں [illegible] پہلی شکل وہ تھی جو [illegible] مفتی محمد صدر الدین [illegible] پہلے مفتی دار القضاء [illegible] کے قیام کے [illegible] اپنی تعلیمی [illegible] دارالافتاء [illegible] قائم کی [illegible] دارالافتاء [illegible] کے قیام کے [illegible] کی [illegible] دارالعلوم [illegible] کے [illegible] دارالعلوم [illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible] حضرت [illegible] کے [illegible] حضرت

ماشاء اللہ

آج جدھر دیکھئے نور کا سماں ہے

[illegible]

[illegible] ہے۔ جذبہ محبت سے سرشار ہے۔ [illegible] ہے تو انہی سے ہے جو ان سے محبت میں البتہ کمی ہے

[illegible] ہے حتیٰ بلال کا نعرہ [illegible] ہے، [illegible] پر [illegible] سے محبت کی خوشبو کے ہاتھوں میں آج بھی اسی صدا سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

گلی [illegible] محبت مدینہ کی بہار سے [illegible] رہے [illegible] میں [illegible] کا شوق نظارے [illegible] کا ناحد [illegible] عشق کی [illegible] ہے [illegible] مکاں [illegible] مقام کی [illegible] میں [illegible] ہوتے [illegible] کائنات [illegible] حد تو یہ ہے [illegible] کی حیات [illegible] کی [illegible] موجود [illegible] ہوتا [illegible] مصطفیٰ کی [illegible] میں [illegible] گئے سب کچھ [illegible] عرش [illegible] کا تصور کیا [illegible]

[illegible]

[illegible]

(امام بوصیری)

[illegible] کائنات [illegible] سے [illegible] کا [illegible] ہمیا [illegible] حرم [illegible] ہے۔ جس محفل میں [illegible] ہوں [illegible] کا [illegible] ہے [illegible] کا نور [illegible]

خدا کے فضل کا انکار نہ کیا ہے اس شائع روز شمار میں شفاعت [illegible] میں ہے وہ بے حق کی پرواہ شیخ بندگی کی
جائیں گے صف السوس ہیں گے ہمیشہ ہمیشہ تار جہنم میں ہیں گے کہیں صاحبین شہداء اسلف صالحین ان کے ہوئے حد کے
سامنے چلیں گے یہ ہو رہا ہوگا اس میں ہو رہا ہوگا طرف حضور ہوگا۔
جس کسی کا نام ہوگا اس میں گنہگار ہی مکرم ہوگا رہیں تاسے کی آنکھ کی حرج ہے گی اس حضور محبوب خدا کی
چلے گی اور کسی کی نہیں چلے گی۔

جس کے سر پر ہے تاج شفاعت وہی باغیں حشر سے روز کام آئے گا
یہ بینا خوشی سے بچتا ہو [illegible] کام آئے گا

(نازاں فیضی)

ہی سے کہتے ہیں کہ اس کی [illegible] ہوش اڑ جائے گا ہو [illegible] کا نام ہو حضور
قلب کے ساتھ [illegible] ہو [illegible] پھر [illegible] ہو [illegible] ہو
صدیاں بیت گئیں وہ جیں جیت گئیں جنہوں نے عشق محبت سے نام [illegible] ہو [illegible] ہو
خود ہو کر حرام [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو
تھے گے ہر [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو
حق ہیں کہ ہے مرے ہو [illegible] ہو [illegible] ہو [illegible] ہو

سورج نے پاں پٹے چاند اشارے سے سوچا
اندھے نہری دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

(نام نہ رہا)

شجرہ نسب حضور کے قدموں کے پاس آ کے رو تھے

نادیٰ سلام علیک - یارسول سلام علیک

یاحبیب سلام علیک ☆ صلوٰۃ اللہ علیک

کائنات کا وجود ہی اس کے عمل میں ہے یا کہ میں سوچ رہا ہوں۔ جدھر دیکھیے تو ہر چیز میں محبت کی جھلک نظر آتی ہے
درد دیکھیے کہ پھیلے کو تو سب چاہتے ہیں مگر سوئی کے چبھنے کی کوئی نہیں چاہتا۔ یہ تصورات حضور پیتے ہیں اور ان کا
الزام ہے

وہی ہر جگہ شاد کام سے اسی کا عالم میں بھی نام ہے رہیں آسمان کی بلندیاں رہیں عرش میں کی خرام ہے سیدنا ابو بکر
حضرت ابو بکر صدیق یار غار کے جو ان کو دیکھے تو ان کی عظمت کے یہاں جاں نثار ہے سیدہ عائشہ صدیقہ حضرت سیدہ
عائشہ دونوں نے حسن و جمال کو دیکھے جی شیدا عشق سے میں جہاں میں حوروں کو دیکھے۔

بہر حال وہ عبادت جس سے عشق محبت میں جیتے ہیں عشق محبت سے جام پیتے ہیں چاہے یہاں شکوں کے تارے
سیتے ہیں۔

یہ تو عرض انہیں کے رستے کی وہی ہیں جو نام لیتے ہیں سے تیرے سے عاشقوں محبت کا جام لیتے ہوں سے خوصد
کائنات ہے جیسے کا پیدا کرنا ان کی وجہ سے ہوا ہے۔ ان کی وجہ سے ہوا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ
مرتبت کے ہاتھ تھے اور ان کا کہنا چلتے کو کھوٹے سے ملتے ہے۔ یہ حضرت ان کا ہے۔ یہ تو صاحب
کہیں کا ہے اہمیت کے کارنامے یہاں سے لگے ہوئے ہیں سے ہاں کہیں یہاں سے لگے ہوئے ہیں اور یہ سے
مشائخین یہاں سے لگے

کہیں رہے [illegible] گی سوں سے
[illegible] سے

آج کی دار العلوم منظر اسلام کا جشن صد سالہ سے چاند تھے اور یہ کی چاند کا ہے [illegible] لگے
میں کیا پھول کی ماہ ہے۔ ماہنامہ اعلیٰ حضرت کیسی کارنامے ہے جس میں محبت رسول کا تذکرہ ہے۔ کس جذبہ کے ساتھ
کا ساں ہے۔

اس میں آپ کو ان کا جواب ہے۔ طرف بخشش کی آمد آمد ہے۔

[illegible]

محمد

محمد مفتی برکاتی بریلوی قدس سرہ (لندن)

[illegible]

پروفیسر شعبۂ اردو ۱۹۹۸ء

منگلور یونیورسٹی واڈالی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کارناموں سے ہے۔ مولانا احمد رضا بریلوی عظیم مصلح و مجدد تھے۔ انہوں نے اپنے معاصرین [illegible]
نظام، اصلاح اور تجدید کی راہیں ہموار کیں۔

آپ کے [illegible] حافظ [illegible] سے علم [illegible] کے بعد [illegible] کے ہمراہ [illegible] اور مصلح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
حالات [illegible] سلطان محمد شاہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
کرنے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
حکومت کے مختار عہدوں پر [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] آپ ایک صاحب [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
آپ کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

علامہ محمد نقی علی خاں [illegible] مولانا محمد صالح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
سلطنت اور جنگ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
حالات پر روشنی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
اکثر علوم [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

مولانا احمد رضا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
"[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

خوف سے رکھ رضا دراتو ہے عبد مصطفیٰ

تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے امام احمد رضا بریلوی نو سال کی عمر سے روایتی علوم و فنون میں مہارت حاصل تھی۔ ان تمام علوم و فنون میں آپ کی تصانیف موجود ہیں۔ آپ نے قرآن، علم تفسیر، علم حدیث اور علم فقہ پر تبحر حاصل تھا۔ ان کے علاوہ علوم جدیدہ پر بھی کامل دسترس تھی۔ علم توقیت، علم جفر، علم ہیئت میں اس درجہ مہارت تھی کہ سورج اور رات کو ستارے دیکھ کر گھڑی ملا دیا کرتے تھے۔ وقت بالکل صحیح ہوتا۔

امام احمد رضا کے حلقہ ارادت میں لاکھوں انسان ہیں جن کا فیض سلسلہ پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک میں جاری ہے

آپ کی زندگی کا اصل جوہر آپ کے اخلاق حسنہ تھے۔ آپ کی شخصیت کے مطالعہ سے جو اوصاف نمایاں ہو کر سامنے آتے ہیں ان میں سب سے نمایاں وصف آپ کی شخصیت کا وہ اعتماد ہے جو آپ کے علم و فضل سے پیدا ہوا تھا۔ آپ کی ذات صداقت، طہارت، عبادت، ریاضت، تقویٰ، حق گوئی جیسی خصوصیات سے نور بار تھی۔ آپ شریعت مطہرہ کی پابندی میں بڑے سخت تھے۔ آپ کے ہم عصر علماء و فضلاء بھی آپ کے علم و فضل کے قائل تھے۔ بعض اوقات علمی مسائل میں آپ سے اختلاف بھی کرتے تھے۔ لیکن آپ کی علمی برتری کے معترف تھے۔ آپ کے فتاویٰ کو بڑی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

فاضل بریلوی علم و فضل اور مسند درس و تدریس پر فائز ہونے کے باوجود عوام سے بے حد محبت کرتے تھے۔ عوام کی علمی و اصلاحی ضروریات کا خیال رکھتے تھے۔ مسلمانوں کی دینی رہنمائی کرتے تھے۔ اس مقصد کے لئے آپ نے حق گوئی و بے باکی کا شعار بنایا۔ انہوں نے نجدی وہابیوں کے مکر و تلبیس سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ آپ کی حق گوئی و بے باکی کا نتیجہ تھا کہ نجدی وہابیوں کی ہر سازش ناکام ہو کر رہ گئی۔ آپ نے مسلمانوں کو ہر میدان میں فتنوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ آپ نے نجدی وہابیوں کی ہر سازش کا منہ توڑ جواب دیا۔ شریعت مطہرہ کے خلاف کام کرتے دیکھتے تو آپ پر جلال طاری ہو جاتا اور حق گوئی کی تلوار بے نیام ہو جاتی۔ فکری گمراہی کو شریعت کی تعلیمات کے ذریعہ وہ فوراً دور کر دیتے تھے۔ آپ کی حق گوئی سے دشمن بیزار ہوتے بلکہ بعض اوقات تو انتہا پسند اپنی حرکتوں کی اصلاح کرتے تھے۔

امام احمد رضا پوری زندگی شریعت مطہرہ کی پابندی سے کرتے رہے۔ ان کے تقویٰ و شعار کی شان بلند تھی۔ ہے جس میں کا

عرفان، خوف خدا اور تقویٰ کا حسن دامن صاف چمکتے

مذہب حنفی کی تائید و حمایت میں فاضل بریلوی سے بے شمار تحریریں یادگار ہیں جن سے ان کی تبحر علمی، بصیرت، ژرف نگاہی، عشق صداقت اور پختگی جھلکتی ہے کہ جس چیز کو بھی محبوب سے نسبت ہو اس سے محبت رکھتے اور اس کا احترام کرتے یہی وجہ ہے کہ صحابہ و تابعین اور رسول ﷺ کے اہل قرابت کی محبت و تعظیم میں ہمیشہ پیش پیش رہے یہی نہیں بلکہ آثار و تبرکات کی تعظیم کا بھی انہوں نے کھلی ثبوت دیا ہے۔ محبت سادات میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت

عربی و فارسی کی تصنیفی معاملات بھی آپ کا طرۂ امتیاز تھا۔ آپ کے والد ماجد سے درس نظامی کی تعلیم مقرر تھے۔ روزانہ عصر کی نماز کے بعد چھاتک میں چلتے پھرتے تشریف لے جاتے تھے۔ یہی وقت علمی مذاکرات کا تھا۔ مغرب کی نماز کے بعد گھر واپس آجاتے اور پھر تصنیف و تالیف کتب بینی اور روزانہ اوراد و وظائف میں مصروف رہتے۔ آپ کی عادت مبارکہ سادہ اور قابل تھی۔ سفر میں بھی عمامہ شملہ کو لباس تبدیل فرماتے تھے۔

ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہاں مسلمانوں کا حکومت و سلطنت کا خاتمہ کس طرح ہوا کہ انگریز نے کس طرح مختلف حیلوں سے اقتدار حاصل کیا اور کس طرح ہمیشہ کے لیے ہندوستان سے مسلمان بادشاہوں کو معزول کر دیا۔ ۱۷۵۷ء میں پلاسی کے میدان میں نواب سراج الدولہ کو شکست دے کر انگریز نے ہندوستان میں اپنی حکومت کی بنیاد رکھی۔ ۱۷۶۵ء میں بکسر کے میدان میں شجاع الدولہ کو شکست دے کر انگریز نے اپنی حکومت کا پرچم لہرایا۔ پھر حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے پرفتن دور میں بھی انگریز نے مسلمانوں کے دلوں میں اپنی محبت و عقیدت کا بیج بویا۔ پھر حضرت شاہ عبدالقادر محدث دہلوی نے ملت مسلمہ کی رہنمائی کی۔

انگریز تجارت کے بہانے ہندوستان میں آئے اور ایک مدت تک تجارت میں لگے رہے۔ پھر مسلمانوں کی آپسی سلطنت مغلیہ کے انتشار نے انہیں حوصلہ بخشا اور حکومت و سیاست میں داخل ہو گئے۔ ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی فتح اور مسلمانوں کی ناکامی سے ایسٹ انڈیا کمپنی کی ساری رکاوٹیں دور ہو گئیں اور پورا ہندوستان (دہلی) پر براہ راست سامراج کا قبضہ ہو گیا۔ اس تحریک آزادی علامہ فضل حق خیر آبادی، شاہ فضل رسول بدایونی، مفتی صدرالدین خاں آزردہ، مفتی عنایت احمد کاکوروی، سید نقایت علی شاہ کے علاوہ دیگر علمائے اہلسنت نے فتویٰ جہاد دیا۔ جنگ آزادی میں ہزاروں مجاہدین شہید ہوئے سب سے زیادہ ظلم و ستم علماء پر توڑے گئے مساجد و مدارس اور

حالات بدل دیا گیا تاکہ مسلمانوں کی مرکزیت و اجتماعیت ختم ہو جائے۔ انیسویں صدی میں امام احمد رضا
اسلامی اقدار کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا۔ ان کی تصانیف میں مذہبی عقائد و نظریات کے علاوہ سیاسی، تعلیمی، معاشی اور
سماجی نظریات بھی ملتے ہیں۔ جس سے ان کی ہمہ گیر بصیرت کا اندازہ ہوتا ہے۔

سیاسیات میں امام احمد رضا کو بڑی بصیرت حاصل تھی۔ شاید ہی کسی مسلمان سیاست دان کو ایسی بصیرت حاصل رہی ہو۔
۱۹۰۹ء میں کانگریس کی تحریک خلافت اور ۱۹۲۰ء میں تحریک ترک موالات شروع ہوئی۔ جس کا مقصد انگریزوں کا بائیکاٹ
کرنا تھا۔ اسی سلسلہ جدوجہد کا تسلسل ۱۹۳۰ء میں تحریک آزادی اور تحریک ستیہ گرہ کی شکل میں چلی۔ اس کا
مقصد مسلمانوں کو ہندوؤں کا تابع بنانا تھا۔ ان تحریکات میں مسلمانوں کو ہندوستان سے علیحدگی کے لئے ورغلانے کی کوشش کی گئی اور
تحریک ترک موالات میں مسلمانوں کو ہندوستان کی خطرناک قسم کا آلہ کار بنایا گیا۔ امام احمد رضا نے ہندوستان کی حالات کا
بغور جائزہ لیا اور مختلف سیاسی فورموں میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ ان کے متعلق "حسام الحرمین" پر ان کے شدید تاثرات مرتب
ہونے کے بعد ان کی سیاسیات پر گہری نظر کے اثرات سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

سیاسی نظریات کے علاوہ مختلف مذہبی نظریات سے بھی امام احمد رضا نے اصل حقیقت مرتب کرنے کا کارنامہ سرانجام دیا۔
ہندوستان میں انگریز کی آمد سے قبل مختلف مذاہب کے لوگ صدیوں سے ساتھ رہتے تھے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد
مختلف مذہبی گروہوں میں مذہبی بنیادوں پر تقسیم کا عمل تیز ہو گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ تحریک ہندو مذہب کو بھی
طرح تقلید سے پاک اور فقہ حنفی کے مقلدین میں شامل ہونے سے احناف کے باعث ان کا ایک مخصوص گروہ بریلوی
قائم ہو گیا۔ اس سے پہلے یہ تقسیم نہ تھی۔ علمائے دیوبند اور اہلحدیث کہلانے والے علماء بھی حنفی ہی تھے۔ بلکہ امام احمد رضا صرف ان مذہبی جماعتوں کو
گمراہ نہیں سمجھتے تھے جو شریعت کے کسی نہ کسی حکم سے متصادم ہوں۔ ان فرقوں کے ساتھ بھی نرمی سے پیش آتے تھے۔ فاضل بریلوی نے
مختلف مذہبی نظریات سے متعلق قرآن و سنت کی روشنی میں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے قائل تھے۔

سماجی و معاشی نظریات کا تعلق ہے امام احمد رضا کا ہمیں قرآن و حدیث سے ماخوذ چند بنیادی اصول ملتے ہیں جو کہ قومی اور ملکی استحکام کے لئے قوم
کی تعمیر سیرت، اخلاق و آداب اور عقائد و نظریات کی روشنی میں معاشی استحکام بہت ضروری ہے۔ چنانچہ برصغیر کے
مسلمانوں کی معاشی اصلاح کے لئے ۱۹۱۲ء میں تدبیر فلاح دارین کے نام سے کتابچہ لکھ کر اپنے معاشی نکات پیش کئے۔

سائنس اور علوم جدیدہ پر بھی امام احمد رضا کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی جس پر ان کی تصانیف ارجوانی شاہد ہیں۔ انہوں نے

کارپنکس کے نظریہ "گردش زمین" آئزک نیوٹن کے نظریہ "کشش ثقل" اور آئن سٹائن کے نظریہ اضافیت پر اپنی تنقید پیش کی جو قابل مطالعہ ہیں۔ فاضل بریلوی نے بعض ایسے سائنسی مسائل پر فتویٰ دے جو اصل شریعت سے متصادم تھے اور انہوں نے سائنس کی روشنی میں شریعت کے اصولوں کی وضاحت کی ہے۔ آپ کے دیئے سائنس کے وہی نظریات قابل قبول ہوئے جو شریعت سے متصادم نہ ہوں۔ جدید سائنس کی تحقیق یہ ہے کہ زمین گھومتی ہے۔ یہ نظریہ قرآن کے متصادم ہے انہوں نے ۱۰۵ دلیلوں سے اس کی تردید کی ہے۔

علم ریاضی کی اہمیت اور افادیت ہر دور میں مسلم رہی ہے۔ امام احمد رضا خاں بھی ایک ماہر ریاضی داں تھے آپ نے اپنے عہد کے ماہر ریاضی داں سے استفادہ کیا اور آپ کی تحقیقات سے استفادہ کیا۔ [illegible] ایک بے بدل ریاضی داں تسلیم کیا ہے۔ علامہ فاضل بریلوی کے [illegible] صحیح معنوں میں یہ ہستی نوبل پرائز کی مستحق ہے۔ (ڈاکٹر مولانا احمد رضا مفتی ہوں اہل جبل پوری ص ۹۰)

فاضل بریلوی نے اپنے عہد کے [illegible] کی تحقیقات و نظریات کا [illegible] ہیں۔ علامہ فاضل بریلوی کی تحقیقات نے سائنس [illegible] ثابت کیا ہے۔ [illegible] فاضل بریلوی سے بہت سے [illegible] کے ہیں جن سے سائنس [illegible]

ایک فقیہ کے لئے تمام مسائل میں کامل پر واقف ہونا [illegible] ہے۔ [illegible] اس حیثیت سے امام احمد رضا کی شخصیت کی اہمیت [illegible] ہے۔

ایک فقیہ کے لئے ضروری ہے کہ علوم عقلیہ اور علوم جدیدہ سے واقف ہو۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی [illegible] اسی لئے وہ "قانون رضویہ" کا جائزہ لینے کے بعد ہی [illegible] جس نے مشہور [illegible] کا مطالعہ کیا ہوگا وہ اس نتیجہ پر بہت آسانی سے پہنچ سکتا ہے کہ امام احمد رضا کی شان روایت اور رنگ اجتہاد سے جدید [illegible] کی خصوصیت تھی۔ ان کے علاوہ امام احمد رضا کو حاصل ہونے والی [illegible] کتب پر نظر رکھتے ہوئے مسائل کی تنقیح و تصحیح [illegible] کی ایک خصوصیت تھی جو فاضل بریلوی کے حق میں مفید رہی۔ امام احمد رضا کی علمی و فکری تحقیقات کی [illegible]

رسول اکرم ﷺ کی محبت والفت خمیر میں [illegible] سے۔ عشق رسول امام احمد رضا بریلوی کی [illegible] وصف ہے۔ آپ

عالمیت کے بعد عشق سے قائل ہے ہیں کا مرتبہ تھا۔

تاریخ گوئی

تاریخ گوئی ایک قدیم فن ہے۔ درباری کے ذریعہ اردو میں داخل ہوا اور اردو تاریخ گوئی کا رواج فارسی کے زیر اثر ہوا قدیم ساتذہ فن سے تاریخ گوئی کا رواج عروج تک پہنچا۔ شعرائے اردو کی بڑی تعداد نے فارسی میں بھی تاریخیں نکالی ہیں۔ تاریخ گوئی کا تعلق دراصل تخلیقی صلاحیت سے ہے۔ تاریخ کہنے والا حروف سے بامعنی الفاظ تشکیل کرتا ہے۔ یہ ایک خاص شعوری صلاحیت کا عمل بھی ہے۔ امام احمد رضا بریلوی کو اس فن میں مہارت حاصل تھی۔ وہ اردو ہی نہیں فارسی اور عربی میں بھی تاریخ کہتے تھے ان میں شاعرانہ صلاحیتیں موجود تھیں کیونکہ انہیں علوم قدیمہ کے ساتھ علوم جدیدہ پر بھی تبحر حاصل تھا اس لئے وہ اصناف سخن کے نئے پہلوؤں سے پوری طرح آگاہ تھے۔ انہوں نے کثرت سے جو تاریخی قطعات کہے ہیں وہ یا تو کتابوں کے تاریخی نام ہیں یا عمارت سے متعلق ہیں۔ یا مختلف لوگوں کی وفات سے متعلق ہیں۔ اب ان سے جانے والوں کی تعداد بہت ہوتی جارہی ہے۔

امام احمد رضا نے اپنے شعر میں یہ شعور دیا ہے کہ انہوں نے بدعات و منکرات کی مخالفت میں جو تاریخیں لکھی ہیں۔ ان میں بدعات و منکرات پر سخت تنقید ہے۔ اور وہ بدعات و منکرات جن کا تعلق عقائد سے ہے ان پر سخت حملہ ہے۔

فاضل بریلوی تقلید میں بہت متشدد تھے جن لوگوں نے مشہور بریلوی مسلم امام احمد رضا کا مطالعہ کیا ہے وہ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ فاضل بریلوی نے جن لوگوں کی تکفیر کی ہے ان سے اختلاف کی بنیاد تقلید تھی۔ جناب دست پرست تو ان کے اصل اصول تھے رسول کی محبت ان کی شخصیت کا جزو لاینفک تھی۔ ان کی زندگی کا مقصد ہی محبت رسول تھا۔ اس محبت میں مرکزی حیثیت حاصل تھی۔ کہیں بھی میں تصور سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ اور بندے کے تصور میں حجاب سے مانع قرار دیا جارہا تھا۔ (صراط مستقیم) کہیں علم ہوئی بوچھوں، پاگلوں، بچوں کی سی بڑبڑاہٹ تھا۔ (حفظ الایمان) فاضل بریلوی نے ایسی گستاخانہ عبارات پر سخت تنقید کی تھی۔ امام احمد رضا کو یہ شکایت تھی کہ ان سے مخالفین گستاخیاں کرتے ہیں۔ اسی میں یہ شکایت تھی احمد رضا کو اوروں کے کافر کہنے کیوں کہتے ہیں۔ میں سے دونوں نے فتاویٰ کی بنیادوں اور دلیلوں کا بخوبی مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

فکر و نظریات میں فاضل بریلوی سلف صالحین سے جڑے تھے تاریخ کی روشنی میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ 'بریلوی' کوئی نئی تحریک نہیں ہے بلکہ سواد اعظم اہلسنت کے مسلک قدیم کو عرف عام میں بریلویت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ امام احمد رضا بریلی کے رہنے

والے تھے۔ ان کے آفاقی پیغام کو بریلی سے منسوب کر دیا گیا اور بریلویت سے تعبیر کیا جانے لگا۔ انہوں نے کسی نئے مکتب فکر اور نظریہ کی بنیاد نہیں رکھی بلکہ سلف صالحین کے مسلک اور ان کے افکار و نظریات کو رد بدعت کی اصل بنیاد پر مجددانہ انداز میں پیش کیا۔ اس "بریلویت" سے یاد کیا ہے۔ اور قول یہ ہے کہ ان کے ماننے والوں کو بریلوی کہنا درست نہیں ہے۔ ان کی نظم و نثر سے ہماری اردو زبان کا ادب بھی مالا مال ہوا ہے۔ ان کے اردو اشعار میں شاعری کی تمام اصناف کے بہترین نمونے ملتے ہیں اور خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کی کتاب معارف الحقیقت اردو کی پہلی کتاب قرار پائی ہے۔ اس تحقیق کی بنیاد پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو نثر کی ابتدا بھی بریلی سے ہوئی ہے۔

ہر زمانے میں علمائے دین نے اردو نثر کی تعمیر و ترقی میں اپنا حصہ ڈالا ہے جس کی قدر و قیمت کا اندازہ اب تک نہیں لگایا جا سکا ہے۔ ایسی ہی ایک نابغہ شخصیت میں ایک نام امام احمد رضا بریلوی کا بھی ہے۔ جن کو تمام علوم و فنون میں ماہر و کامل سمجھا جاتا ہے۔ اور ان کی علمی کاوشوں سے اردو ادب کو فروغ ہوا ہے۔ شعر و سخن میں ان کے معاصرین میں وہ ایک ممتاز مقام کے حامل تھے۔ اور کارہائے نمایاں کی تحقیق کی تشنگی تھی ہے۔ ان کی بھی صد سالہ خدمات کا جائزہ لینے سے قبل ہمیں عربی، فارسی اور اردو میں کتنی کتب تک ان کے علمی کارناموں سے آگاہی ہوئی ہے۔ ان میں بیشتر کتب اردو میں ہے تحقیقات نگاری کا حصہ بن چکی ہیں۔ ان کی شاعری کی حیثیت ثانوی ہے۔ آپ کی علمی حیثیت بے شمار تصنیفات و تالیفات پر مشتمل ہیں۔ اور ان میں مذہبی مسائل کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ان کی ادبی حیثیت حاصل ہے۔ آپ نے حدیث، تفسیر اور دیگر کئی موضوعات پر تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔ مذہبی موضوعات پر ان کا قلم دلنشین و گہرا تھا۔ موضوعات و مسائل کی گہرائی اور آسان زبان میں لکھتے ہیں۔ ان کے مضامین اور کتابوں میں تحقیقی شعور و تعمیری بصیرت کی جھلک ملتی ہے۔ متنازع مسائل پر بھی ان کی شدید تنقید کی ہے۔ مذہبی عقائد اور مسلک کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔ آپ کی تحقیقی و تنقیدی تصانیف کے مطالعہ سے نثر نگاری میں قدرت اور طرز ادا پر کامل دسترس ہوتا ہے۔

شعر و سخن کی تاریخ میں چودھویں صدی ہجری کے اوائل میں امام احمد رضا کی شخصیت ہمہ جہت علم و فن کی حامل ہے۔ کثیر الجہت نظم و نگار ہونے کے ساتھ ساتھ تینوں زبانوں پر یکساں عبور رکھتے تھے۔ صرف اردو ہی نہیں بلکہ فارسی اور عربی میں بھی شاعری کرتے تھے۔ ساتھ ہی ساتھ نثر نگاری کی آمیزش سے نظمیں بھی لکھی ہیں۔ ان کے یہاں صنعتی کے مقابلے میں معنی کی قدر و اہمیت کا خیال رکھا گیا ہے۔ جذبات کی گہرائی سے زیادہ قریب ہے۔ ان کی تخلیقی فکر میں متاثر ہونے کے بجائے متاثر کرنے کی صلاحیت سے مالا مال ہیں۔ ان کی شاعرانہ اپج

رہتا ہے۔

نعتیہ شاعری جو تمام نازک صنف ہے اس میں بھی فاضل بریلوی نے اپنی فن کاری کا لوہا منوایا۔ اور متعدد طور پر اس صنف میں اپنی شاعری کو تسخیر کیا گیا۔ آپ کی شاعری حرارت، محبت اور قصیدے پر مشتمل ہے۔ بدیع کے تمام صنائع اور بدائع بھی شامل ہیں اس میں تمام خوبیاں موجود ہیں۔ اس فن میں بھی امام احمد رضا نے کسی چھوٹے صنائع بدائع کا استعمال جس خوش اسلوبی سے کیا ہے اور اپنے شعر و سخن کے جوہر دکھائے ہیں۔ ان کے اشعار کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ہر صنف سخن پر قدرت رکھتے تھے۔

نعتیہ شاعری میں فلسفیانہ دقیق مسائل اور پیچیدہ امور کے بیان کرنے میں انہوں نے اپنی شاعری میں ریاضی، ہندسہ، بدیع اور ہیئت کی اصطلاحات کو بڑی خوبی سے نظم کیا ہے۔

مدارس میں دورہ حدیث کے وقت سے تا حصول سند فراغت ہر سال علماء کے سامنے مقالہ پیش کیا جانا جائز ہے۔ ہر دور میں علماء کا مقالہ پیش کرنے کا حکم ہے۔ اس مقالہ میں حسب ضابطہ علماء کرام قلم بند کرتے ہیں کہ اس کی مثال کیسی ہے۔ اصل مقالہ کا مواد کہاں سے حاصل کیا گیا۔ حسب ضابطہ حوالہ جات کا ذکر ہے۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

امام احمد رضا محقق بھی تھے اور مصنف بھی انہوں نے میدان تصنیف و تالیف میں بیش بہا خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان کی تصنیفات کا دوسرے مصنفین سے موازنہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہ مصنف ان کے عہد میں بلکہ ان سے پہلے اور بعد میں بھی بہت کم تصانیف عالم وجود میں لائے ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق انیس علوم و فنون میں تصانیف اور شروح حواشی کی تعداد ایک ہزار سے زیادہ بنتی ہے۔ تصانیف میں ان کے وہ آپ کے بہت سے مقالات، مطبوعات منظومات تخریجات، توضیحات، ملفوظات اور مقدمات وغیرہ ہیں۔

الغرض امام احمد رضا علیہ السلام کے وہ فرزند ہیں جو اپنے محبوب حقیقی حضور ﷺ کی محبت سے خمیر میں مقبول ہیں اور اپنے سے پہلے عشق رسول ﷺ کی محبت سے عوام میں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ امام احمد رضا علیہ السلام کے علاوہ دنیا شعر و ادب کی وہ واحد شخصیت ہیں جن کو سے تعارف کرایا کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔

منظر اسلام کے پوکھریرا کے

مستحکم روابط

قمر مولانا شمس الہدیٰ مصباحی القادری الرحمانی (جمشید پور)

بریلی شریف کا نام میرے کانوں میں اس وقت پڑا جب میرے چچیرے بھائی کے نام تھے۔ کم شعوری میں بھی بہت دور تھیں۔ مگر یہ نام سنا تھا کہ میلاد مقدس کی محفلوں، سیرت پاک کے جلسوں اور بزرگوں کی مجلسوں میں اس کثرت کے ساتھ پڑھا جاتا تھا کہ چھوٹی عمر کے بچے بھی اس سے بخوبی آشنا تھے۔ دوسرے بچوں سے متعلق میں پورے وثوق اور اعتماد سے نہیں کہہ سکتا اپنے بارے میں ضرور کہہ سکتا ہوں کہ میں اس سے پوری طرح واقف تھا اس کی چند وجوہات تھیں۔

(۱) میرے دادا جان منشی عبدالحق مرحوم نے اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ سے والہانہ محبت اور فکری عقیدت کے سبب اپنے چاروں بیٹوں کے نام کے آخر میں "رضا" کا لفظ [illegible] کی جرأت کر کے تمام افراد کو بریلی شریف سے قریب کر دیا تھا۔ جسمانی طور پر نہیں تو روحانی اور ذہنی طور پر قریب کرنے میں کوئی شک نہیں۔ میرے دادا جان کا نام حسن رضا تھا اور میرے تینوں چچا کے نام حسین رضا، محسن رضا اور حسن رضا تھے۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل وکرم فرمائے۔ آمین۔

(۲) خود میرا نام بھی میرے دادا جان ہی نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے چھوٹے صاحبزادہ حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی اسم گرامی پر حصول برکت کی خاطر مصطفیٰ رضا رکھا تھا اور کچھ شعور کے بعد مجھے نام رکھنے کی وجہ سے آگاہ فرمایا تھا۔ اسی طرح میرے بھائی و چچا زاد بھائیوں کے نام بھی نسبت میں تحریر رکھے گئے تھے۔

(۳) میرے موضع و مسکن یعنی میرے گاؤں میں اس وقت بھی کافی تعداد میں ایسے [illegible] کی کثیر تعداد تھی جن میں اکثر حضرات منظر اسلام بریلی شریف ہی سے دستار فضیلت اور سند فراغت حاصل کئے ہوئے تھے۔ میرے گاؤں جو صوبہ بہار کے

بیتا مزمل صلح کا ایک مشہور قصبہ ہے جسے لوگ پوکھریرا کے نام سے جانتے ہیں بزرگوں کا قول ہے کہ فکر کا پہلے بھی ایک سرا کہا جاتا تھا اس لئے بھی یہ قصبہ قدیم ہے بزرگوں سے صحیح عقائد اور اہل فکار نظریات کا محافظ ہے۔ اللہ عزوجل اسے ہمیشہ حفظ وامان میں رکھے۔ آمین۔

(۴) حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کی حضرات کے فرزند اکبر اور جامعہ رضویہ منظر اسلام کے پہلے مہتمم حضرت علی حضرات نے عمر کے تیسرے سال کی عمر میں بحسب سے پہلا سفر کیا تھا وہ پوکھریرا ہی کا سفر تھا جہاں کے جلسے میں شرکت فرمائی تھی۔ پھر اس کے بعد کئی مرتبہ تشریف لے گئے۔ جب بھی پوکھریرا تشریف لاتے تو چند دنوں تک قیام فرماتے میں نے بھی اپنے بچپن میں جب میری عمر چھ یا سات سال کی رہی ہوگی حضرت کو دیکھا تھا وہ دیکھنا اب تک میرے ذہن و دماغ میں محفوظ ہے اس طرح منظر اسلام کے اس مستحکم و تعلیمی ماحول سے مجھے کافی شرف حاصل ہوا۔

مدرسہ کی تعلیمات سے مجھے بھی شروع سے ہی حصہ حاصل رہا تھا۔ اسی طرح وہاں کے مدرسہ یعنی منظر اسلام سے بھی راقم کو قدیم سے ہی حاصل تھی۔ چونکہ بیت سے راقم وہاں سے وابستہ شدہ علمائے کرام جو پوکھریرا اور اس کے اطراف سے وابستہ میں راقم کو مختلف خدمات انجام دیتے رہے تھے اس سے بھی قربت حاصل تھی۔ جب عقل و شعور میں اضافہ ہوتا گیا معلومات بھی زیادہ ہوتی گئی۔ ان ہی معلومات کی روشنی میں اپنے قصبہ پوکھریرا اور اطراف کے دیہاتوں کا جائزہ لینا شروع کیا تو یہ بات سامنے آئی کہ یہ قصبہ اور اطراف کے دیہات جن کا تعلق منظر اسلام کے ساتھ مضبوط اور مستحکم رہا ہے جس نے منظر اسلام کی روشنی سے صرف اطراف و جوانب ہی کو نہیں بلکہ دور دراز کے علاقوں اور اس سے آگے بڑھ کر کہا جائے تو پورے ہندوستان گجرات، مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، حیدرآباد، کرناٹک، تمل ناڈو، کیرلا، بہار، بنگال، آسام، جھارکھنڈ، اڑیسہ، چھتیس گڑھ، یہاں تک کہ ملک نیپال کو منور اور درخشاں کیا تو یہ حقیقت پر مبنی ہوگا۔ میں اس سلسلہ کو تقریباً چھ ادوار و حصوں میں تقسیم کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ علمائے قدیم اور علمائے جدید یعنی کہ ان سے پہلے یہ بتا دینا زیادہ بہتر ہوگا کہ منظر اسلام کے مہتمم حضرات کا پوکھریرا سے کیا تعلق رہا۔ دونوں ہی مقدس ہستیاں پوکھریرا کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے فیضان و شرف عطا فرماتی رہیں۔

پہلے مہتمم حضور حجۃ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کا سفر ابھی ہوگا کہ اس کا پہلا تعلیمی سفر

جو شاعت مسلک حق کی خاطر ہوا اور اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت کے خلوص سے اس کی بیعت سے مشرف ہوا وہ پھر رہتی کا تھا۔ ایک مرتبہ آئے پھر بار بار آتے رہے۔ پوکھریرا کے علاوہ اس کے قریب کے دوسرے موضعات میں بھی پھر یہی سے جاتے رہے۔ اور حلقہ وسیع ہوتا رہا۔

دوسرے مہتمم حجۃ الاسلام کی وفات کے بعد آپ کے برادر اصغر صدر العلماء حضرت مولانا حامد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ جانشین اور جامعہ منظر اسلام کے مہتمم ہوئے۔ آپ کی تشریف آوری پوکھریرا میں بارہا ہوئی راقم نے حضرت کو بارہا پوکھریرا کے جلسوں میں دیکھا۔ ان کی مجلس مخصوص میں بھی شرکت کی ہے۔ ان کی مجلس میں بیٹھنے والے حضرات اکثر اوقات میں وظائف پڑھتے رہتے۔ بخصوص [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ وسلاما علیک یا علیہ پڑھا کرتے تھے۔ یہ منظر بڑا ہی پر کیف ہوتا تھا۔ یہ بھی حضرت کے آخری اوقات میں ہی معلوم ہوا ورنہ نہیں پتہ تھا۔ ان کی آمد و رفت پوکھریرا میں بہت زیادہ ہوا کرتی تھی۔ ان کا مستقل قیام تھا یکن تبلیغی سفر میں کبھی کبھی آنے پانی تھی کی ہے اس عام میں بھی حضرت کی تشریف آوری پوکھریرا میں ہوئی۔ صدر العلماء رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ عرس کے موقعہ سے ہوئی۔ جو کچھ ساتھ ہوا وہ پڑھا تھا۔ جلسہ میں حضرت کی موجودگی میں ایک عالم دین سے ان کی نکھی ہوئی تقریر سنی تھی۔ اس موقعہ سے پوکھریرا میں حضرت کی [illegible] پوکھریرا کا آخری سفر تھا اور میری ان سے یہ آخری ملاقات تھی۔

تیسرے مہتمم مصلح اعظم مسند حضرت جیلانی میاں قدس سرہ العزیز کی وفات کے بعد وصیت کے مطابق آپ سے بڑے فرزند حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھوچھوی نے مسند عظیم پر جلوہ افروز ہوکر جامعہ منظر اسلام کے اہتمام و انتظام کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ حضرت ریحان ملت کچھوچھوی سے قبل اپنے والد ماجد کے ساتھ پوکھریرا بھی آئے تھے یا نہیں اس کے متعلق لوگوں کا کہنا ہے کہ بچپن میں آئے تھے۔ لیکن میں نے ناصر و حامی ملت کچھوچھوی اور اہتمام کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد اکثر و بیشتر پوکھریرا میں آتے دیکھا ہے۔ دور دور سے اطراف و جوانب کے موضعات اور اطراف و اکناف جہاں کے مریدین کے حلقوں میں بھی تشریف لے گئے۔ اس کی یاد تازہ ہے۔ عرس کے موقعہ سے

ہو کرتی تھی اور یہ تاریخ ماہ جمادی الاولیٰ کی پہلی دوسری اور تیسری ہوتی تھی۔ اگرچہ عرس کی تاریخ وفات کے اعتبار سے ۵، ۶، ۷ جمادی الاولیٰ ہوتی تھی اور عرصہ دراز تک سب سے سہل کر کی تاریخ میں عرس کا اہتمام کرتے تھے۔ لیکن بعض مصلحتوں کا لحاظ کرتے ہوئے پہلے والی تاریخوں کے علاوہ بھی اس مہینہ کے ابتدائی تین دنوں میں جلسہ اور عرس کا اہتمام حضرت مولانا حافظ قاری مفتی رئیس صاحب قادری مدظلہ کی طرف سے ہوتے لگا تھا۔ اور پہلے والی تاریخوں میں دوسرے رشتہ دار متعلقین اپنے طور پر عرس کا اعتقاد کرتے تھے۔ چونکہ جمادی الاولیٰ کی پہلی دوسری تیسری تاریخیں بریلی شریف میں عرس حامدی اور رضوی کا جلسہ دستار فضیلت منظر اسلام کی تاریخوں سے سین تجاوز کرتی تھیں بلکہ کچھ خاصا وقفہ درمیان فاصلہ ہو جاتا تھا اس لئے حضرت حیات میں قصبہ دریاباد میں حضرت دادی میاں قبلہ اس موقعہ پر اکثر تشریف لے جاتے تھے۔

دلکش بہاریں محترم قارئین میں قبلہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا ریحان رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کے زیادہ سے زیادہ پھلنے پھولنے کی طرف میں آنے کے سبب جامعہ منظر اسلام بریلی شریف سے اس قصبہ دریاباد کے موضعات کے طلباء کا تعلق منقطع ہوتا گیا۔ اور طرف جامعہ منظر اسلام کے قاری نظر آنے لگے اور اب تو ہر طرف منظر اسلام کی دلکش بہاریں اپنے جوبن کے ساتھ نگاہوں میں نظر آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس میں ہمیشہ اضافہ فرمائے۔

چوتھے مہتمم حضرت مولانا ریحان رضا خاں صاحب قبلہ عرف رحمانی میاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی وفات کے بعد آپ کے لائق فرزند حضرت مولانا محمد سبحان رضا خاں عرف سبحانی میاں قبلہ مدظلہ العالی دستور قدیم کے مطابق سجادہ نشین مہتمم و متولی مقرر کئے گئے۔ آپ حافظ عابد قادری رضوی کے سجادہ نشین جامعہ منظر اسلام بریلی کے مہتمم و وقف کے متولی ہیں اپنے عہد میں ہر چیز میں ترقی ہوئی۔ ہر شعبہ میں بہتری بلکہ تعمیرات میں اضافہ ہوا اور حضرت کی کوششیں جاری ہیں ہر کام بہتر سے بہتر طریقے سے انجام پا رہا ہے نہیں سمجھ آتا کہ کون سی تک آپ نے ان مقامات کا سفر نہیں کیا جہاں اس کے اسلاف مقدس تشریف لے جاتے تھے۔ پوتھریاں سرمیں وہاں کے درود یوار اکثر بار شدہ حضرت ان کی زیارت سے جو ان میں ہے معلومات اور مشہوریت اس کے لئے سد راہ ہوں لیکن کچھ تو وقت لگا ہی ہوگا اب تو سامان بھی پہلے سے بہت بہت سہولت سے۔ خدا کرے کہ جلد سے جلد وہ موقعہ آجائے اور یک مرتبہ ہی کی پوتھریاں کا

سفر ہو سکے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ اجمعین۔

فضلائے قدیم میری معلومات کے مطابق پوکھ راکے وہ خوش نصیب حضرات جنہوں نے جامعہ منظر اسلام میں تعلیم حاصل کر کے دستار فراغت وفضیلت حاصل کی ان میں جن حضرات کو میں نے دیکھا اور جانا ان کے سوانحی اور مختصر کارنامے کچھ اس طرح ہیں۔

(۱) حضرت مولانا منظر حسن بن عبداللہ۔ آپ بہت متقی پرہیز گار تھے۔ فراغت کے بعد مظفر پور، دربھنگہ سیتامڑھی کے مواضعات میں درس وتدریس کی خدمات انجام دیں۔ ورا پنی تبلیغ کے ذریعہ سنیت کو تحکام اور فروغ بخشا۔

(۲) مولانا محمد سلیمان صاحب، فراغت کے بعد آپ نے بھی خدمت درس سے تعلق رکھا۔ اعلیٰ حضرت کے مطبوعہ رسائل اور کتابوں کے جمع کرنے کا آپ کو بے حد شوق تھا۔ ان کتابوں کا مطالعہ کرتے تھے اور حفاظت بھی فرماتے تھے۔ ان کی کچھ کتابیں میرے حصہ میں بھی آئیں جو میرے مطالعہ میں رہتی ہیں

(۳) مولانا محمد مجید صاحب بہت پابند شرع اور خوش اخلاق تھے۔ فراغت کے بعد خدمت درس مختلف مقامات پر انجام دیتے رہے۔ آخر میں بھی رہے اصلاح عقائد کا کام بھی انجام دیتے رہے۔

(۴) مولانا نور الحق صاحب آپ بہت حسین خوبصورت داڑھی رکھتے تھے۔ فراغت کے بعد پورنیہ کے مختلف مقامات پر خدمت درس کے ساتھ خدمت وعظ وتبلیغ کا فریضہ بھی انجام دیتے تھے۔ عام طور پر جمعہ کی نماز کے بعد وعظ فرماتے تھے۔ ان کے صاحبزادے عبداللہ اور عبید اللہ حیات ہیں۔ اور خوش حالی کی زندگی جنوں تعلیم کے بعد گزار رہے ہیں۔ عبداللہ نانا نگر جمشید پور کے مسلک میں اچھے عہدہ پر تھے اور ہیں۔ عبید اللہ مدرسہ عالیہ کلکتہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے ہیں۔ داڑھی پابند شرع ہیں اور بہت مخلص ہیں۔

(۵) مولانا عبدالحق صاحب مکتی صاحب کی صاحبزادی بیگم شہابی بیگم سے خدمت وعظ وتبلیغ کے ساتھ درس کی خدمت بھی انجام دیتے رہے۔ بعد فراغت ہی کلکتہ سے وابستگی ہوئی۔ آخر میں پوکھریرا اپنے اہل وعیال میں دو بیٹوں کے ساتھ رہ گئے۔ حافظ سلام صدیقی آن کل پوکھریرا بچایت کے مکھیا ہیں اور مدرسہ انجمن کی پوکھریرا کے سرپرست (ناظم اعلیٰ) بھی ہیں۔

(۶) مولانا محی الدین صاحب عربی فارسی کی اچھی صلاحیت رکھتے تھے۔ آخر تک خدمت درس اس کا مشغلہ رہا ہمیشہ

اسلامی وضع قطع میں دیکھے گئے۔ ان کے معاصرین کا کہنا ہے کہ وہ ایک نیک صفت ولی اور بزرگ انسان تھے، پوکھریرا میں حضرت مولانا عبدالرحمن محبی رحمۃ اللہ علیہ کے حجرے میں مدفون ہیں۔

(۷) مولانا سردار احمد صاحب رضوی بن محمد وعظ الحق منظر اسلام سے فراغت کے بعد آپ نے فیض برج کلکتہ کی جامع مسجد میں امامت وخطابت اور تبلیغ فرماتے ہوئے پوری زندگی گزار دی اور وہیں وفات پائی ان کی لاش کلکتہ سے پوکھریرا آئی اور آبائی اجدادی قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ بہت خلیق اور مہمان نواز تھے۔

(۸) مولانا ابرار احمد صاحب رضوی ابن وعظ الحق آپ نے اپنے بڑے بھائی کے ساتھ بریلی شریف منظر اسلام میں تعلیم حاصل کی۔ وہیں سے فارغ ہوئے اور کلکتہ کی ایک مسجد میں درس وتدریس امامت وخطابت میں زندگی گزار دی آخری عمر میں پوکھریرا آگئے، وہاں کا انتقال ہوگیا۔ آپ بھی بہت نیک محسن اور سب پر شفقت کرنے والے تھے۔ قبر شریف پوکھریرا میں ہے۔

(۹) مولانا اشفاق احمد صاحب رضوی ابن مسجد اقبال پور میں کلکتہ میں امامت وخطابت کرتے ہوئے زندگی کے ایام گزار دیئے۔ ان کے والد محترم منشی جناب محمد اسحاق صاحب مرحوم کاشانہ قطب کے رئیسوں میں ہوتا تھا ان سے درس کی تقریباً تمام کتابیں مولانا اشفاق احمد رضوی کے پاس موجود تھیں۔ مخصوص لوگوں کو درس بھی دیا کرتے تھے۔

(۱۰) مولانا مطیع الرسول صاحب آپ نے محلہ خواجہ قطب بریلی شریف کی مسجد میں عالم علی کا دور گزار کر منظر اسلام میں تعلیم حاصل کی، یہیں سے سند فضیلت ودستار فراغت حاصل کی۔ محلہ خواجہ قطب کی مسجد کے ساریوں اور محلہ والوں سے ان کا ایسا گہرا تعلق تھا کہ فراغت کے بعد سے وفات تک وہیں سال پہلے تک اسی مسجد میں امام وخطیب رہے۔ طلبہ کو درس بھی دیتے تھے۔ اپنے آبائی پوکھریرا وفات پائی۔ اور وہیں دفن کئے گئے۔ ان کے صاحبزادے مولانا احمد علی صاحب مدرسہ رحمانیہ حامدیہ پوکھریرا میں خدمت درس انجام دیتے ہیں اور اپنے گھر کے قریب کی مسجد میں نوجوانوں کے ایام عرس کی تکمیل اللہ امامت فرماتے ہیں۔ مولانا مطیع الرسول وعظ وتبلیغ میں بھی خصوصی ملکہ تھا۔

حضرت مولانا عبدالرحمن محبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کا تعلق حضرات امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ سے نہایت دوستانہ تھا۔ ہمیشہ مراسلت بھی ہوتی تھی حضرت محبی رحمۃ اللہ علیہ نے پوکھریرا میں مدرسہ نور الہدیٰ قائم فرمایا تھا جس کے فیوض

وبرکات دور دراز تک جاری وساری تھے۔ اس مدرسہ سے طلباء دینی تعلیم حاصل کرنے کے بریلی شریف جیسے جاتے تھے اگرچہ یہاں بھی دورہ تک کی تعلیم دی جاتی تھی اور یہاں سے بھی طلباء فارغ ہوتے تھے مگر بریلی شریف سے تعلقات مستحکم کرنے کیلئے طلباء کا بھیجنا جاری رہتا تھا۔

مولانا عبدالرحمن محبی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد فرزند ارجمند وصاحب صاحبزادہ حافظ قرآن اور قاری داں کی حیثیت سے جانا جاتا تھا۔ ان چاروں کے ناموں کی ترتیب اس طرح ہے۔

حضرت مولانا رحمن صاحب، حضرت مولانا حافظ حکیم عطاء رحمن صاحب حضرت حافظ شریف رحمن صاحب، حضرت مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب میرے جہاں تک خیال ہے تینوں علماء نے اپنے علاقہ بریلی شریف سے خصوصی علم سے فراغت حاصل کی ہوگی کیوں کہ اعلیٰ حضرت کے ساتھ حضرت محبی کا تعلق خاص اور قلبی محبت اس امر پر دلالت کرتی ہے۔ مگر میری یقینی تحقیق نہ ہونے کے سبب اس ضمن میں کچھ نہ لکھ سکا۔ مولانا رحمن صاحب سے مدرسہ احمدی پوکھریرا میں ناظم علی اور صدر مدرس کی حیثیت سے آخر وقت خدمات رہیں۔ مولانا حافظ حکیم عطاء رحمن صاحب نے مختلف مدارس میں خدمت دین کی انجام دی پھر مسجد ستار واقع پوکھریرا میں خطیب اور مناظر کی حیثیت سے شہرت پائی۔ مولانا محمد حبیب الرحمن صاحب نے بھی دین کی خدمت مدرسہ احمدی میں کی مگر وہ بھی جوانی ہی میں انتقال فرما گئے۔ باقی لوگوں سے علمی فیوضات پائی۔

باتھ صلی پوکھریرا سے بالکل ہی متصل ملحق ہوا ہے۔ ناواقف لوگ تو یہی سمجھیں گے کہ یہ دونوں مواضع ایک ہی ہیں۔ باتھ صلی کے مسلمانوں کا تعلق قلمی پوکھریرا کے مدرسہ سے مضبوط رہا ہے۔ جو لوگ مدرسہ سے متعلق نہ بھی رہے تو اس بستی کے لوگوں سے عقائد ومسلک کے اعتبار سے انتہائی قریب رہے ہیں۔ اس لئے بچوں نے مدرسہ احمدی میں تعلیم حاصل کرکے منظر اسلام میں تعلیم مکمل کی اور مستفید فراغت حاصل کی ان کے اسماء گرامی اس طرح ہیں۔

(۱) حضرت مولانا رحیم بخش صاحب آپ کی ولایت اور بزرگی کے معترف تمام قرب وجوار کے مسلمان ہیں۔ آپ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان کے شاگرد رشید بھی تھے۔ اور بیعت وخلافت سے بھی مشرف تھے۔ تمام علاقہ میں بڑی مقبول تھے۔ بہترین مدرس، بہترین مبلغ اور مصنف تھے۔

(۲) مولانا محمود علی صاحب (۳) مولانا عبدالعزیز صاحب (۴) مولانا عبدالجلیل صاحب (۵) مولانا لطاف حسین صاحب (۶) مولانا مشتاق احمد صاحب (۷) حضرت مولانا نورالدین رحمۃ اللہ علیہ جو شروع میں عرصہ دراز تک مدرسہ احیاء العلوم میں مدرس رہے۔ بعد میں حضرت مدرس مقرر، خطیب اور مفتی تھے۔ حضرت مولانا عبدالجلیل صاحب نے اپنی پوری زندگی اس مدرسہ میں گزاری مدرسہ کو بھی پوری توجہ دی چند سال کے علاوہ اپنی پوری زندگی اسی مدرسہ میں گزار دی۔ آخری چند سال گزارے۔ وہ اپنے گاؤں میں رہ کر اپنے گھر پر ہی مکمل اللہ عربی فارسی کی درسی کتابیں پڑھاتے تھے۔ اپنے اصول کے بہت پابند تھے۔

فیض پور کی قصبہ ہاتھ سی کا یہ محلہ جو بعد میں اس سے تھوڑا ہٹ کر آباد ہوا اور جس کا نام لوگوں نے فیض پور رکھا ہے۔ اس محلہ یا موضع کے علاوہ اور بھی کئی موضع ہیں جن میں مشہور ہے اس محلہ یا موضع سے چند علماء ہستیاں وجود میں آئیں۔ جنہوں نے اپنے علم کی بدولت بہت شہرت حاصل کی۔ ان سے ہمارے آبائی رشتے ہیں۔

حضرت مولانا حکیم حسن علی صاحب آپ نے اپنی زندگی مدرسہ احیاء العلوم ہاتھ سی میں پھر بریلی شریف جا کر مولانا امجد علی صاحب سے حدیث کی تکمیل کی۔ وہیں سے آپ کو حدیث کی فضیلت اور سند حاصل کی۔ واپسی کے بعد آپ نے اپنی زندگی مدرسہ احیاء العلوم میں مدرس کی حیثیت سے گزاری۔ عرصہ تک شیخ الحدیث صدر مدرس رہے۔ تمام فنون کی کتابوں پر آپ کو کامل عبور حاصل تھا۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ تفسیر، حدیث کا درس آپ کے متعلق مشہور تھا۔ بخاری شریف کا درس اتنے فنون تک اور اس طرح پڑھاتے کہ کسی عارضہ کے سبب جب آنکھوں کی بینائی جاتی رہی تو محض اپنی یادداشت سے اس علم میں بھی بخاری شریف پورے اطمینان کے ساتھ پڑھاتے رہے۔ پھر جب بینائی کے بعد بینائی واپس آئی تو بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ آپ نہایت نیک سلیم طبع، حلیم و خوش اخلاق انسان تھے۔ صفات و ہدایت، علم و تقویٰ کے ساتھ ہمیشہ متصف رہے۔ آپ کا مزار اقدس موضع فیض پور میں مرجع خلائق ہے۔ آپ کے صاحبزادے مولانا ایوب علی اچھے مدرس اور اچھے خطیب تھے۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب رضوی آپ بہترین مدرس، بہترین مقرر، بہترین مفتی تھے۔ دارالعلوم شاہ

عام احمد آباد گجرات میں عرصہ دراز تک صدر مدرس اور شیخ الحدیث کی ذمہ داری سنبھالے رہے۔ ان کا مزار فیض پور کی میں مولانا احسان علی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں موجود ہے۔ آپ کی مکمل تعلیم جامعہ منظر اسلام میں سنبھالی۔ آپ کے بڑے فرزند مولانا اسلام الرحمن دار العلوم شاہ عالم احمد آباد میں خدمت دین سنبھالے رہے ہیں۔

(۳) حضرت مولانا محمد طفیل احمد صاحب رضوی آپ نے منظر اسلام بریلی شریف میں تعلیم مکمل کی اور اپنی عمر کے آخری لمحات تک منظر اسلام کی تدریسی اور تنظیمی خدمات میں مصروف رہے۔ بریلی شریف ہی میں ان کا انتقال ہوا اور وہاں سے جنازہ فیض پور میں لاکر سپرد خاک کیا گیا۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا سہیل احمد صاحب رضوی منظر اسلام کی تنظیمی خدمات سے آج بھی وابستہ ہیں۔

(۴) حضرت مولانا نور الہدیٰ صاحب منظر اسلام سے تعلیم مکمل کی اور بریلی شریف ہی میں امامت سے وابستہ ہے ان کی قبر فیض پور کے قبرستان میں آج بھی ممتاز ہے۔

(۵) حضرت مولانا فضل ربی رضوی آپ نے منظر اسلام بریلی شریف میں عرصہ تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد استاذ کی رغبت اور سند تکمیل حاصل کی بہت باصلاحیت ولی مستعد مدرس مقرر ہوئے تھے۔ رکاوٹ ہوئی محلہ درگاہ جامع مسجد میں امامت و خطابت کی ذمہ داریاں سنبھالے ہوئے حسب معمول بریلی میں اور وہیں علیہ کا تبلیغ مشن میں تیار ہوئے تھے صبح پٹنہ میں اس کی خلافت کی اور سے مرکزیت کا مقام دیا گیا تو حضرت مولانا فضل ربی صاحب رحمۃ اللہ علیہ قاضی شریعت مقرر کیے گئے۔ آپ کی تحریر میں متانت اور پختگی کا عنصر نمایاں ہوتا تھا۔ فیصلہ پورے علم و استحکام دلائل کے ساتھ ہوتا تھا۔ حسن کی بات محض یہیں ہوتی تھی۔ معلوم ہوتا تھا کہ دور حاضر میں عہدہ قضا کے لیے ہی وقار علم و فضل کے لیے رہا تھا۔ آخری عمر میں بیمار ہوکر اپنے گھر آئے اور چند دنوں کے بعد ہی انتقال فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت مجھے بھی حاصل ہوئی تھی۔ آج آپ کی قبر مبارک کے کنارے قبرستان سے متصل بنی رہیں میں موجود ہے جو راستہ سے گزرنے والے ہر فرد کو دعوت عبرت دے رہی ہے۔

جامعہ منظر اسلام کے ابتدائی دور کے قدیم اساتذہ میں حضرات ان مذکورہ بالا کے علاوہ بھی ہیں جن کا تعلق پٹنہ سے کسی نہ کسی طرح رہا ہے لیکن میں نے یہاں صرف ان حضرات کے نام پیش کیے ہیں جن کی وجہ یہ بھی ہے کہ میں نے ان بزرگوں

وقریب سے دیکھا جانا اور پہچانا ہے۔ باقی حضرات تو یا تو میں نے دیکھا ہی نہیں یا میرے شعور کی عمر میں آنے سے پہلے رخصت ہو گئے۔ یا اس قدر دوری رہی کہ میں ان کو پہچان نہیں پایا۔ مگر تمام حضرات نے اپنے اپنے حلقوں میں مسلک حق کے فروغ و ارتقاء کے لیے ہمیشہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام علماء اور فضلاء پر ہمیشہ کروڑوں رحمت کی بارش فرمائے جنہوں نے منظر اسلام کی قدیمی سطح کو پھیلانے میں اپنی زندگی وقف فرما دی تھی۔

قارئین عہد جدید میں ان حضرات کے اسماء شمار کرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا کیونکہ ایسے علماء کی تعداد بہت زیادہ ہے جو کسی نہ کسی طرح اپنے تعلیمی ایام میں منظر اسلام بریلی شریف سے وابستہ رہے۔ پھر یا تو وہیں سے یا دوسرے کئی مدارس سے سند فراغت حاصل کی۔ یہ علماء کرام جن کے فیوض و برکات ہندوستان کے مختلف صوبوں اور بیرون میں پھیل رہے ہیں۔ مسلک حق کی اشاعت اور عقائد حقہ کی تائید کا کام ان کے ذریعہ جاری و ساری ہے۔ ایک دو کا نام لے کر دوسرے [illegible] نہیں ان کا تعلق پوکھریرا سے ہے۔

(۱) حضرت مولانا محبوب رضا خاں القادری فاضل جلیل حضرت مولانا عظیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کلوتے فرزند ہیں۔ مولانا عظیم الدین صاحب کا تعلق مقام بھیتی پوکھریرا ضلع سدھارتھ نگر سے تھا لیکن پوکھریرا میں ان کی سسرال تھی اسکے علاوہ بھی پتنے سے ان کا رشتے تھے۔ مدرسہ منظر اسلام کی پوکھریرا سے تاسیسی و تدریسی تعلق تھا۔ عرصہ تک اس مدرسہ کے مدرس بھی رہے اس لیے ان کی شناخت پوکھریرا ہی سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ پوکھریرا میں کچھ وراثت میں ملی جو انہوں نے بیچ بھی فرمائی۔ اس نے عمل پور چھوڑ کر یہاں کی رہائش اختیار کر لی۔ بریلی شریف کے مدرسہ میں درس کی خدمات بھی انجام دیں۔ بیلی اور سیتامڑھی کی سرحد پر موضع کھوراں میں جامعۃ العلوم کے نام سے مدرسہ قائم کیا۔ بہت دنوں تک وہاں صدر مدرس کے عہدہ پر فائز رہے۔ جہاں بھی رہے پوکھریرا ہی کے نام سے جانے گئے۔ ان کے قابل قدر فرزند حضرت مولانا مفتی محبوب رضا روش القادری ہیں جن کی اصل تعلیم منظر اسلام میں ہوئی۔ منظر اسلام کے دوسرے صد سالہ جشن میں ان کا تعارف موجود ہے۔ مولانا محبوب رضا نے مدرسہ حمیدیہ قصبہ گھاٹ ورجھنگ میں خدمت درس انجام دی۔ اور آخر میں پرنسپل کے عہدہ پر فائز رہ کر سبکدوشی حاصل کی۔ ورجھنگ میں آپ نے سنیت کا نمایاں کام انجام دیا

دعوتی تو سیعی تقریر اور شاعری کے محبوب مشاغل رہے۔ بعض کتابیں بھی تصنیف فرمائیں۔ عقیدت کا مرکز مجموعی شائع ہوا۔ آج کل اپنے والد محترم کے قائم کردہ مدرسہ رضاء المصطفیٰ کھجناں جمع بیتامرحی میں شعبہ قرآن و شعبہ تدریس سے وابستہ ہیں۔ پوکھریرا میں جہاں ان کے والد محترم کا مزار مقدس ہے ہی کے قریب اب اپنا دائمی رہائش مکان بھی ہے

(۲) مولانا محمد رضا صاحب آپ حضرت حامد حسین پوکھریرا کے سجادہ نشین مولانا حافظ محمد حمید رحمن مدظلہ العالی کے بڑے فرزند ہیں۔ مدرسہ رحمانیہ حامدیہ کے صدر مدرس ہیں۔ قاضی شریعت ہیں۔ متقی ہیں بہترین مقرر اور اچھا کامیاب نعت گو شاعر بھی ہیں۔ آپ کی تعلیم تو پہلے پوکھریرا کے مدرسہ میں ہوئی اس کے بعد اعلیٰ تعلیم جامعہ منظر اسلام میں ہوئی۔ وہیں سے دستار فراغت پائی۔ آپ پہلے مدرسہ کے ناظم بھی رہے ہیں اب حقدم پر ہیں میں تبلیغ اور ہدایت کے ساتھ جملہ امور انتظامیہ کے نگراں بھی ہیں۔

(۳) مولانا انور الحسن رضوی کا مکان اگرچہ اصلی میں سے کیل کھپیں ہی سے پوکھریرا سے خاص تعلق رہا۔ اور اس طرح کہ ان کی نانہال پوکھریرا میں ہے۔ ان کے نانا جان حافظ محمد حمید رحمن مدظلہ العالی سے نانا حضرت مولانا انور رحمن صاحب تھے۔ حضرت مولانا انور رحمن محی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے داماد تھے اس طرح پوکھریرا میں زیادہ ہوئی۔ پھر پوکھریرا کے مدرسہ میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد جامعہ منظر اسلام میں تعلیم حاصل کی۔ اب وہ مدرسہ نور الہدیٰ پوکھریرا میں صدر المدرسین کی حیثیت سے

خدمت انجام دے رہے ہیں۔ آدمی مخلص اور نیک ہیں اپنے مدرسہ سے متعلق معاملات سے متقرر اور مسجد ہاتھ صلی میں عیدین کے امام ہیں۔ خالق کائنات ان کو دین کی خدمت بجا لانے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجھے اپنی اس تحریر سے یہ بتانا مقصود تھا کہ جامعہ منظر اسلام بریلی شریف سے پوکھریرا کا ابتدا سے ہی کس قدر تعلق رہا تعلیمی اور مسلکی تعلق تھا پھر پوکھریرا کے مدرسے میں پڑھنے والوں سے یہاں سے تعلیم حاصل کیے ہوئے حضرات کو اعلیٰ تعلیم اور دستار فراغت کے لیے منظر اسلام میں بھیجا اس طرح اطراف میں رہنے والے متعلقین کے طلبہ بھی اسی مدرسہ کے توسط سے بریلی شریف جاتے رہے۔ اور منظر اسلام سے فیض یاب ہوتے رہے۔

اعلیٰحضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز کے پاکیزہ تصنیفات عقیدہ اور دوسرے عظیم

دریعہ اپنے مسلمانوں پر احسان عظیم فرمایا۔ اس کے علاوہ مظہر اسلام کے قیام سے پہلے بھی مخصوص علماء کرام کی خدمات
پائی جاتی ہیں چونکہ مظہر اسلام کی بنیاد تھا اور فاضل قدر صاحب صلاحیت اساتذہ کو اس جامعہ میں مدرس کی حیثیت سے بحال
فرما کر قوم مسلم پر احسان عظیم فرمایا۔ اس طرح یہ منتظم ہندوستان اور دوسرے ممالک میں یہاں کے فارغین علماء پھیل گئے
اور تبلیغ دین و مسلک حق کی اشاعت کا کام انجام دیتے رہے۔

بحمدہ تعالیٰ ہر گھرانے میں سے کچھ پورا بندہ خواہ وہ آج اس گاؤں کے تقریباً ہر گھر میں علماء اور فضلاء موجود ہیں
۔ پورے مدرسہ اور علماء کے توسط سے اطراف و جوانب کے مواضعات اور دور دراز کے علاقوں میں بھی جامعہ کے
فضلاء کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ بیرون کے سرحدی مقامات میں اور بیرون نیپال میں بھی فارغین مظہر اسلام کی
کافی تعداد پائی جاتی ہے۔ اس میں بھی پوکھریرا کی درسیاتی حیثیت کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

سرخوشی و جاں فروشی اور مستقبل جامعہ کے دوق و شوق والی نگاہوں کے نتیجے میں جو تعلیمی تعمیری اور تنظیمی انقلاب
آیا ہے وہ بھی صد تحسین اور قابل صد مبارکباد ہے۔ اس کو بھی ان کی کوششوں کی تکمیل میں بھی امداد فرمائے۔ مسلمانوں
کے قلوب و اذہان کو اہل حضرت کی اس عظیم یادگار کے ارتقاء و فروغ میں ہر طرح سے تعاون کی طرف مائل کر دے تاکہ
جامعہ کے ذمہ داران اور مہتمم صاحب مدظلہ العالی کے مقدس مقصد کی تکمیل ہو سکے۔ پھر آپ ہم اور تمام سنی مسلمان ہی طور پر
یہ کہہ سکیں۔

یادگار اعلیٰ حضرت مظہر اسلام ہے
جیسا اس کا نام ہے ویسا ہی اس کا کام ہے

فاسق معلن داڑھی منڈانے والے یا ایک مشت سے
کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں۔
(عالمگیری)

چشمۂ فیضانِ رضا

رقم (وسیم شہزاد) [illegible] ضلع [illegible] دہلی

مرکزی درسگاہ جامعہ رضویہ منظر اسلام

اک مجدد نے وہ کھولی درسگاہ تربیت
موت جس کے شعبہ تعلیم میں داخل نہیں

آج پورے عالم اسلام وسلمیت میں جن مقدس ہستیوں کا نام بڑے احترام وعقیدت کے ساتھ لیا جاتا ہے ان میں ایک نمایاں نام حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کا ہے جو اپنی روحانی پیشوائی اور دینی رہنمائی کی حیثیت سے تمام عالم اسلام کے قلوب پر حکمرانی کرتے رہے۔ آپ ہی کے مقدس دور سے جاری کردہ علمی چشمہ فیضان جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف کے خصوصی امتیاز کردار کے تناظر میں جو تعلیمی وتدریسی خدمات انجام دی ہیں اس کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ موجودہ سجادہ نشین جامعہ رضویہ علامہ الحاج سبحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں کی سرپرستی ونگرانی میں عرس رضوی کی مرکزی تقریبات کے موقع پر ہر سال علماء ومشائخ دانشوران قوم وملت اور ملک وبیرون ملک سے تشریف لانے والے مختلف خوش عقیدہ سنی مسلمانوں کو روحانی اور تحریری تحفہ پیش کیا جاتا ہے جس میں رنگا رنگ موضوعات کے تحت اہل علم عقیدت مند شعراء وعلماء ومشائخ طریقت کے رشحات قلم حل ہوتے ہیں۔

جامعہ رضویہ کے موجودہ سجادہ نشین علامہ سبحانی میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی مجھ پر بھی خصوصی نگاہ عنایت وکرم ہے جو اپنے دامن روحانیت سے راقم حروف کو وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ اور پیر طریقت حضرت علامہ ریحان رضا خاں صاحب رحمانی میاں علیہ الرحمۃ کی طرح مجھے محبت فرماتے رہتے ہیں۔ انہوں نے ایک موقع پر بندہ ناچیز کو اعلیٰ حضرت بریلی شریف میں اپنی مسند سجادہ نشینی پر جلوہ فرما تھے کہ اسی دوران حضرت سے ایک طویل خط پر اپنے دستخط

ثبت کرکے مجھے یہ فرمان عطا فرمایا کہ لکھئے سو، نایہ خدمت نامہ تحریری ہے۔ جو میں آپ کو دے رہا ہوں۔ یہ انتہائی سرور و مسرت سے معمور اور عنایت و محبت سے بھرپور کلمات میرے کانوں میں رس گھول رہے تھے۔ میں اپنی جگہ اس کی کیفیت سے بے خود سے ساحت سا ہو گیا۔ اور اپنی خوبی قسمت پر دل ہی دل میں فخر و ناز کرنے لگا

نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے
وہ کیوں نہ خوبیٔ قسمت پہ اپنی ناز کرے

یہاں کسی طور پر یہ واقعہ ذکر کرنے کا تعلق و مناسب ہے۔ جس سے جامعہ منظر اسلام کے چند اہم گوشے بکھر کر سامنے آجاتے ہیں جو اس کی عظمت و مرکزیت کا ثبوت بھی ہیں۔ غالباً ۱۹۶۳ء یا ۱۹۶۴ء کی بات ہے کہ راقم سطور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ بریلی شریف کی سرزمین پر وارد ہوا تھا اور ایک روز گزرنے اور معلومات فراہم کرنے کے بعد جامعہ منظر اسلام میں حصول تعلیم کی غرض سے داخلہ شریف ہوئے گا۔ چند مدت گزرنے پر دار العلوم منظر اسلام مسجد بی بی جی کی پرانی جگہ سے منتقل ہو گیا۔ اس کے بعد ساتذہ حضرات علامہ سید مفضل حسین صاحب رضوی مونگیری اور حضرت علامہ مولانا امین صاحب [illegible] ان کاموں میں شریک ہوئے گا۔ درس کے مقررہ اوقات کے علاوہ بھی اوقات میں بھی [illegible] خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ دوپہر بعد دار العلوم حضرت علامہ مفتی سید مفضل حسین صاحب مونگیری علیہ الرحمہ کے پاس شرح تہذیب اور ایضاح کا درس ہوتا تھا۔ اور عصر کے بعد طحطاوی اور صغیر کی حضرت علامہ امین الدین خاں صاحب اعظمی پڑھاتے تھے۔ اور پوری توجہ سے مضامین کتاب کو حل کر دیتے تھے اس لئے [illegible] حضرت مفتی سید مفضل حسین صاحب قبلہ مونگیری علیہ الرحمہ کے یہاں درس تدریس کا معیار اس قدر بلند تھا کہ حضرت نے ہر سال دورۂ ایضاح کے مطالعہ کے لئے طحطاوی تجویز فرمائی تھی اور تہذیب کا متن ازبر کرا دیا تھا۔ اسی طرح کافیہ کی پوری عبارت متن کرا دی گئی تھی۔ ہم لوگ زیر درس کتابوں کا پوری طرح مطالعہ کرتے تھے اور مطالعہ کے دوران ہی اگر شکوک و شبہات اور اعتراضات کے جوابات خود ہی حل کر کے اور سمجھ کر آتے اور اگر کہیں کوئی عبارت کا مفہوم سمجھ سے روچا تا تو ان قابل کتابوں پر عبور رکھنے والے باشعور ساتذہ ہم لوگوں کا چہرہ دیکھ کر اشارہ فرما دیتے۔ تو اشکال دور ہو جاتا اور ہم سب اپنی جگہ مطمئن ہو جاتے۔ کہاں تدریس

اعلیٰ درجہ کی قوت تفہیم ان ہی حضرات کو حاصل تھی۔ اس کے برعکس آج کل اکثر طلباء کرام کا یہ حال ہے کہ
پردادا کی سمائی آرام پسندی کو دیکھ کر کتابوں کو ہاتھ لگانا بھی گوارا نہیں کرتے ہیں اور نہ عبارتوں کا صحیح
اور نہ ہی اس کے مالہ وماعلیہ سے آشنا ہو پاتے ہیں اور جب وہ کتابوں کی ورق گردانی سے فراغت پا جاتے ہیں تو
حضرت شیخ سعدی شیرازی کے اس شعر کے مصداق بن جاتے ہیں کہ

نہ محقق بود نہ دانشمند

بارہا گفتہ ام بحکایت چند

اس دور میں بحر العلوم حضرت علامہ مفتی سید فضل حسین صاحب بہاری مظہر حضور مفتی اعظم سندھ کی قدس
سرہ کے دارالافتاء کے مفتی تھے۔ وہ اکثر حضور مفتی اعظم کے دولت خانہ میں باریابی کے مواقع میں حاضر
دیا کرتے تھے۔ راقم الحروف چونکہ حضرت مفتی صاحب سے رشتہ داری رکھتا تھا اس لئے میں بھی دارالافتاء میں ظہر کی نماز
کے بعد مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو جاتا اور ان کی زبانی بہت سے فقہ صاحب سے کان پیش کرتا اور
ضرورت پیش آنے پر حوالہ کی عبارتوں کو صفحہ کتاب کو دیکھتا اس وقت مسند پر جلوہ افروز حضور
مخدوم العلماء حضور سرکار مفتی اعظم سندھ رحمۃ اللہ علیہ سے استفتاء کا جواب لکھتے رہتے تھے میں صدر دروازہ کے پاس
برآمدے میں چارپائی پر کھانا کھاتا تھا کچھ اسی طرح رہتے ہوئے عصر بہاری پر مسجد سے متعلقین کی دن بھر آمد
اور رحیم پر مسجد بہاری پور کا نام ہو گیا۔ اس محلہ میں نمازیوں کی تعداد زیادہ تھی وہاں جب تک امامت کرتا رہا محلہ کے
مصلیان وغیرہ وغیرہ میرے ساتھ نہایت حسن سلوک سے پیش آتے اور مجھے ہر طرح سے خوش رکھنے اور آرام پہنچانے
کی کوشش میں لگے رہتے۔ ایک محلہ دار صاحب اکثر و بیشتر ظہر کی نماز کے بعد مصافحہ کرتے ہوئے پانچ روپے مجھے
بطور نذرانہ دے جاتے۔ اور بعض اوقات مجھ سے بڑی محبت کا اظہار کرتے ہوئے مجھے اپنے گھر ناشتہ کے لئے بلاتے اور
فرمایا کرتے کوئی ضرورت درپیش آئے تو مجھے بتا دیا کریں میں فوراً انتظام کر دوں گا۔ یہ سب دراصل فیض تھا اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا قدس سرہ کا کہ بریلی شریف کے باشندے تمام پڑھے لکھے اور علماء طلباء مراتب و درجات کو خوب جانتے اور اسی
کے مطابق حسن اخلاق کا اظہار کرتے۔ اور قدر و احترام سے پیش آتے۔ ایسے بھی بریلی شریف اتر پردیش کا قدیم تاریخی

شہر مانا گیا ہے۔ جہاں اپنے وقت کے جلیل القدر علماء و مشائخ اور نامور شعراء اور اردو زبان کے بلند پایہ نقاد پیدا ہوئے اس طرح یہ شہر شعر و ادب، تصوف و حسین سنگم بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت کے مزار شریف محلہ سوداگران سے تھوڑی سی مسافت پر شاہ یار محمد بریلوی علیہ الرحمہ کا آستانہ فیض بخش حاضر ہے اور ہر سال آپ کا عرس مبارک بہت ہی احترام و عقیدت سے منایا جاتا ہے اس کے علاوہ بھی بریلی شہر کے مختلف علاقوں میں آسودہ خاک ہیں۔

راقم الحروف نے زمانہ طالب علمی بریلی شریف میں موجود سجادہ نشین علامہ سبحان رضا خاں صاحب دام ظلہ العالی کے دولت خانہ عظیم بلڈنگ محلہ سوداگران منظر اسلام کے ناظم اعلیٰ تھے، ادارہ کے جملہ مسائل اور معاملات میں آپ ہی کا فیصلہ حرف آخر تصور کیا جاتا تھا۔ مسند عظیم بہایت خوبرو، وجیہ و نورانی صورت کے بزرگ تھے۔ آپ کا جسم ہر ہوا متوسط قامت تھے۔ آپ وضو فرماتے تو سر پر رومال باندھ لیا جاتا اور سر پر رومال باندھ لیا جاتا تو وہ جلال سے بادشاہ نظر آتے۔ صبح سے شام تک حاجت مندوں کا تانتا بندھا رہتا آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور عام طور پر دیکھا گیا کہ حضرت ان کو گلاس میں پانی پلا کر عطا فرماتے اور دعا فرماتے وہ شخص دعا لے کر آپ کی بارگاہ سے واپس ہوتا۔ میں ماہنامہ اعلیٰ حضرت بھی جاری ہوا۔ جو اس وقت سے ادارہ کے ہاتھوں میں پہنچتا تھا۔ یہ رسالہ فی الحال تقسیم ہند سے قبل صورت، دیدہ زیب کتابت، طباعت، اور حسین ٹائٹل کے ساتھ شائع ہوتا تھا۔ حضور مسند عظیم سبحانی حضرت" کے مدیر اعلیٰ ہونے کے ساتھ ہی ایک بہترین مقرر و خطیب بھی تھے۔ قرآن آیات کے ایسے ایسے علمی نکات بیان فرماتے کہ سامعین کا بیان تازہ ہو جاتا آپ اپنے عوامی خطابات کے جوہر اجلاس عام و خاص میں دکھاتے تھے جو حاضرین و سامعین کے حق میں گوہر گرانمایہ ثابت ہوتے۔ آپ کے وصال کے بعد قائد اہلسنت سید العلماء اعلیٰ حضرت ابن حضرت علامہ سبحان رضا خاں صاحب قبلہ رحمانی میاں علیہ الرحمہ نے جانشین رضویہ اور دار العلوم منظر اسلام کی مسند پر جلوہ افروز ہوئے اور تعلیمی و تعمیری نقش و نگار کو بلند شکل و صورت میں بدل دیا۔ آپ نے سیاست کے میدان میں بھی قدم رکھا مگر اقتدار کی ہوس و دنیوی منفعت کی خواہش اور ہار جیت کی تمنا سے پاک کر کے شائق و شغف اور ہموار رہے۔ آپ کے اقدام حکومت کے سنجیدہ اور انصاف پسند عناصر نے سراہا۔ آپ کے دور میں آپ کے حکم سے راقم السطور "ماہنامہ اعلیٰ حضرت" کا مرتب و مدیر اعزازی کی حیثیت سے کام کرتا رہا۔ ساقت ہی سے جانشین الصفی خانوادہ رضویہ کے صاحب سجادہ اور دار العلوم منظر اسلام کے ناظم اعلیٰ ہو سکے

رونق رواں ہیں۔ اور جہاں تک وسائل دورِ رسائی آپ کا ساتھ دے رہے ہیں یا بیمار اعلیٰ حضرت کو دعوت و تبلیغ کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔ مولیٰ عزوجل علوم دینیہ کی خدمت سے ہمکنار فرمائے۔ اور ان کی تمام تر مخلصانہ و مجاہدانہ کوششوں کو مزید شاہراہ عروج و ارتقاء کی طرف رواں دواں رکھے۔ آمین

مرکزی دارالعلوم منظر اسلام کا قدیم و عظیم اسلامی عظمتوں پر روشنی ڈالتے وقت خصوصاً آپ کی علمی و دینی خدمات جلیلہ میں جن دشوار گزار راہوں سے گزرنا پڑا ہے موقع پر بانی و اعضاء رئیس اس شریف سدھا تو کر یوپی کے علماء دین سے بے پناہ شوق و رغبت کا سبب بنا۔ اب وہ تمام کارنامے ہوتے ہوئے آپ کو وہ عقیدت پیش نہیں کیا گیا تو یہ مقالہ ہی کچھ بھی تشنہ اور نامکمل رہ گیا ہے۔ آپ کی ولادت ۱۹۰۰ء میں ہوئی اور آپ میری کرامات نہ فرماتے تو کاپور سے آگے بڑھنا پڑا۔ وہاں سے بریلی شریف ان کی میں پہنچتا۔ اسی طرح مدرسہ بریلی شریف سے مدرسہ شریفہ مصباح العلوم مراد آباد مقرر ہوئے۔ یوپی تکمیل کے مراحل طے کرتا حضور شعیب الاولیاء سکندرپور ہوسنی میرے والد ماجد کے گھر دوں نے حق میں بیعت کرنے کی درخواست کی، شفیق مرحوم کا بچپن تھے۔ والد صاحب علی جان مرحوم اور ان کے بھائی حسب مولوی ورحق صاحب مرحوم ہوا کرتے تھے۔ انہیں کی نوازشیں شامل حال رہیں کہ میں علم دین سے آشنا ہو سکا۔

میرے علاوہ ضلع سنتی کے متعدد طلباء نے تعلیم سے مصارف حضرت سے پائے اور تعلیم سے فارغ ہو کر آراستہ فرمادیا۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

حضرت علامہ حافظ صاحب شاہجہانپوری اپنے والد ماجد کے متعلق رقمطراز ہیں۔ [illegible] اور حسن رسول بانی کی بچپن ہوئی تھی۔ [illegible] ۱۳۱۸ھ سے ۱۳۲۵ھ تک صدی سے [illegible] علم و محبت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیپ جلاتے رہے۔ [illegible] (ص ۱۸)

علامہ لکھتے ہیں کہ ایک موقع پر آپ نے تحدیث نعمت کے طور پر فرمایا تھا کہ جدی شرم [illegible] میرے ان کو تیر

دونوں سے گزرتا ہوا کیف پر لا الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا پاتے۔

وہی کتاب نے آگے کل ۹ پر یوں تحریر کرتے ہیں۔ فاضل بریلوی بے مثل مجدد، بے نظیر محدث، نادر روزگار متکلم اور عدیم المثال فقیہ تھے حضرت علامہ ارشد القادری نے آپ پر یوں رقمطراز ہیں۔ آپ کا ترجمہ بھی شاہکار کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن ہے یوں تو قرآن کے بہت سے ترجمے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ جس میں مولوی محمود الحسن دیوبندی ۱۳۳۹ھ ۱۹۲۰ء مولوی اشرف علی تھانوی ۱۳۶۲ھ ۱۹۴۳ء مولوی فتح محمد جالندھری مفتی مدینہ محمد شفیع اور ابو الاعلیٰ مودودی کے تراجم پاک و ہند میں کافی مقبول ہیں۔ آپ ان سب سے ممتاز ہیں۔ ان حضرات و کلام اللہ کی ترجمانی کے علم و فنون کی بھرپور کمی کی جاتی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان حضرات نے اپنے اپنے مخصوص خیالات کو ترجمہ کی آڑ میں قرآن کریم سے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ص ۱۱ پر علامہ موصوف اپنی کتاب سیرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں۔

آپ کا تیسرا کارنامہ حدائق بخشش آپ کا مقدس دیوان ہے۔ اس بچے عاشق قلبی نے اپنے محبوب کے اوصاف کلام ہی میں انڈیلے ہیں۔ یہ نظمیں میں بیان کرنے قلب مضطر تسکین پاتا مسلمانوں دلوں بخشش رحمت اور سچا پیار محبوب کی محبت دلنشین ہوتے وقت قلب کا اضطراب جگر کا درد مغموں نے سوز اور سے دل کی لگاوٹ تحریر میں پیوست کرتے پھر مل جاتا ہے۔ پچھلوں سے پہلے رہا ہے اور لفظوں سے دل سلام کے قلب کو گرمایا۔ انہیں ساتی کوثر کا تسنیم کا شیدائی بنا دیا۔ اور شیطان دین سے ہٹا کر آپ اور سارے کائنات کے آقا دو جہاں ﷺ کے در اقدس پر جھکایا۔ کیونکہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی ست

آپ ایک جگہ کلام میں امام احمد رضا قدس سرہ فیصلہ کن انداز میں خوش عقیدہ مسلمانوں کو واضح الفاظ میں بتا رہے ہیں۔

خدا خدا کا بھی ہے اور نہیں اور کوئی مفتر
خدا سے ہونے کو کیا کچھ ہو یہاں نہیں تو واں نہیں

(حدائق بخشش)

خلق کو دیکھ کر آپ بحسن بخلاق اللہ کے پہلو نہیں نظر آتے تھے۔ اور اشداء علی الکفار رحماء

...بیسویں صدی کے تمام دینی و مذہبی موضوعات پر اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی آراء کو مرکزی روشنی میں رکھتے تھے۔ جس کا مفہوم شاعر مشرق نے اپنے کلام میں یوں ادا کرتے ہوئے کہا ہے

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں

مرکزی درسگاہ اور صوبہ منظر اسلام کی شاخیں اسی تحقیقی معارف کی امین ہیں جو آپ نے اپنے قائم کردہ ادارے میں بیان کیا ہے۔ اور اسی پر عمل پیرا ہو کر ان سے قدیم وشیش اور جدید حلقہ علماء و دانشوران و طلباء کا رشتہ قائم ہے اور صبح قیامت تک زندہ و تابندہ رہیں گے۔

دادگار اعلیٰ حضرت پائندہ باد

حضرت علامہ صبغت اللہ صاحب زندہ باد

بقیہ صفحہ ۳۵۲ کا

...قربانیاں پیش رہتی ہیں مستقل نے حصول تو ہوتا ہے ساتھ ہی ساتھ ان کی پشت پناہی کرتے رہتے تھے۔

...جب آپ کا علاج شروع ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے آپ کو بتایا کہ آپ کے گردے بہت کمزور ہو چکے ہیں اور ان کی کارکردگی بہت کم ہو گئی ہے آپ کو پرہیز کرنا پڑے گا اور ڈاکٹر صاحب نے آپ کو کچھ ادویات بھی تجویز کیں جو آپ نے استعمال کیں اور آپ کی اسی محنت شاقہ کا ثمر منظر اسلام کی صورت میں آج ہمارے سامنے ہے۔

سب سے پہلے ہم فضل نوجوان علامہ مولانا محمد صبغت اللہ صاحب ناظم اعلیٰ مرکزی مجلس منظر اسلام کا شکریہ ادا کرنا چاہیے کہ آپ نے کس جانفشانی سے اس کارنامے کو انجام دیا ہے کہ تعریف سے بالا ہے۔ جس سے بخوبی جانشینی کے آثار ہویدا ہیں اور ان کی وجہ سے آپ کی جانفشانی سے بدولت ہمیں امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ...

...اور اخلاق و شواہد منظر اسلام کے تعلق سے جو علامہ کی یادداشت ہیں آپ نے عہد مقدس میں منظر اسلام کے جلسوں میں مشائخ عظام علماء کرام سے سنا ہے اور ان کی شہادت اس کارنامہ کی ہے کہ وہ واقعی قائدین قوم ملت ہیں اسلام کا منظر اسلام اس دور کا آپ کی جیسے ...اسلام حضرات جو قائدین قوم و ملت آپ نے کہتے ہیں اس گلشن علم و فن کی آبیاری میں حصہ لینے کے حاصل ہوتے ہیں ...منظر اسلام

امام احمد رضا اور محبت سادات

[illegible]

[illegible] عشق [illegible] علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] محبت [illegible] واقعات [illegible] محمد [illegible] ہوتے [illegible] عشق [illegible] متعلق [illegible] محبت [illegible] رکھتے تھے [illegible] ﷺ [illegible] متعلق [illegible] الفاظ بھی سننا گوارا نہ کرتے تھے [illegible] محبت [illegible] سیدہ [illegible] ہوئے [illegible] عشق [illegible] محبت [illegible] متعلق [illegible] محبت [illegible] سادات [illegible] ہوتے [illegible] محبت [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے

ص ۳۸ / ۱)

ایک شاگرد کی تعلیم و تربیت کیلئے ایک استاد کس طرح اپنی زندگی کے قیمتی لمحات صرف کرتا ہے اور شاگرد کس طرح اپنے استاد کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کی ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ حق رضا کے شائقین پڑھیں اور سر دھنیں۔ حضرت محدث اعظم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ چھوٹی چھوٹی تعلیمی کتابیں پڑھنے کے بعد اپنے شیخ سے درسی کتابیں پڑھنے کے لئے ایک موقعہ پر حضرت امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت محدث اعظم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق اور جذبہ عشق کی داستان سنانے کے بعد عرض کیا کہ حضور میں آپ سے کچھ پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضرت امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے کہاں تک پڑھا ہے؟ عرض کیا کہ حضور میں نے فلاں فلاں کتابیں پڑھی ہیں۔ حضرت امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم نے تو بہت پڑھا ہے۔ اب تم کیا پڑھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا کہ حضور میں آپ سے حدیث کی کتاب پڑھنا چاہتا ہوں۔ حضرت امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حدیث کی کتابوں میں سب سے اعلیٰ کتاب کون سی ہے؟ تو حضرت حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور صحیح بخاری شریف سب سے اعلیٰ کتاب ہے۔ حضرت امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا میں تمہیں صحیح بخاری شریف پڑھاؤں گا۔ حضرت حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور میں نے صحیح بخاری شریف کے کئی حصے پڑھے ہوئے ہیں۔ حضرت امام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اچھا میں تمہیں صحیح بخاری شریف کے کچھ حصے پڑھاؤں گا۔ (حیات محدث اعظم ص ۱۹۱)

اس پر محدث اعظم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ فرید آباد میں ہوا کہ آپ نے حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عشق دیکھا تو چلے تھے سبق پڑھانے مگر سبق شروع ہونے سے پہلے ہی کا سلسلہ شروع ہو گیا اور حدیث کا سبق رہ گیا۔ حضرت محدث اعظم سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں حدیث پڑھانے کا ارادہ کیا تھا مگر تم نے مجھے اپنا عشق پڑھا دیا۔ اس کے بعد حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت محدث اعظم سندھی رحمۃ اللہ علیہ سے عشق و محبت کا مطالعہ کرتے ہوئے ایک عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے جانور کے ساتھ اپنے عشق کا اظہار کرنے کا واقعہ بیان کیا۔ حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس عید الاضحیٰ کے واقعہ کو تاریخ کے صفحات میں ملتے ہیں۔ حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس عید الاضحیٰ کے واقعہ کو پڑھنے کے بعد حضرت محدث اعظم سندھی رحمۃ اللہ علیہ کی کامیاب راہنمائی کا اندازہ ہوگا۔ حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس واقعہ کو پڑھنے سے کسی بھی عاشق کا دل تڑپ اٹھے گا۔ ہوگا علامہ ارشد القادری کی رہنمائی ملاحظہ ہو۔

حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کافی پالتو جانور تھے۔ ایک بار عید الاضحیٰ کے موقعہ پر قربانی کے جانور کی خریداری کے لئے پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے ملازم کو حکم دیا کہ فلاں فلاں پالتو جانور کو قربانی کے لئے تیار کرو۔ حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حکم کے مطابق پالتو جانور کو قربانی کے لئے تیار کر لیا گیا۔ حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ حویلی سے باہر تشریف لائے تو آپ نے باہر سے اندر کی طرف آواز میں پوچھا کہ آپ لوگوں میں سے کون کون سے جانور کو قربانی کے لئے تیار کیا ہے؟ آپ کے جواب کا انداز بھی بتاتا ہے۔ حضرت علامہ حافظ عبدالقادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دل لطیف

حجۃ الاسلام اور منظر اسلام

تحریر: محمد عبد الحکیم شرف قادری مرحوم

منظر اسلام کے تاریخی پس منظر میں صرف ایک [illegible] کا تذکرہ ناگزیر ہے۔ [illegible] سے برصغیر کا ملک کے گوشے گوشے، چپے چپے میں پھیلے ہوئے ناگہانی طرح پھیل گئی تھی۔ اس طوفان کی زد میں آنے والے سادہ لوح مسلمان مذہب کا شکار ہو گئے۔ چونکہ یہ قیامت خیز فتنہ [illegible] کی شکل میں نمودار ہوا تھا، اس لئے عقیدوں کی اس جنگ میں بے شمار لوگ بریلوی اور دیوبندی مکتبہ فکر میں تقسیم ہو گئے۔

دین و ایمان کے لئے اس سنگین صورت حال نے علمائے حق کو [illegible] پر مجبور کر دیا۔ ان کی ہمدردی یہ تھی کہ مسلمانوں میں پھیلی ہوئی [illegible] کا علاج کیا جائے۔ مسلمان بدعقیدگی اور باطل کی دلدل سے نکل کر [illegible] کا خواب جو ہمارے اکابر نے دیکھا تھا، اس کی تعبیر ہو سکے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے [illegible] نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے تقریر و تحریر کے ذریعے [illegible] کا فریضہ انجام دیا۔

بھڑکا دیئے

یہ آتش فشاں طوفان [illegible] سے پھوٹ کر [illegible] کی پاکیزہ فضاؤں میں [illegible] کے بعد [illegible] کی [illegible] نے [illegible] کا تقدس پامال کر دیا۔ [illegible] ہو گئی۔ ان رسالوں میں [illegible] کے [illegible] کی گئی۔ [illegible] کا سلسلہ رکھا گیا تو اس طرح علمائے دیوبند کے [illegible] گراں مایہ مسائل پیدا کئے جو [illegible] کے مسلمان [illegible] کے مسلمان بھائی [illegible] سے مسلمان تھے۔

اسی سیاسی کشمکش اور مذہبی انتشار کے [illegible] میں بریلی کی [illegible] پر امام احمد رضا [illegible] کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیا۔ انہوں نے اہل حق کی [illegible] کی [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

[illegible] ہوئے [illegible] ان کی تعلیم کا [illegible] اور ایمان و عقیدے کے [illegible] کی روشنی [illegible] جائیں گے اور یہ حیات مستعار اس کے لئے [illegible] جس میں [illegible] کو [illegible] مل جاتا ہے۔

[illegible] تھا کہ [illegible] کی [illegible] ان کی [illegible] کرے گا اور [illegible] کے طوفان [illegible] کا [illegible] پروفیسر احمد رضائی [illegible] میں [illegible] جب [illegible] جس کی [illegible] اعلیٰ [illegible] کا [illegible] جس میں [illegible] کی [illegible] جو [illegible] پر ایمان و [illegible] کی [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کی [illegible] [illegible] کی [illegible] [illegible] کی [illegible]

پڑھائیں۔ جامعۃ الاسلام نے اپنے جس مقصد کے تحت تعلیمی وتدریسی میدان میں منظر اور ترقی کے بام عروج تک پہنچا یا جس کا
مدار حضرت علامہ سلامت اللہ صاحب قبلہ کی مجلس منتظمہ کی رپورٹ سے ہوتا ہے۔

حضرت مولانا الحاج رضا خاں قادری) کے فیضان کا ثمرہ ہے کہ ان کے فرزند ارجمند حضرت صاحب بھی بلند جامع اوصاف
سعادت دارین بدرجہ کامل ہوئے تربیت تو آپ کے والد ماجد مولوی حامد رضا خاں صاحب طاب ثراہ کی فرمودہ قدیم طرز پر ہوئی جس
کے تحت ایک مدرسہ حامد یہ کے نام سے منظر اسلام میں قائم ہوا۔ جس کی صاف ستھری دالان کے کمرے بڑی بڑی
ہندوستان کے دوسرے اشرفی عمارت تھی اس کے وجود اور خوبیوں کا تذکرہ مدرسہ اور اس کے مقاصد کے ذیل سے مفصل ہوں گی۔

بتقریب امتحان سالانہ مدرسہ مذکور حسب مطلب فقیر راقم الحروف وہاں حاضر ہوا اور احوال مدرسہ دیکھے اس میں اکثر علوم طلبہ
اور تعلیم سے ہر ہر قسم کے طلبہ متبدی ومتوسط ومنتہی کے متعدد حصہ امتحان میں شریک رہا اور علوم دینیہ خصوصاً معقول ومنقول
خصوصاً صرف قسم حدیث دیکھوں وغیرہا میں امتحان کی بیت پر مطلع ہوا۔ الحمد للہ الحمد للہ کہ یہ مدرسہ جس کی مدرسین اور
خوبی انتظام طلبہ علوم دینیہ مستعد اور ان شاء اللہ وعشر پذیر (یہ ال سنہ بعرض فی ھذا الدیر عرسہ
یستعلمهم فی طاعته بلغ حد منتهی علمی علوم اور اس کے طلبہ کی ذہانت اور قابلیت کو دیکھ
میں ان سے بہت شادماں ہوا۔ الحمد للہ اس مدرسہ کو جس ترقی روز افزوں ترقی حاصل ہے۔ (منظر اسلام
دوم ص ۵۰۵)

اس رپورٹ سے منظر اسلام کا ریزرو منظر نگاہوں کے سامنے ہے کیسے تھے وہ جنہوں نے منظر اسلام کو اپنی
پڑھے ہوئے عظیم فاضل کے درجہ دین دست پر ہونے والے عالم اور علوم دینیہ کے ماہر بنا دیا۔ کیسے تھے وہ
مدرسین جنہوں نے اپنے خون جگر سے سینچ کر فرقہ باطلہ کی سرکوبی اور ضلالت وگمراہی کے بڑھتے ہوئے قدموں کا سیلاب
چاک کر دیا۔ کیسے تھے وہ معلمین جنہوں نے اپنے علمی جوہر اور فنی صلاحیت کے جذبے سے مسلک اعلیٰ حضرت کی ترجمانی اشاعت
دین وسنت کا بول بالا کر دیا اور کیسے تھے وہ مصلحین امت مفکرین جنہوں نے اپنی فکر انگیز تحریروں اور اصلاحی تقریروں کے ذریعہ
مخالف اور جدت زمانہ کا رخ موڑ دیا ایسے مقدس ہستیوں کو پیدا کرنے والے نے ان کے وجود سے کتنے گھروں کو
اور دنیائے اسلام کو شعور وآگہی کی کتنی مذہبی سوغات بخشی۔

جامعۃ الاسلام نے اپنی خدمات وحسنات کے ذریعہ اپنی جامعیت کا ثبوت دیتے ہوئے ہر طبقہ کی اصلاح کی طرف

[illegible] آپ بیک وقت منتظم اعلیٰ مدرسہ بھی تھے مدرس بھی محدث بھی اور مفتی بھی تھے آپ کی بے لوث خدمات کی تفصیل درج ذیل رپورٹ سے معلوم ہوتی ہے جسے حضرت مولانا شفاعت رسول صاحب رامپوری نے منظر اسلام کے چودھویں سالانہ جلسے کے موقع پر تیار کیا تھا۔

الحمد للہ کہ جوہر اپنی طبیعت محمود بلکہ عہد و مولانا مولوی مفتی حاجی قاری شاہ محمد رضا خاں صاحب قادری بریلوی مدظلہ القدسی والی حوالی مدرسہ [illegible] اس انجمن اسلامی مدرسہ منظر اسلام معروف بہ اہل سنت وجماعت بریلی کا چودھواں سالانہ جلسہ مسجد بی بی جی میں نہایت خیر و برکت سے ہوا۔

یہ بات حضرات علماء اور شائقین ملت پر مخفی نہیں ہے کہ اس وقت کہ وہابیت، دیوبندیت کا طوفان عظیم برپا ہے ہر چہار طرف سے جملہ ادیان باطلہ پر یلغار ہے ایسے میں اس مبارک مدرسے سے مسلمانوں کو پنجگانہ نماز، عقیدت ہدایت کی مدلل دعوت اور پکی عقیدت کی روحانی اور مقدس تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ ایسا احسان عظیم ہے جس پر مولانا مولوی حافظ محمد [illegible] صاحب ہی مبارکباد کے مستحق ہیں کہ یہ ایسا مدرسہ جس میں عالم مخلص مذہب حقہ اہلسنت کی تعلیم دی جاتی ہے [illegible] اس سے پہلے مسلمان اس نعمت عظمیٰ سے محروم تھے [illegible] ہر طرح مبارکباد کے مستحق ثابت ہوں گے اس سے متعلق مفصل رپورٹ یہ ہے کہ جناب صاحب [illegible] مولوی حافظ محمد رضا خاں صاحب قادری ہیں۔ جن کی محنت شاقہ اور اخلاص و کوشش سے مدرسہ اپنا پودا لگا رہا ہے ہیں۔ پچھلی تمام رپورٹ پڑھ کر وقت اسی کی تجدید کرتے ہیں دیا ایسے پیچ اور بھروسہ کی قدر دانی [illegible] اخلاص و اسلام نہیں یا کہ مذہب و برکات مذہب کو بالکل پس پشت ڈال دیں گے لیکن [illegible] اس مدرسہ کی عمدگی ہے کہ اس میں ہمارے [illegible] ہیں ہوتا سب سے زیادہ وسیعوں کی خوش قسمتی یہ سبب ہیکہ حضرت مولانا مولوی شاہ [illegible] صاحب قبلہ کی [illegible] پوری مدظلہ جو معقول و منقول کے جید عالم ہیں اس مدرسہ کے صدر مدرس ہیں آپ کے [illegible] حق پہنچا رہے ہیں آپ کا تو بھی خصوصاً فن معقول میں بڑی عالم تبحر کا اتفاق ہے کہ آپ نے اس مدرسہ سے [illegible] حق حاصل ہوئی ہے اور آپ کی کوشش کا یہ نتیجہ ہے کہ اس سال جلسہ میں آٹھ فارغ التحصیل ہوئے [illegible] جلسہ میں دی گئی۔ (نعمت دارین، مدرسہ منظر اسلام بریلی، ۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء، جلد ۵۳، ص ۵)

[illegible] مدرسہ منظر اسلام سے متعلق چھوٹے سے چھوٹا کام اور خود بھی [illegible] کرتے تھے تمام ارکان منظر اسلام کے سالانہ جلسوں میں مدعو علماء کرام سے ملتے اور ان کی [illegible] بریلی شریف پر تشریف لاتے جس کی منظر اسلام کے سالانہ جلسے کی درج ذیل

رپورٹ شاہد ہے۔

دوشنبہ کو پہلا جلسہ ہوا اور اسی روز مولانا شاہ محمد ظفر صاحب حیدر آبادی مع سات عالموں کے بریلی شریف پہنچے۔ شیش پر فاضل نوجوان فاضل اجل فاضل قبلہ وکعبہ جناب مولانا مولوی محمد حامد رضا خاں مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ اہلسنت وجماعت و جناب مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خاں صاحب صاحبزادہ اعلیٰ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ و مدظلہم و جناب مولوی محمد ظفر الدین بہاری مدرس مدرسہ اہلسنت وجماعت و جناب سید برکات علی صاحب رئیس و جناب مولانا اسمٰعیل صاحب و غلام یحییٰ و جناب مولانا شفاعت الرسول صاحب دوچیتی مدرسہ اہلسنت برائے استقبال بوقت شب اٹیشن پر حاضر تھے۔ گاڑی چالیس منٹ پر مولانا ممدوح تشریف فرما ہوئے۔ حسب قیام پہلے سے مقرر کیا گیا تھا قافلہ روانہ ہو کر مکان پر پہنچا۔ (۲۶ اکتوبر ۱۹۰۸ء جلد ۴۲ ص ۵۲)

ایسے پرفتن و پرآشوب دور میں منظر اسلام کی یہ معلومی تعمیر و ترقی بھی وقت اعلیٰ حضرت کی کرامت اور حجۃ الاسلام کی محنت کا ثمرہ تھی۔ ایک مختصر مدت میں علوم و معرفت کا یہ چشمہ شعور آگہی کا مرکز بن گیا۔

حجۃ الاسلام نے منظر اسلام کو مزید ترقی سے ہمکنار کرنے کی غرض سے یہاں کے مختلف شعبوں کا تعلق فرمایا۔ اس عمارت کی طرف علماء کی شہرہ آفاق کانفرنس قوم و ملت کی توجہ مبذول کرتے ہوئے۔ جسے بیسویں صدی کی پہلی دعوت بھی کہا جا سکتا ہے۔ اس کا تذکرہ آپ نے مولانا عبدالرسول صاحب حامدی کے نام اپنے ایک خط میں یوں فرمایا۔

یہاں آج کل دارالعلوم کے جلسہ کے سالانہ کے انتظامات زیر نظر ہیں۔ اس شوق کا تعلق ہو رہا ہے اور سارے علماء شہر کی توجہ منعطف ہے۔ اس سال تجویز امتحان بہت تین صورت میں کیا جانا قرار پایا ہے۔ میں صاحب علم و تاریخیت نے قابل تیار ہو گئے ہیں اور سارے شہر کی رائے ہے کہ گورنر یوپی حافظ احمد سعید خاں صاحب (جو ہری ملاقات کے اشتیاق میں دو مرتبہ بریلی آئے اور میرے موجود نہ ہونے کے باعث ملاقات نہ ہو سکی) چونکہ ایک مسلمان گورنر ہیں بعد جلسہ سالانہ میں انہیں دعوت دی جائے اور نواب حزل اللہ خاں اور محمد یوسف وغیرہ کی مدد اور مشورے میں سے جناب ہوں صاحب حبیب مقدس اور سید جماعت علی شاہ صاحب پیر بھاب وغیرہ حضرات کو بلایا جائے۔ (تذکرہ جمیل ص ۱۸۲)

منظر اسلام کے جملہ امور، علمی اور آمد و خرچ کے حسابات کے معاملے میں حجۃ الاسلام کی بات اور دعا کو عام طور کرم سمجھا جاتا تھا جیسے میں آمد و اخراجات کا گوشوارہ و تفصیلات وغیرہ کی عبارت (بقیہ صفحہ ۳۵۵)

علم کا مسیحا و کوثر صدر اسلام ہے

از: فقیہ العصر حضرت علامہ الحاج مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

حمد خوان ذات داور مظہر اسلام ہے — واصف شان و سیر مظہر اسلام ہے
عاشق صدیق اکبر مظہر اسلام ہے — عدل فاروقی کا مظہر مظہر اسلام ہے
یوسف اس کی خدمت کیوں نہ بارگہ کریں — حامد حسان وحید مظہر اسلام ہے
اصغر مظلوم پر بھی جان سے قربان ہے — جان شبیر و شبر مظہر اسلام ہے
غوث اعظم کی نگاہوں کا درخشاں نور ہے — جلوہ باہر و کبیر مظہر اسلام ہے
اعلیٰ حضرت کی دعاؤں کے سدا فیضان سے — سنی اعظم کا دبیر مظہر اسلام ہے
علم کے لاکھوں گلستہ پھول ہیں ہر خطہ میں — گلشن ریحان و اختر مظہر اسلام ہے
طالبان علم دیں کا کیوں نہ ہو اس میں مقام — صدر علم و بصر مظہر اسلام ہے
تشنگی بجھتی ہے جس سے طالبان دین کی — علم و فن کا وہ سمندر مظہر اسلام ہے
کیوں مشام جاں معطر ہو نہ اہل دین کا — خوشبوئے زلف عنبر مظہر اسلام ہے
اہل ایمان اہل دین اہل شریعت کے لئے — کوکب چرخ مقدر مظہر اسلام ہے
پیکر اخلاق بن جاتے ہیں طلباء دین کے — مرآۃ خلق پیمبر مظہر اسلام ہے
مشرب روشن کو حاصل کیوں نہ ہو اس میں سکون — خلد و گلشن کا بھی مظہر مظہر اسلام ہے
شمس وافق علم و فن کے چرخ عالی شان کا — آفتاب جلوہ محشر مظہر اسلام ہے
عظمت دارین ہردم کیوں نہ حاصل ہو اسے — شاہ طیبہ پر نچھاور مظہر اسلام ہے
تاج سر داں کو بنا کر پہنا کیں نے سبھی — جز بردار بصیر مظہر اسلام ہے
ہم سیاہ کاروں کا بیشک پیش محشر کے دن — مونس غمخوار دیار مظہر اسلام ہے
مسئلہ وہابیت حق حل ہو جائے گی ہم کو ضرور — ہو عرفان کا رہبر مظہر اسلام ہے
آؤ چل کے ہم بریلی علم دیں حاصل کریں — مہر دین کا گنج گوہر مظہر اسلام ہے
بھولے بھٹکے ان نبیا پر کہتے ہیں ہوگ — دل عالم کی زباں پر مظہر اسلام ہے
کاش تحصیل علم و مہذب دیکھ کر — کس قدر فرحاں و خوشتر مظہر اسلام ہے
دشمنان اولیائے دین برحق کے لئے — بیشمشیر و تحجر مظہر اسلام ہے
[illegible] ہوتا ہے باطل دیکھ کر — [illegible] حیدر مظہر اسلام ہے

وجشن صد سالہ ھذا الحرمین

فقیر قادری محمد سبحان رضا سبحانی غفرلہ

تصنیفات اعلیٰ حضرت

نصاب تعلیم میں شامل کریں

[illegible] مسلک اعلیٰ حضرت [illegible] صاحب قبلہ موصوف جامعہ صوفی مفتی اسلام کے تعلیمی نصاب میں شامل [illegible] متعلق

مع الخیر ہوں امید کہ مزاج بخیر ہوں

[illegible] تعلیمی نصاب میں یہ [illegible] شامل [illegible]

اس پرچہ (۱) کنزالایمان ترجمہ رضویہ (۲) فتاویٰ رضویہ

[illegible] تصنیف [illegible] سلیمان اشرف بہاری علیہ الرحمہ سابق [illegible] بہار حال [illegible] علیگڑھ

[illegible] تصنیف [illegible] مفتی اعظم عالم مصطفیٰ رضا خاں محمد ابن محمد علیہ الرحمہ

[illegible] نصاب میں شامل [illegible] عقیدت کے پیش نظر [illegible] دیئے [illegible] اسلام کے [illegible] تصنیف [illegible] نصاب میں شامل کرنے کے لئے [illegible] ان شاء اللہ گل گلزار [illegible] پسند کریں گے۔

فقط اسیر ملتی اعظم عالم محمد ابن محمد

محمد عثمان کی رسوں چلاوں [illegible] پر مقدم [illegible] جامعہ [illegible] عربیہ [illegible] مشرقی چمپارن [illegible]

[illegible]

عرس نوری پائندہ باد

از :- عبد الرحمن خان قادری بریلوی ایڈیٹر ماہنامہ ھذا

بتاریخ :- ۱۳ رمحرم الحرام ۱۴۲۳ھ **مطابق :-** ۲۷ رمارچ ۲۰۰۳ء بروز پیر

بمقام :- خانقاہ عالیہ رضویہ نوریہ سوداگران بریلی شریف

باہتمام :- صاحب سجادہ حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خاں صاحب قبلہ

کروڑوں مسلمانوں کے روحانی و مذہبی پیشوا، تاجدار اہلسنت، آقائے نعمت، مرشد برحق قطب عالم، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اگر چہ ۲۱ رسال پہلے اپنے ارادتمندوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکے ہیں۔ مگر آج بھی ان کی جلائی ہوئی شمع عشق و محبت، اپنی ظلمت کش کرنوں سے قلوب عالم کے نہاں خانوں کو تابناک کر رہی ہے۔ ان کا نورانی چہرہ اور دلکش قد و قامت اگر چہ اہل عقیدت کے سر کی آنکھوں سے روپوش ہے مگر ان کا دلنشیں پیکر، اور ایمان افروز نظارہ دل کی چشم بینا سے پوشیدہ نہیں۔ لمحہ لمحہ ان کی یادیں، گھڑی گھڑی ان کا تصور، بات بات پر ان کا چرچا، گویا دل ارادت کی محفلوں میں وہ ہمہ دم موجود ہیں۔ اور اپنے ماننے والوں سے قطعاً دور نہیں۔

دل کے آئینے میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

اب سے ۲۱ رسال قبل ۱۲ رنومبر ۱۹۸۱ء شب پنجشنبہ ۱۳ رمحرم الحرام شب میں حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے رب سے وصال کیا۔ لہذا اسی تاریخ وصال پر "ارادتمندان مفتی اعظم" "عرس مفتی اعظم" کا انعقاد کرتے ہیں اور اپنے عظیم رہنما کی بارگاہ ولایت و کرامت میں عقیدتوں کا خراج پیش کرتے ہیں۔

۱۲/۱۳ رمحرم الحرام کو پوری دنیائے سنیت میں حضور مفتی اعظم ہند کے نام پر ہزاروں عرس کے جلسوں اور کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا ہے جن میں مفتی اعظم ہند کے اوصاف و محاسن، خصائل و شمائل اور فضائل و مناقب کا نہایت دلنشیں انداز میں بیان ہوتا ہے۔ اور ان کی عبقری شخصیت کو گوناگوں حیثیات سے متعارف کرایا جاتا ہے۔

علم و حکمت کی سرزمین بریلی شریف میں خانقاہ رضویہ نوریہ کی روح پرور فضا میں ہر سال ۱۳ رمحرم الحرام کو عرس مفتی اعظم ہند کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں اطراف و جوانب نیز دور دراز سے ہزاروں عاشقان رضویت شرکت کرتے ہیں عرس والی حضرت کی طرح اس عرس کا انعقاد بھی صاحب سجادۂ آستانہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خاں صاحب سبحانی میاں مدظلہ العالی کے انتظام و اہتمام میں

ہوتا ہے۔

حسب دستور ماضی اس سال بھی عرس نوری کا تعین اور خوش منظر پوسٹر عرس کا اعلان کرتا ہوا خانقاہ عالیہ رضویہ کے روحانی سماں سے روشناس ہوا۔ "عرس نوری" کا پوسٹر ۳۰×۲۰ کے سائز پر مختلف رنگوں اور دلکش ڈیزائنوں سے مزین نہایت خوبصورت اور پرکشش تھا۔ پوسٹر منظر عام پر آتے ہی لوگ مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کی یادوں کے سمندر میں ڈوب گئے اور تاریخ وصال (عرس) کا انتظار کرنے لگے۔

ادھر صاحب سجادہ حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خاں صاحب قبلہ کی جانب سے عرس کی تیاریاں کافی شد و مد کے ساتھ جاری و ساری تھیں۔ ۱۶ مارچ کی شام ہی سے سوداگران کی گہماگہمی ہیں۔ ہر طرف چہل پہل ہے۔ ماحول نہایت بارونق ہے۔ عقیدتمندوں کی آمد کا سلسلہ تیزی سے جاری و ساری ہے۔ خوشیاں مچل رہی ہیں۔ مسرتیں کھیل رہی ہیں۔ لوگ ایک دوسرے سے اظہار مسرت و شادمانی کر رہے ہیں۔ صاحب سجادہ کی طرف سے لوگوں کے قیام و طعام کا معقول انتظام کیا جا رہا ہے۔

سال گذشتہ کی طرح امسال بھی یہ اتفاق رہا کہ "عرس مفتی اعظم ہند" کی شب ہی میں اہل ہنود کی ہولی میں آگ لگنا تھی۔ گذشتہ سال شہر بریلی شریف کے مسلمان نہایت متفکر تھے۔ کہ عرس مبارک میں دور دراز سے آنے والے زائرین کو کہیں ہولی کی بنا پر کسی مصیبت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ "شرپسند عناصر" زائرین کو آتے جاتے ہوئے خوف زدہ کریں۔ کہیں پولیس بے جا چھان بین کر کے بے وجہ ہراساں نہ کرے۔ انہی خطرات و خدشات کے پیش نظر کچھ حضرات نے صاحب سجادہ کو عرس مبارک ملتوی کرنے کا بھی مشورہ دیا۔ لیکن صاحب سجادہ نے ان کے مشورہ کو رد کر دیا۔ تو ان حضرات نے بیجا تنقید کا سامنا بھی کیا جس پر عرس کی کامیابی کے بعد ان کو نہایت پشیمان ہونا پڑا۔ عرس کی شب آئی۔ ہر سال کی طرح کثیر تعداد میں زائرین بھی شریک عرس رہے۔ کسی زاویے سے کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی تھی۔ باقاعدہ پروگرام چلا اور وقت وصال پر قل شریف اور اختتام پذیر ہوا۔ زائرین بریلی شریف کے اطراف و جوانب سے ہجوم در ہجوم آئے اور قل شریف کے بعد رات ہی میں واپس بھی ہو گئے۔ نہ آتے وقت کوئی دشواری نہ جاتے وقت کوئی مزاحمت۔

امسال بھی عرس ہی کی شب میں ہولی تھی۔ لوگ امسال خوفزدہ نہیں تھے۔ نہ انہیں آنے میں کوئی تکلف نہ جانے میں کوئی تردد۔ اس لئے کہ وہ گذشتہ سال دیکھ چکے تھے کہ حضرات اور اہل ہنود کے ناپاک عزائم کے باوجود زائرین کی حفاظت رہی۔ لوگوں نے کہا کہ یقیناً حضور مفتی اعظم ہند کی کرامت ہے۔ مفتی اعظم ہند نے اپنے عرس میں آنے والوں کی حفاظت فرمائی۔ اور انہیں اطمینان قلبی سے نوازا نیز اسلام دشمن اہل ہنود کے دلوں پر مسلمانوں کی ہیبت طاری کرادی۔

سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی مفتی اعظم ہند کا عرس بخیر و خوبی بحفاظت تمام اختتام پذیر ہوا۔ اور کسی بھی رخ سے کسی کمی کا احساس نہیں ہوا۔

۱۷ مارچ، ۱۳ محرم الحرام کی صبح نمودار ہوتے ہی زائرین جوق در جوق آنے لگے اور خلوص و عقیدت کے ساتھ رضا مسجد میں بیٹھنے لگے

بعد نماز فجر قرآن خوانی کا پروگرام ہوا۔ اور بعد قرآن خوانی کافی دیر تک نعت و منقبت اور وعظ و بیان کا سلسلہ جاری رہا۔

اس پروگرام میں کئی حضرات مدرسین کی تقاریر ہوئیں۔ مگر خصوصیت سے صدر المدرسین حضرت مولانا نعیم اللہ خان صاحب کا پر مغز بیان ہوا۔ جس کو اہل علم نے بہت پسند کیا۔ اور حضرت موصوف کی علمی و فکری تقریر سے سامعین نے اپنی معلومات میں اضافہ کیا۔ جامعہ منظر اسلام کے اساتذہ و طلباء اس عظیم پروگرام میں حاضر رہے۔ نظامت کے فرائض ادیب ملت حضرت مولانا علی احمد صاحب سیوانی نے انجام دیئے۔

رات کو بعد نماز عشاء معمول کے مطابق میلاد خواں حضرات نے بارگاہ رسالت میں خراج عقیدت اور بارگاہ رضویت میں نذرانہ محبت پیش کیا۔ ان کے بعد باقاعدہ طور پر طریقہ اہلسنت و جماعت کے مطابق "عرس نوری" کا آغاز کیا گیا۔ ملک و ملت کے نامور خطیب و ادیب حضرت مولانا علی احمد صاحب سیوانی (حسب الارشاد صاحب سجادہ) منبر اقدس پر تشریف فرما ہوئے موصوف نے اپنے مخصوص انداز میں سامعین کو مخاطب کیا اور اپنی "چادر نظامت" میں شرکاء عرس کو ڈھانپ لیا۔

ابتدا میں خطیب اجلاس حضرت مولانا علی احمد صاحب سیوانی نے بانداز خطابت خاصی محنت کی اور اس طرح ماحول سازی کی اہم ترین ذمہ داری آپ نے پوری کی جو آپ ہی کا حصہ حق ہے۔

خانقاہ رضویہ کی چہت تقریباً بھر چکی ہے لوگ نہایت سلیقہ مندی کے ساتھ ادب و احترام کا دامن تھام کر بیٹھ چکے ہیں۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ خطیب اجلاس کی پر فصاحت گفتگو سن کر لوگ پے در پے جلسہ گاہ کی طرف رواں دواں ہیں جلسہ عرس کی فضا خوشبوؤں سے مہک رہی ہے کہ ایسے سازگار ماحول میں خطیب اجلاس نے حضرت مولانا قاری امیر حمزہ صاحب مدرس جامعہ منظر اسلام کو آواز دی جنہوں نے قرآن عظیم کی دلآویز بولے تلاوت سے فضا کو مشکبار کیا۔ پھر بعد دیگرے کئی نعت خواں حضرات نے بارگاہ رسالت میں خراج عقیدت پیش کیا۔

بعد ناظم اجلاس مولانا علی احمد سیوانی صاحب نے مولانا غلام نور منظری کو دعوت خطابت دی جنہوں نے مختصر وقت میں ایک مدلل، مفصل اور معلوماتی تقریر فرمائی اس کامیاب تقریر کے بعد ناظم اجلاس نے خطیب اہلسنت حافظ و قاری مولانا محمد ظہور الاسلام صاحب نوری خطیب و امام رضا مسجد کا حسین القاب و آداب کے ساتھ اعلان کیا۔ مولانا موصوف نے اپنی پر کشش آواز اور مؤثر لب و لہجہ میں عوام کے سامنے کلام و بیان پیش کیا جو صد فی صد کامیاب رہا۔ بعد ازاں شاعر اسلام حضرت فاروق مدناپوری نے بارگاہ مفتی اعظم میں اپنی تازہ ترین فکری کاوش (نظم) کے ذریعہ خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر منبر اقدس پر منظر اسلام کے صدر المدرسین حضرت علامہ مولانا نعیم اللہ خان صاحب و دیگر مدرسین موجود تھے۔ صدر صاحب موصوف کے حکم و ارشاد پر ناظم اجلاس مولانا علی احمد سیوانی صاحب نے راقم الحروف (عبد الرحمن خان قادری) کی تقریر کا اعلان کیا۔ راقم الحروف نے "ولی ابن ولی" کو عنوان بنا کر ایک مبسوط تقریر کی جس کو عوام و خواص نے مفتی اعظم کے صدقے میں خوب خوب پسند کیا الحمد للہ علی احسانہ۔

راقم الحروف کی تقریر کے بعد حضور صاحب سجادہ کے بشیر و ذاے (بھانجے) (بقیہ صفحہ 383 پر)

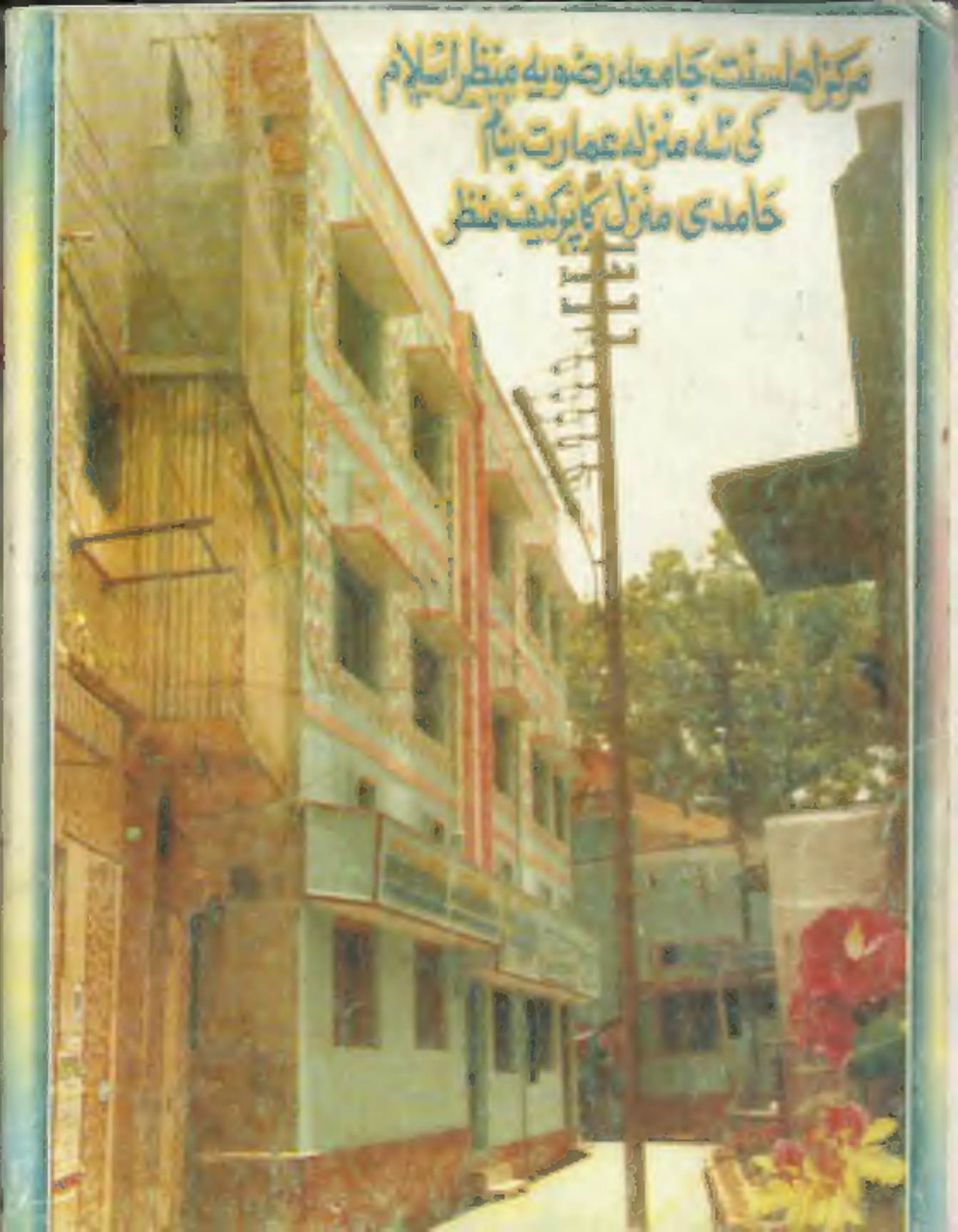
مرکز اہلسنت جامعہ رضویہ منظر اسلام
کی تین منزلہ عمارت بنام
حامدی منزل کا پرکیف منظر